مکتبہ حنفیہ | قادری رضوی کتب خانہ، لاہور

جنوں کے حالات و

واقعات پر حیرت انگیز کتاب

مصنف

مترجم ○ مولانا حضور بخش چشتی

تقدیم ○ پروفیسر محمد اکرم رضا

گنج بخش روڈ، لاہور 042-37213575

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب	________	جنوں کے حالات
تصنیف	________	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	________	حضور بخش چشتی
تقدیم	________	پروفیسر محمد اکرم رضا
پروف ریڈنگ	________	مولانا محمد عبدالاحد قادری
اشاعت باراول	________	1432ھ/2011ء
کمپوزنگ	________	غلام محمد یٰسین
صفحات	________	464
زیرنگرانی	________	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	________	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	________	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	________	1100
قیمت	________	300روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

حُسنِ فہرست

تقدیم وتہذیب

سیوطی کی جلالت علمی کا حُسن اور زیرِ نظر تصنیف

وقت گواہ ہے کہ قدرت عظیم اُمور کی انجام دہی کے لئے بلند فکر انسانوں کو تخلیق کرتی ہے جو اپنے قلم، فکر اور ذہنی صلاحیتوں کی بدولت ان عظیم امور کو اس طرح انجام دے جاتی ہیں کہ ان کے فکر و عمل کا ہر زاویہ مستقبل کی آبرو بن جاتا ہے۔ تاریخ اسلام کے عظیم محسن حضرت جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی کا شمار بھی ایسی ہی نادرِ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جن کے قلمی شہہ پارے نجوم و کہکشاں کی صورت جگمگا رہے ہیں۔ آپ کو تاریخ نے بڑے بڑے القاب سے نوازا مگر آپ سادہ سے نام سے جو آپ کی پیدائش کی جگہ سے نسبت رکھتا ہے، زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ کا سالِ ولادت 849ھ بمطابق 1445ء ہے جبکہ آپ نے 911ھ بمطابق 1505ء میں وفات پائی۔

علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر الشافعی یکم رجب کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ گھر میں فراخی تھی اس لئے نازونعم میں پرورش پائی۔ ان کے والد خلیفہ وقت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ قصرِ شاہی میں انہیں رہائش کے لئے جگہ عطا ہوئی تھی۔ ان کا خاندان بغداد کا رہنے والا تھا جو کچھ مدت بعد سعید الصعید کے شہر السیوط میں آکر مقیم ہوگیا تھا۔ اسی نسبت سے آپ سیوطی مشہور ہوئے۔ ان کے والد شیخ کمال الدین م 855ھ علامہ ابن حجر عسقلانی کے شاگرد، مدرسۃ الشیخونیہ میں فقہ کے مدرس اور السیوط کے مشہور قاضی تھے۔ مستکفی باللہ کی بیعت کا محضر نامہ انہوں

نے ہی مرتب کیا تھا اور وہ خلیفہ کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔

السیوطی کا لقب جلال الدین تھا۔ آپ کی عمر پانچ سال سات ماہ کی تھی جب آپ کے والد اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کے والد نے آپ کو سختی سے تاکید کی تھی کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں۔ آپ نے کئی بزرگوں کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپ نے جن اساتذہ سے علوم کی دولت حاصل کی ان میں شیخ کمال الدین بھی تھے۔ انہوں نے سیوطی کا جذبہ اور شوق دیکھ کر انہیں خوب خوب نوازا اور سیوطی نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور بہت سی درسی اور علمی کُتب نامور اساتذہ سے پڑھیں۔ شیخ شہاب الدین سے فرائض کا علم (علم میراث) حاصل کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شرف الدین المناوی اور محقق دیارِ مصر سیف الدین بن محمد بن ہمام حنفی کے درسی حلقوں سے بھی مدتوں فیض یاب ہوتے رہے۔ علامہ محی الدین کی خدمت میں چودہ سال رہے۔

امام سیوطی کو رب العٰلمین نے غیر معمولی طور پر فضیلتِ علمی عطا کی تھی۔ آپ نے علوم دینیہ کی تکمیل کے لئے دور دراز کے سفر کئے۔ اونٹوں پر اور پیدل کئی ممالک کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ کے فیوضات سے دل و دماغ کو منور کرتے رہے اور ان سے تمام علومِ دینیہ میں تکمیل اور تدریس کی سند حاصل کی۔ آپ کا کمال یہ ہے کہ آپ نے نہ صرف علوم وفنون کے جواہر کو فکر کی زینت بنایا بلکہ ان کی زمانے بھر میں تدریس اور ابلاغ کا اہتمام بھی کرتے رہے۔ نامور مدارس میں مدتوں پڑھایا۔ مساجد میں دینی علوم پر خطبات دیئے اور سب سے بڑھ کر دینی، تہذیبی، تفسیر و حدیث سمیت درجنوں موضوعات پر ضخیم کتب بھی لکھیں اور آج انہی کا فیضان ہے کہ زمانے بھر میں چاروں طرف سیوطی کے علم و فضل کا پرچم لہرا رہا ہے۔ آپ نے جن نامور محدثین سے روایت حدیث کی سند حاصل کی ان کی تعداد ڈیڑھ صد سے زائد ہے۔ علامہ ابنِ حجر سے بھی ان کو روایتِ حدیث

کی اجازت عطا ہوئی۔ آپ کے علم وفضل کا سورج کئی صدیوں گزرنے کے بعد بھی اسی آب وتاب سے جگمگا رہا ہے۔

سیوطی علم کے افلاک کا روشن ستارا ہے
سیوطی شوکتِ علم الیقیں ہے سب کو پیارا ہے
سیوطی کے علوم نور سے ہر سُو اُجالا ہے
یہ ہے محبوبِ فطرت، زندگی کا شاہپارا ہے

(محمد اکرم رضا)

''حسن الحاضرہ'' میں امام سیوطی فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی بیان اور بدیع میں تبحر عطا فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر میں نے آب زم زم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے چنانچہ آپ کی تصانیف اور ان کا علمی تبحر اس کا شاہد ہے کہ آپ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگئی۔

آپ کی قوتِ حافظہ نہایت شدید تھی چنانچہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ ''مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر اس سے زیادہ احادیث مجھے اور ملتیں تو میں ان کو بھی یاد کر لیتا''۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ نے درس و تدریس، افتاء وقضاء وغیرہ کی مصروفیات کو ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو کر ہمہ تن تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ کی یہ دینی خدمت جس میں آپ کے شب وروز گزر رہے تھے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حسنِ قبول سے شرف یاب ہوئی اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمِ رویا میں آپ کو یا شیخ السنہ سے مخاطب فرمایا۔ شیخ شاذلی سے منقول ہے کہ آپ سے جب دریافت کیا گیا کہ آپ سرورِ ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار بہجت آثار سے کتنی بار مشرف ہوئے تو آپ نے فرمایا ستر بار سے

زیادہ (اللہ اللہ کیسی خوش نصیبی ہے!)۔

آپ کے تذکرہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ آپ پاک باطن اور نیک سیرت تھے اور زاہدانہ طبیعت پائی تھی لیکن واقعات اور سوانح اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں عجز وانکسار کا مادہ کم تھا، چنانچہ آپ کے مشہور ہمعصر ارشاد الساری اور مواہب لدنیہ کے فاضل مصنف یعنی علامہ قسطلانی سے ایک ادبی مناقشہ ہوا اور اس مناقشہ نے اس قدر طول پکڑا کہ معاملہ قاضی کے یہاں پہنچا، علامہ قسطلانی اظہارِ معذرت کے لئے علامہ سیوطی کی خدمت میں گئے لیکن انہوں نے معاف نہیں کیا، اس واقعہ کو برصغیر ہندو پاک کے ایک عظیم عالم و محدث حضرت مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ''بستان المحد ثین'' میں تفصیل سے ذکر کیا ہے، چنانچہ شاہ صاحب رقمطراز ہیں کہ شیخ جلال الدین کو علامہ قسطلانی (ولادت 851ھ) سے بڑی شکایت تھی اور شکایت کرتے تھے کہ انہوں نے ''مواہب لدنیہ'' میں میری کتابوں سے اکثر مقامات پر مدد لی ہے اور اس کا اقرار و اعتراف نہیں کیا ہے۔ یہ بات ایک قسم کی علمی خیانت ہے جو نقل میں معیوب ہے اور ایک طرح کی حق پوشی ہے۔ جب اس شکایت کا چرچا ہوا اور یہ شکایت شیخ الاسلام زین الدین ذکریا انصاری کے حضور بطور محاکمہ (مقدمہ) پیش ہوئی تو شیخ جلال الدین سیوطی نے قسطلانی کو بہت سے مواقع پر موردِ الزام قرار دیا، ان میں سے ایک یہ کہ مواہب میں وہ کتنے مواقع ہیں جو بیہقی سے نقل کیے گئے ہیں اور قسطلانی بتائیں کہ بیہقی کی مؤلفات اور تصنیفات میں سے ان کے پاس کس قدر تصانیف موجود ہیں اور یہ بتائیں کہ ان میں سے کن تصنیفات سے انہوں نے نقل کی ہے۔ جب قسطلانی ان مواضع کی نشاندہی نہ کر سکے تو اس وقت سیوطی نے ان سے کہا کہ آپ نے میری کتابوں سے نقل کیا ہے اور میں نے بیہقی سے، پس آپ کے لئے ضروری تھا کہ آپ اس طرح اس امر کا

اعتراف کرتے کہ نقل السیوطی عن البیہقی کذا تا کہ اس طرح مجھ سے استفادہ کا حق بھی ادا ہو جاتا اور صحتِ نقل کی ذمہ داری سے بھی بری ہو جاتے، اس طرح قسطلانی ملزم ہو کر مجلس شیخ الاسلام سے اُٹھے اور ان کو ہمیشہ اس بات کا خیال رہا کہ علامہ سیوطی کے دل سے اس کدورت کو دھو دیا جائے مگر وہ ناکام رہے، ایک روز وہ یہ تہیہ کر کے شہر مصر (قاہرہ سے) نکلے، اور روضہ (مقام سیوطی) تک پیدل گئے جو مصر سے دور دراز فاصلہ پر واقع ہے، قسطلانی نے علامہ سیوطی کے دروازے پر دستک دی، شیخ نے اندر سے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ قسطلانی نے عرض کیا کہ محمد احمد ہوں، برہنہ پا اور برہنہ سر آپ کے در پر معافی کے لئے کھڑا ہوں تا کہ آپ کے دل سے کدورت دور ہو جائے اور آپ راضی ہو جائیں، یہ سن کر شیخ جلال الدین سیوطی نے اندر ہی سے کہا کہ میں نے دل سے کدورت کا ازالہ کر دیا، لیکن نہ انہوں نے دروازہ کھولا اور نہ علامہ قسطلانی سے ملاقات کی۔

(بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)۔

مستند ہے میرا فرمایا ہوا:

صدیاں بیت گئیں، وقت نے کتنی ہی کروٹیں بدلیں مگر السیوطی کے علمی فضائل، تحقیقی روحانی کاوشوں کا جادو اب بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ آپ انتہائی معاملہ فہم تھے۔ جو بات سامنے آتی اسے فوراً یاد کر لیا۔ غضب کا حافظہ تھا۔ جو پڑھتے تھے اسے بھلاتے نہیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اس تیزی سے اتنی بڑی تعداد میں کتب رقم کر گئے جو آج بھی اہل علم کے ذہنوں کو جگمگا رہی ہیں۔ اتنا بڑا کتابوں کا ذخیرہ حیران کن ہے اور یہی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تعلیم و تدریس کا بازار بھی گرم کیے رکھا۔ زمانہ مسلسل تسلیم کر رہا ہے کہ:

مستند ہے میرا فرمایا ہوا
سارے علم پر ہوں میں چھایا ہوا

سیوطی انتہائی زود نویس اور زُود تالیف تھے۔ ان کے تلمیذ شمس الدین داؤدی کا بیان ہے کہ سیوطی ایک دن میں تین کراسے تالیف کرتے اور لکھ لیا کرتے تھے جبکہ وہ املاء حدیث بھی کراتے تھے اور سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین نصفِ اول چالیس دن میں لکھ لی تھی۔

شہاب الدین احمد مکناسی م 1025ھ نے سیوطی کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی ہے۔ عبدالقادر العید روسی م 1038ھ کا بیان ہے کہ سیوطی نے جن کتابوں سے رجوع کیا یا دریا برد کر دیا، ان کے علاوہ ان کی تصانیف کی تعداد چھ سو ہے البتہ خود سیوطی نے ''حسن المحاضرہ'' میں اپنی تصانیف کی تعداد تین سو بتائی ہے۔ بروکلمان نے ان کی تعداد چار سو پندرہ اور تکملہ میں بیس صفحات پر پھیلی ہوئی ایک فہرست دی ہے۔ یہاں پر اُن کی مطبوعہ کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) الاتقان فی علوم القرآن:

الزرکشی م 794ھ کی البرہان فی علوم القرآن کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئی۔ اس میں تفسیری علوم اسی انواع کا بیان ہے۔ سیوطی اس کتاب کی تصنیف سے 878ھ میں فارغ ہوئے۔ متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

(۲) تفسیر الجلالین:

یہ تفسیر ان کے استاد جلال الدین المحلی م 864ھ نے شروع کی تھی مگر وہ اسے مکمل نہ کر سکے تو سیوطی نے اسے 870ھ میں چالیس دن کے اندر مکمل کر لیا۔ درسی کتاب ہے۔ متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ المحلی نے یہ تفسیر الکہف سے الناس تک لکھی تھی۔ السیوطی کی تکمیل الفاتحہ سے الکہف تک ہے۔ سلام اللہ رامپوری بن شیخ الاسلام، م 1229ھ کا حاشیہ ''الکمالین علی الجلالین'' مشہور و

متداول ہے۔

(۳) لباب النقول فی اسباب النزول:

الواحدی کی کتاب پر حدیث و تفسیر سے مواد لے کر اضافہ کیا ہے، جلالین کے حاشیے پر شائع ہو چکی ہے۔

(۴) تاریخ الخلفاء:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر اشرف قاتیبائی تک کی تاریخ کلکتہ میں 1856ء میں شائع ہوئی۔ اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

(۵) کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب:

جو ''الخصائص الکبریٰ'' کے نام سے مشہور ہے۔ حیدر آباد میں 1319ھ میں دو جلدوں میں شائع ہوئی اور حال ہی میں قاہرہ سے ڈاکٹر محمد خلیل ہراس کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

(۶) مجمع البحرین و مطلع البدرین:

ایک مبسوط تفسیر، مگر معلوم نہیں کہ ضائع ہوگئی یا مکمل ہی نہ ہو سکی۔ صرف اس کا مقدمہ باقی ہے جس میں قرآنی علوم کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اب چند دیگر کتب کا تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔

(۷) اتمام الدرایۃ لقراء النقایۃ

(۸) الاخبار المرویۃ فی سبب وضع العربیہ

(۹) الارج فی الفرج

(۱۰) اسعاف المبطاء فی رجال الموطاء طبع حیدر آباد، 1320ھ

(۱۱) الاشباہ والنظائر النحویہ

(۱۲) الاشباہ والنظائر فی الفروع

(۱۳) البہجۃ المرضیۃ فی شرح الالفیہ
(۱۴) تحفۃ المجالس ونزہۃ المجالس
(۱۵) الحرز المنیع فی احکام الصلاۃ علی الحبیب
(۱۶) ترجمان القرآن فی تفسیر المسند
(۱۷) حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ
(۱۸) مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء
(۱۹) مصباح الزجاجۃ شرح سنن ابن ماجہ
(۲۰) المزھر فی علوم اللغۃ وانواعھا
(۲۱) لب الالباب فی تحریر الانساب
(۲۲) الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر
(۲۳) طبقات المفسرین
(۲۴) طبقات الحفاظ
(۲۵) الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج
(۲۶) الدر النثیر فی تلخیص نہایۃ ابن الاثیر
(۲۷) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور
(۲۸) جمع الجوامع
(۲۹) بشری الکیب بلقاء الحبیب
(۳۰) اکلیل فی استنباط التنزیل
(۳۱) الاقتراح فی اصول علم النحو
(۳۲) انباء الاذکیا لحیاۃ الانبیاء
(۳۳) الفیۃ فی المصطلح
(۳۴) الایضاح فی علم النکاح

(۳۵) البدورالسافرہ فی اصول الاخرۃ

(۳۶) بردالاکباد عند فقد الاولاد

(۳۷) البعث والنعیم

(۳۸) بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویتین والنحاۃ

(۳۹) تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ

(۴۰) التثبیت عند التبییت

(۴۱) تدریب الراوی فی تقریب شرح النواوی

(۴۲) تزئین الممالک بمناقب الامام مالک

(۴۳) التعظیم والمنۃ فی ان الوی الرسول فی الجنۃ

(۴۴) تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن جوزی

(۴۵) تنویرالحلک فی امکان رویۃ النبی والملک

(۴۶) الجامع الصغیر فی حدیث البشیر النذیر

(۴۷) الدرجات المدیفہ فی الاعباء الشریفہ

(۴۸) الدررالحسان فی البعث ونعیم الجنان

(۴۹) الدررالمنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ

(۵۰) ذیل اللالی المصنوعہ

(۵۱) الرحمۃ فی الطب والحکمۃ

(۵۲) الردعلی من اخلدالی الارض وجہل ان الاجتہاد فی کل عصر فرض

(۵۳) رشف الزلال من السحر الحلال

(۵۴) رصف اللالی فی وصف الہلال

(۵۵) زہرالربی علی المجتبی

(۵۶) السبل الجلیۃ فی الاباء العلیہ

(۵۷) سہام الاصابۃ فی الدعوات المستجابۃ
(۵۸) شرح السیوطی علی بدیعیۃ المسماۃ بنظم البدیع فی مدح خیر الشفیع
(۵۹) فتح القریب بشواھد مغنی اللبیب من کتب الاعاریب
(۶۰) شرح الصدور فی شرح حال للموتی والقبور
(۶۱) شرح الارجوزۃ المسماۃ بعقود الجمان فی علم المعانی والبیان
(۶۲) الشماریخ فی علم التاریخ
(۶۳) الشرف المحتم فیما من اللہ بہ علی ولیہ سید احمد الرفاعی
(۶۴) الطب النبوی
(۶۵) عقود الجمان فی علم المعانی والبیان
(۶۶) علم الخط
(۶۷) فتح الجلیل للعبد الذلیل
(۶۸) الفاشوش فی احکام وحکایات قراقوش
(۶۹) فتح القریب فی شواھد مغنی اللبیب
(۷۰) الزبدۃ
(۷۱) فضل الاغواث
(۷۲) قوت المغتذی علی جامع الترمذی
(۷۳) الکنز المدفون والفلک المشحون
(۷۴) اللآلی المصنوعۃ فی احادیث الموضوعۃ
(۷۵) متشابہ القرآن
(۷۶) مشتہی العقول فی منتہی النقول
(۷۷) مسالک الحنفاء فی والدی المصطفٰے
(۷۸) المعانی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ

(۷۹) مفحمات الاقران فی مبہمات القرآن

(۸۰) المقامۃ السندیسۃ فی النسبۃ الشریفۃ المصطفویہ

(۸۱) مقامات السیوطی

(۸۲) نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین

(۸۳) نظم البدیع فی مدح خیر الشفیع

(۸۴) نور اللمعۃ فی خصائص الجمعہ

(۸۵) ھمع الھوامع شرح جمع الجوامع

(۸۶) الودیک فی فضل الدیک

(۸۷) معترک الاقران فی اعجاز القرآن

(۸۸) تنوالحوالک شرح موطا امام مالک

(۸۹) بدائع الزھور فی وقائع الدھور

(۹۰) نظم الاقیان فی اعیان الاعیان

(۹۱) الاصول المہمۃ لعلوم الجمعۃ

آپ کے حلقۂ درس سے بے شمار جید علماء نے اکتساب علم کیا اور اکناف عالم میں علوم عقلیہ ونقلیہ پھیلاتے رہے، ان میں مشہور ومعروف تلامذہ یہ ہیں، شمس الدین محمد بن علی بن احمد الداؤدی المالکی، علامہ علی بن محمد بن احمد الخبانی الازہری۔

قوتِ حافظہ:

آپ اپنے زمانہ میں علم حدیث کے سب سے بڑے امام تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے دو لاکھ حدیثیں یاد ہیں اور ''الاتقان'' کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مذکورہ سات علوم کے علاوہ اصول فقہ، علم جدل، معرفت، انشاء، ترسیل، علم فرائض پر مجھے کامل عبور حاصل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''علم قرأت اور علمِ طب میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا البتہ علم الحساب مجھ پر دشوار ترین شئے تھی، لیکن اب میرے پاس بحمدہ تعالیٰ اجتہاد کے آلات مکمل ہو گئے ہیں، میں اس بات کو فخریہ نہیں کہتا بلکہ بطور ذکر نعمتِ الٰہی بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں اگر میں چاہتا کہ ہر مسئلہ پر ایک مستقل کتاب لکھوں اور اس کے انواع و اقسام اور اس کے ادلۂ عقلیہ و نقلیہ اور اس کے نقائص اور ان نقائص کے جوابات اور ہر مسئلہ میں اختلاف مذاہب کے درمیان موازنہ کروں تو بفضلہٖ تعالیٰ اس کام پر بھی مجھے قدرت ہوتی اور جہاں کہیں ہر قسم کی روایات جمع کی ہیں جس میں ضعیف و موضوع کا بھی لحاظ نہ کیا تو وہاں ان کا مقصد تحقیق ہرگز نہیں بلکہ مطلقاً روایات کا جمع کرنا ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس میں ہر قسم کی روایتیں جمع فرما دیتے ہیں خواہ وہ صحیح ہوں یا حسن یا ضعیف چنانچہ اس کتاب (لقط المرجان) میں بھی ان کا مقصد تحقیق نہیں، جمع روایات ہے، اس لئے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ ''اگر میں چاہتا تو ایسی تحقیق کرنے پر قدرت ہوتی ''ایسا ہی کیا ہے'' (یعنی لُقط المرجان کی روایات کی تحقیق کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں کیا) کا انہوں نے دعویٰ نہیں فرمایا ہے۔

علمی کارنامے:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر پانچ سو سے زائد تصنیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں چنانچہ علامہ نووی بستان میں ایک مستند روایت نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اور ان کی عمر کا حساب لگایا جائے تو روزانہ کا اوسط سولہ صفحات ہوتے ہیں لیکن محدث ابنِ جوزی اور علامی سیوطی کی تصنیفات کا روزانہ کا اوسط اس سے بھی کہیں زیادہ ہے'' سب سے پہلے علامہ سیوطی نے ''شرح استعاذہ وبسملہ'' تصنیف کی اور اصولِ تفسیر میں

انتہائی جامع کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی وجہ تالیف خود علامہ موصوف نے اسی کتاب کے دیباچہ میں یوں بیان فرمائی ہے'' مجھے طالب علمی کے زمانہ ہی سے اس بات پر بڑی حیرت و تعجب تھا کہ علمائے متقدمین نے علوم حدیث پر تو بہت سی کتابیں تصنیف کیں لیکن علوم قرآن پر کوئی کتاب نہیں لکھی اتفاقاً ایک دن میں اپنے استاد اور شیخ ابو عبداللہ محی الدین کو فرماتے سنا کہ انہوں نے علم تفسیر پر ایک بے مثال کتاب مرتب فرمائی ہے کہ ایسی کتاب ابھی تک نہیں لکھی گئی چنانچہ مجھے اسے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا تو اُسے لے کر نقل کیا، یہ ایک مختصر رسالہ تھا، اس رسالہ میں صرف دو باب تھے، پہلے باب میں تفسیر، تاویل، قرآنی سورتوں اور آیات کے معانی ہیں اور دوسرا باب تفسیر بالرائے کی شرطوں کے بیان میں ہے، پھر ان دو بابوں کے بعد خاتمہ تھا جس میں عالم متعلم کے آداب مذکور تھے، اس مختصر رسالہ سے میری تشنگی نہ بجھی اور تشفی نہ ہوئی اس کے بعد قاضی القضاۃ نے اپنے بھائی قاضی القضاۃ جلال الدین کی تصنیف کردہ کتاب ''مواقع العلوم من موقع النجوم'' کی طرف رہنمائی کی، جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے اس موضوع پر بڑی عمدہ اور قابلِ قدر پایا اس کتاب میں مذکورہ بالاعنوان کی ہر قسم کا مختصر بیان تھا مگر اس کے باوجود وہ بیان اس قدر ناکافی تھا کہ اس میں مزید اضافے اور وضاحت کی ضرورت تھی چنانچہ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے میں نے اس موضوع پر ایک کتاب ''التحبیر فی علوم التفسیر'' کے نام سے لکھی، اس کے بعد اسی موضوع پر دوسری کتاب ''البرہان فی علوم القرآن'' کے نام سے تصنیف کی گویا امام سیوطی نے علم اصول تفسیر پر تین جامع کتب تصنیف فرمائیں۔

زیارتِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ کے خادم خاص محمد بن علی حباک کا بیان ہے کہ ایک روز قیلولہ کے

وقت فرمایا ''اگر تم میرے مرنے سے پہلے اس راز کو فاش نہ کرو تو آج عصر کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھوا دوں؟'' عرض کیا: ضرور، فرمایا: آنکھیں بند کر لو اور ہاتھ پکڑ کر تقریباً ۲۷ قدم چل کر فرمایا، آنکھیں کھول دو، دیکھا تو ہم بابِ معلیٰ پر کھڑے ہیں، حرم پہنچ کر طواف کیا، زم زم پیا، پھر فرمایا کہ اس بات سے تعجب مت کرو کہ ہمارے لئے زمین سمیٹ دی گئی بلکہ زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ مصر کے بہت سے مجاورینِ حرم ہمارے جاننے والے یہاں موجود ہیں مگر وہ ہمیں نہ پہچان سکے، پھر فرمایا چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو ورنہ حاجیوں کے ساتھ آ جانا، عرض کیا ساتھ ہی چلوں گا، چنانچہ ہم بابِ معلیٰ گئے اور فرمایا آنکھیں بند کر لو، میں نے آنکھیں بند کر لیں اور مجھے سات قدم دوڑایا اور کہا آنکھیں کھولو جب آنکھ کھولی تو ہم مصر میں موجود تھے۔

زیارتِ رسالتمآب اور شیخ السنۃ کا خطاب:

امام سیوطی نے کئی بار حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو شیخ السنۃ یا شیخ الحدیث کہہ کر خطاب فرمایا۔ شیخ شاذلی فرماتے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت مبارکہ کتنی بار ہوئی ہے؟ فرمایا ستر (70) سے زیادہ مرتبہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

ہمارے اسلاف کرام کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ان کی کاوشوں اور تراوشِ ہائے قلم کے طفیل ہزاروں ایسے علماء اور فضلا مفسرین، محدثین اور مورخین کے اسمائے گرامی تاریخ میں محفوظ رہ گئے جو ہمارے لئے آج بھی سرمایہ عزت و افتخار ہیں، اگر ان بزرگوں نے اس موضوع پر قلم نہ اٹھایا ہوتا تو خدا جانے کتنے نام تاریخ کے حافظے سے اُتر جاتے اور ہم اپنے باکمال باصلاحیت صاحبانِ زُہد و تقویٰ پاکباز و پاک باطن اسلاف کی آگاہی کے شرف سے محروم رہتے۔

طبقات المحدثین:

جس طرح طبقات المفسرین، مفسرین کرام کا تذکرہ ہے اسی طرح طبقات المحدثین، محدثین عظام کی سوانح حیات کا تذکرہ ہے۔ علامہ سیوطی نے طبقات المحدثین پر بھی کام کیا ہے چنانچہ تذکرہ الحفاظ محدثین کرام کا ایک اوسط درجہ کا تذکرہ ہے۔

علامہ سیوطی خود ایک زبردست مفسر، محدث اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے ان کے تبحر کا ہر دور اور ہر صدی میں اعتراف کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے تفسیری کوششوں کے ساتھ ساتھ اپنے دور اور دور ہائے ماقبل کے ایسے مفسرین کے حالات اور ان کی تفسیروں کے ناموں کو محفوظ کر دیا جن کی تصنیفات تک کسی نہ کسی اعتبار سے ان کی رسائی ہو سکی اور ان پر تبصرہ بھی کیا ہے چنانچہ طبقات المفسرین ان کی اس موضوع پر ایک اوسط درجہ کی تصنیف ہے۔ علامہ راغب طباخ کہتے ہیں "طبقات المفسرین" یورپ میں طبع ہو چکی ہے، یہ بہت مختصر ہے تشنگی باقی رہتی ہے۔

طبقات پر ان کی ایک اور تصنیف ہے جس کا نام فواہد الابکار ہے۔ یہ قدما مفسرین کے حالات پر مشتمل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

"میں نے احوال الانبیاء (علیہم السلام) میں ایک کتاب مرتب کی، اس کے بعد احوال اصحاب رسول اللہ ﷺ میں شیخ الاسلام ابن حجر قسطلانی کی تصنیف اصابہ (اصابہ فی المعرفت الصحابہ رضی اللہ عنہم) کی تلخیص کی۔ اس کے بعد طبقات المفسرین پر قلم اٹھایا اس کے بعد طبقات الحفاظ (یعنی طبقات المحدثین) مرتب کی جو طبقات الذہبی کی تلخیص ہے، ایک مبسوط اور جامع کتاب طبقات النحاۃ صاحبان علم نحو و لغت پر تالیف کی اور یہ ایسی کتاب ہے کہ اس سے قبل ایسی کتاب کسی نے

تالیف نہیں کی، پھر علمائے علم اصول کے طبقات میں ایک کتاب لکھی، طبقات الاولیاء مرتب کی اسی طرح اہل فرائض کے طبقات پر ''طبقات الفرضیین'' لکھی۔ علمائے علم البیان پر ''طبقات البیانین'' لکھی، انشاء پردازوں کے طبقات پر ''طبقات الکتاب'' مرتب کی۔ ''طبقات اہل وعظ'' تالیف کی۔ قرا کے طبقات پر میں نے طبقات ذہبی ہی کو کافی سمجھا اور اس کے بعد لوگوں کا ذوق وشوق دیکھ کر یہ کتاب ''طبقات الخلفاء'' مرتب کی''۔

امام سیوطی بلاشبہ ہر معاملہ کی تہہ تک اترنے والے تھے۔ کسی بھی حوالہ کی مکمل چھان پھٹک کرتے اس کا بھرپور جائزہ لیتے۔ اس کے مآخذ تک رسائی حاصل کرتے پھر جب مطمئن ہو جاتے تو اس حوالہ کو اپنی تصنیف کا حصہ بناتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہمعصروں نے آپ کا بے حد احترام کیا ہے۔ اس ضمن میں آپ کی فطری خواہش تھی کہ ان کی جدوجہد اور کارگزاری کا بھرپور احترام کیا جائے۔ اگر آپ کی تصانیف یا حوالوں سے اکتساب کیا جائے تو اس کا برملا اعتراف کیا جائے۔ آپ اپنی محنت کے ضائع جانے پر بے پناہ رنجیدہ ہوتے اور برملا اپنی ناخوشی اور رنجیدگی کا اعلان کرتے تھے۔ اگر وہ شخصیت اعتراف سے جھجکتی تو آپ کا تعاقب شدید تر ہو جاتا۔ اس ضمن میں آپ کی کئی علماء سے شکر رنجی بھی ہوئی جو اعترافِ حال کے بعد دور ہو گئی اور آپ نے دل کے آئینے کو صاف کر لیا۔ کئی بار یہ شکر رنجی اتنی شدید ہوئی کہ آپ نے معاف بھی نہیں کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے بہت زیادہ کام کیا۔ کئی دفعہ خود بھی آغاز میں اپنے کام کی عظمت کا اعلان فرماتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ جو شخصیت اپنی کارہائے نمایاں پر برملا فخر کا اعلان کرے وہ دوسروں سے داد کیوں نہ چاہے گی۔ ان کے علمی کارہائے نمایاں واقعی اس قابل تھے کہ ہر دوران کی عظمت کو سلام کرتا رہے گا۔ آپ اپنی تصانیف میں کس درجہ احتیاط سے کام

لیتے تھے اس کی ایک جھلک ان کی شہرہ آفاق کتاب ''خصائص کبریٰ'' میں ان کے مقدمہ میں دیکھئے۔

''معجزات اور خصائص نبوت کے سلسلے میں جو کچھ ملا میں نے اس میں موضوع احادیث کی چھان پھٹک کر کے اور اسانید کی جرح و تنقید کر کے جملہ احادیث کو مربوط اور سلسلہ وار ابواب میں منضبط کر دیا۔ غرض یہ کتاب اپنے موضوع میں ہر لحاظ سے مکمل ہے، بے انتہا مفید، ہمہ گیر اور ہمہ پہلو ہے۔ نکھری ہوئی اور صاف ستھری ہے۔ اس کے مواد کافی اور مصادر وافی ہیں۔ معجزات سے متعلق کوئی حدیث ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔ ہر نامعلوم، نامانوس اور اجنبی حدیث کو بھی میں نے اس میں نقل کر دیا ہے۔ اس طرح یہ بفضلہٖ تعالیٰ مومنین کے لئے شرح صدر کا باعث اور طمانیت قلب کا سبب بن گئی ہے۔ اس سے جامد و مفسد بھی نصیحت حاصل کریں گے اور ملاحدہ اور فلاسفہ کے سرکش گروہ بھی۔ بہر حال خدا سے بہتری کی امید ہے وہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پا سکتا ہے۔

''خصائص کبریٰ'' کے اس مقدمہ میں ایک اور مقام پر یوں اپنے عجز اور تحریری سرفرازی کا ذکر کرتے ہیں۔

''زیر نظر کتاب ایسی بلند پایہ کتاب ہے جس کی تمام اہل علم و فضل گواہی دیں گے، یہ وہ ابرِ رحمت ہے جس سے دور اور قریب کے لوگ سب ہی فیضیاب ہوں گے، یہ ایک وقیع و عظیم تصنیف ہے، دیگر کتب میں اس کا مقام ایسا ہے، جیسے کسی تاج میں ٹکے ہوئے ہیرے کا، یا جیسے قرآن کریم میں آیات سجدہ کا۔ اس کے پھل تر و تازہ اور تیار ہیں، اس کے پھول شگفتہ اور خوشبودار ہیں، یہ روشن و منور ہے۔ اخبارِ صادقہ کی حامل ہے یہ متنوع و سرسبز ہے، اس کی اسانید مضبوط اور اس کا متن مربوط ہے، اس کا پڑھنے والا اور اس کا سننے والا اجر کا مستحق اور ثواب کا حقدار ہے۔

خصائص کبریٰ کی تالیف میں خود علامہ سیوطی کے ارشاد کے مطابق 21 سال صرف ہوئے۔ حضرت علامہ کے مطابق انہوں نے کتابت کی ضخامت کو دیکھ کر خود ہی اس کی تلخیص بھی فرمائی۔ حضرت علامہ کی کتابوں کی تعداد مختلف تذکروں میں مختلف لکھی گئی ہے۔ بعض نے کتب کی تعداد ایک ہزار لکھی ہے۔ ایک صاحب نے پانچ صد اور ایک صاحب نے ساڑھے سات صد لکھی ہے۔ آپ نے تریسٹھ برس کی زندگی پائی جو اس قدر تصانیف کے حوالے سے بہت مختصر معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر بعض تصانیف کی ضخامت ہی حیرت انگیز ہے۔ اتنا بڑا کام تو بڑے بڑے مصنفین کے اداروں سے ممکن نہیں جو اس صاحبِ ایمان نے تنِ تنہا انجام دے دیا۔

اللہ کی رحمتیں ہیں، لطفِ شہہ جہاں ہے
جس کے سبب سے حکمت کا کارواں رواں ہے
اللہ رے سیوطی معجز لسانی تیری
تیرا قلم ہے یا کہ اک بحرِ بے کراں ہے
(محمد اکرم رضا)

ایک طرف علامہ سیوطی کی تصانیف کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ ذخار دیکھئے۔ ان کی تریسٹھ برس کی زندگی میں حفظِ قرآن کی مدت بھی شامل ہے جب آپ قرآن کو سینے کی خلوتوں میں اُتار رہے تھے۔ پھر وہ کئی سال بھی ہیں جب آپ شہر شہر قریہ قریہ حصولِ علم میں مصروف تھے۔ اس دور میں ان کا قلم لکھ نہیں رہا تھا بلکہ گلستانِ علم کی آبیاری کے لئے سوچوں میں مصروف تھا۔ اب جو باقی وقت بچتا ہے اس میں آپ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو مختلف موضوعات پر مشتمل کتب کثیرہ کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔ ایک ہزار کے قریب تعداد کتب میں ناقابلِ یقین حد تک سچائی ہے جس نے چار دانگِ عالم میں اسلامی علوم وفنون کا

دور دورہ کر دیا۔ تفسیر کی طرف متوجہ ہوئے تو روحانی پہاڑوں کی چوٹیاں طے کر دیں۔ علومِ حدیث کی جانب توجہ کی تو محبتِ رسول ﷺ کے پھول بکھیر دیئے۔ فلسفہ منطق، صرف، نحو، علم معانی اور علم بدیع کی طرف آئے تو اپنی خداداد صلاحیتوں کا جادو جگا دیا۔ ان علوم کے علاوہ علامہ سیوطی نے کئی اور امور میں کمال حاصل کیا۔ اس ایک یگانۂ روزگار مردِ تنہا کے مقابلہ میں گذشتہ تین چار صدیوں پر نگاہ دوڑایئے تو عبرت اور خستہ سامانی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ برصغیر کے مسلمان تاجداروں نے یا تو اپنی بیگمات کے محلات بنا دیئے یا شہزادیوں کے مقبرے اور ان کے نام پر باغات تعمیر کرا دیئے۔ اگر کوئی اچھا کام ہے تو یہی کہ عالی شان مساجد تعمیر کرا دیں۔ یہ ایک اچھا کام تھا مگر یہی تو سب کچھ نہیں ہوتا۔ ان کے مقابلہ میں قرطبہ، اشبیلیہ اور غرناطہ میں محلات بھی بنے۔ مسجدِ قرطبہ جیسے شہکار بھی وجود میں آئے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے وسیع و عریض رقبوں میں پھیلی ہوئی لائبریریاں اور لیبارٹریاں بھی بنائیں۔ صرف دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ سائنس دانوں کی فنی صلاحیتوں کے کمالات کے لئے اور ان لوگوں نے بھی کام کر دکھایا۔ سلطنت اندلس کو زوال آیا مگر مسلمانوں کے کارنامے زمانے بھر پر چھاتے گئے۔

انگریزوں میں لاکھ برائیوں کے باوجود ایک خوبی تھی کہ جس ملک کو فتح کرتے اسے تو تاخت و تاراج کر دیتے مگر مسلمانوں کے ملکوں کی تسخیر کے بعد ان کی کتب انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھیج دیتے۔ ان پر کام کرتے۔ آج وہ مسلمانوں کی سائنسی اور تہذیبی چکاچوند سے اپنے علاقوں اور ذہنوں کو منور کر رہے ہیں مگر ہم کو سب کچھ لٹا کر بھی لٹنے کا احساس نہیں ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

آج ہمارے پاس سائنسی تجربہ گاہیں ہیں مگر سائنس دان نہیں ہیں۔ رصد گاہیں ہیں مگر ستاروں پر کمندیں ڈالنے والے انجم شناس نہیں ہیں۔ قرآن پاک جیسی تاریخ ہستی کی سب سے بڑی نعمت موجود ہے مگر "قُم باذن اللہ" کہنے والے رخصت ہو چکے ہیں۔ آج نگاہیں ڈھونڈتی ہیں کہ جلال الدین سیوطی، امام غزالی، ابنِ خلدون، مولانا روم، بُو علی سینا، عمر خیام، جابر بن حیان، ابوالقاسم زہراوی، امام رازی کہاں ہیں۔ دنیا ان کے نقشِ کفِ پا کو ڈھونڈتی ہے جبکہ یورپ ہم پر ہنستا ہے کہ فکر و ادب، علوم وفنون کی دنیا عالی شان عمارتوں سے وجود میں نہیں آتی بلکہ اس کے لئے خونِ جگر درکار ہوتا ہے جو تمہاری رگوں سے کب کا رخصت ہو چکا ہے۔ شاعر مشرق اسی احساس پر آنسو بہاتے تھے کہ:

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی
نہیں دنیا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارا

(اقبال)

علامہ سیوطی ایسے ہی تاریخ ساز مفسر، محدث اور تاریخ نگار تھے کہ دنیا بھر سے ان کی مثال نہیں مل سکے گی۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ انہوں نے اتنے علوم پر لکھا کہ عقل .... حیرت میں گم ہو جاتی ہے۔

وصال:

آپ نے 63 سال کی عمر پائی اور ایک معمولی سے مرض یعنی ہاتھ کے ورم میں مبتلا ہو کر 911ھ میں بعہدِ المستمسک باللہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ نے اس امر کی خود بارگاہ الٰہی میں دعا کی تھی، تاریخ الخلفاء کے خاتمہ پر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ نویں صدی ہجری کا فتنہ نہ

دکھائے اور اس سے پہلے اپنے حبیب لبیب ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل اپنے جوارِ رحمت میں بُلا لے۔ (آمین یارب العالمین)۔

اب ہم زیرِ نظر کتاب ''لقط المرجان فی احکام الجان'' کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ شیخ المسلمین امام جلال الدین سیوطی کی جنوں کی حقیقت پر بڑی قابلِ قدر اور نایاب کتاب ہے۔ یہ کتاب ''لقط المرجان فی احکام الجان'' علامہ بدر الدین شبلی کی اس موضوع پر انتہائی قابلِ قدر کتاب ''آکام المرجان فی احکام الجان'' کی تلخیص ہے۔ اس کے باوجود جنوں کے تمام امور کو محیط ہے مثلاً جنوں کی حقیقت اور ان کا وجود، ان کے نام و طبقات، فرقے، اقسام، ان کی ہیئت و شکل، ان کی خوراک اور ان کے شریعتِ مطہرہ کے مکلف ہونے اور ان کے نکاح کے احکام، ان کے رہنے کی جگہ سمیت تمام متعلقہ اور مختلف قسم کی روایات درج ہیں۔ علامہ سیوطی کتاب کے نام اور آغاز کے حوالے سے فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جو مہربان، احسان فرمانے والا ہے، اور درود و سلام نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجے گئے۔ یہ (کتاب) شیخ امام قاضی بدر الدین شبلی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو) کی کتاب ''آکام المرجان فی احکام الجان'' کا خلاصہ ہے میں نے اس کا نام ''لقط المرجان فی احکام الجان'' رکھا اور میں نے اپنی مرضی کے مطابق اس میں کمی بیشی بھی کی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب ''لُقْطُ الْمَرْجَانِ فِیْ اَحْکَامِ الْجَانِّ'' جنات اور شیاطین کے موضوع پر ہر لحاظ سے ایک جامع کتاب ہے۔ جنات اور شیاطین کے متعلق ایک عام انسان کے ذہن میں جتنے بھی سوالات سر

اٹھاتے ہیں، ان کا تسلی و تشفی بخش جواب ہمیں اس کتاب سے مل جاتا ہے۔ کیونکہ امام صاحب نے ہر موضوع پر احادیث کو جمع فرمایا ہے، اس لئے انہوں نے کئی مواقع پر اپنا حتمی فیصلہ یا جمہور کا مؤقف پیش نہیں کیا ہے۔ ہم جنات کے متعلق آپ کو مختصر معلومات مہیا کرتے ہیں تاکہ آپ کو اگر کتاب کا تفصیلی مطالعہ کا وقت نہ ہو اور مختلف احادیث میں تطبیق نہ سوجھے تو اس سے مدد لے سکیں۔

(۱) اللہ عزوجل نے جنات کو انسانوں سے پہلے تخلیق فرمایا۔

''ہم نے جن کو آدم سے پہلے بے دھوئیں کی آگ سے بنایا''۔

(پ ۱۴، سورۂ حجر، آیت نمبر ۲۷)

(۲) جناب کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا جیسا کہ اوپر کی آیت سے واضح ہے، ایک حوالہ اور ملاحظہ فرمائیں۔

''اللہ نے جن کو آگ کے شعلہ سے پیدا فرمایا''۔

(پ ۲۷، سورہ رحمٰن، آیت ۱۵)

(۳) جنات انسانوں سے الگ ایک مخلوق ہے، اس کی پوشیدگی کی وجہ سے اس کا نام جن یا جنات رکھ دیا گیا۔

(۴) جناتِ سب کو دیکھتے ہیں لیکن جنات کو کوئی نہیں دیکھتا۔

(۵) جنات کو زمیں پر آباد کیا گیا لیکن انہوں نے زمین پر فساد پھیلایا اور خونریزیاں کیں لہٰذا جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو فرشتوں نے تردد کا اظہار فرمایا کہ یہ مخلوق بھی زمین پر فساد پھیلائے گی لیکن اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں زمین پر اپنا خلیفہ پیدا فرما رہا ہوں اور فرشتوں پر اس کی برتری کو بھی ثابت فرمایا۔

(۶) جنوں میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی، ان میں آپس میں شادی بیاہ بھی ہوتا ہے، ان کی اولاد اور رہائش گاہیں بھی ہوتی ہیں، ان میں مومن بھی

ہوتے ہیں اور کافر بھی، حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنے سے پہلے ان میں رسول بھی بھیجے جاتے تھے جو ان کو صحیح راستہ کی راہنمائی فرماتے تھے۔

''اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہ آئے تھے جو تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن (یعنی روز قیامت) دیکھنے سے ڈراتے''۔ (پ ۸، سورہ الانعام، آیت نمبر ۱۳۰)

(۷) جب حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو نیک جنات ان انبیاء کرام پر ایمان لاتے رہے اور ان کی شریعتوں پر بھی عمل کرتے رہے۔

''بولے، اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب (قرآن مجید) سُنی کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی، اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی، حق اور سیدھی راہ دکھائی''۔

(پ ۲۶، سورہ الاحقاف، آیت نمبر ۳۰)

اس آیت سے واضح طور پر جنوں کے دینِ اسلام کے علاوہ سابق انبیاء کے دین پر ایمان ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس آیت کے حاشیہ میں حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''عطاء نے کہا چونکہ وہ جن دینِ یہودیت پر تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا''۔

(۸) جنات انسانوں کی طرح مکلف مخلوق ہے۔

''اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں''۔

(پ ۲۷، سورہ الذاریات، آیت نمبر ۵۶)

کافر جن اپنے کفر کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

''اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیے بہت جن اور آدمی''

(پ ۹، سورہ الاعراف، آیت نمبر ۱۷۹)

اور پ ۲۱ سورہ السجدہ آیت نمبر ۱۳ میں ہے۔

''میں جہنم کو بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سے'' (جنہوں نے کفر اختیار کیا)۔

(۹) انسانوں اور جنات کا آپس میں کسی بھی طرح نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ نکاح کے لئے ہم جنس جوڑا ہونا ضروری ہے۔

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُن سے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ''۔ (پ ۲۱، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱)

انسان اور جنات کی خوراک الگ الگ ہے۔ جنات کی خوراک لِد، گوبر اور ہڈی وغیرہ ہے جو انسان نہیں کھاتے۔ انسان ظاہر الجلد ہے اور اس کا نکاح کسی ظاہر الجلد والے سے ہی ہو سکتا ہے۔

(۱۰) جنات اور شیاطین انسانوں کے لئے مختلف طریقوں سے شر کا باعث ضرور ہیں۔ جب انسان اپنی بیوی سے ہمبستری کرنے لگتا ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ یہ بھی ہمبستری کرتا ہے بلکہ جو مسنون دعا یا تعوذ وغیرہ نہیں پڑھتا تو اسی طرح انسان کے کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جس طرح جنات، شیاطین حرام مال کی صورت میں، جو انسان خود ہی کماتا ہے، اس میں شریک ہو جاتے ہیں، اسی طرح جب انسان ہمبستری کر رہا ہوتا ہے تو راہِ حق سے ہٹا کر اس کے نطفہ میں شریک ہو جاتا ہے۔

پ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۴ میں ہے۔

''اے جن! ان (انسان) کے مالوں اور بچوں میں شریک ہو جا''۔

جب کوئی اپنی بیوی سے ہمبستری کر رہا ہوتا ہے تو ان الفاظ میں اس کے شریک ہونے سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے۔

''اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور ہماری اولاد کو بھی شیطان

کے شر سے محفوظ فرما"۔

اکثر و بیشتر جس نطفہ میں شیطان یا جنات شریک ہو جاتے ہیں تو وہ انسان گمراہ، بے دین اور کافر تک ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے مرد کو عورت کی ضروریات پوری کرنے کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ اب کوئی انسان کسی جن عورت سے شادی کرے تو کیا وہ اس کو لید، گوبر اور ہڈیاں وغیرہ مہیا کرے گا۔

اگر وہ جن عورت شکل بدل لیتی ہے تو پھر کیا کرے گا؟ اگر وہ عالم جنات میں چلی جاتی ہے تو اسے واپس کس طرح لائے گا؟ اگر کوئی مرد جن اپنی انسان عورت کو قتل کر کے عالم جنات میں چلا جاتا ہے تو اس پر حدود کس طرح نافذ ہوں گی؟

(۱۱) جنات اگرچہ آگ کی لُو سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن جب جہنم میں جائیں گے تو جہنم کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔ جس طرح انسان مٹی سے بنا ہے، اُسے اگر مٹی کا ڈھیلا مارا جائے، اینٹ وغیرہ ماری جائے تو تکلیف ہوتی ہے اسی طرح جنات کو آگ شدید عذاب دے گی۔

(۱۲) جنات اکثر و بیشتر تین قسموں کے ہیں۔

(۱) ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔

جیسے حدیث شریف میں ہے کہ (اکثر) کالے کتے شیطان ہوتے ہیں۔

(۳) ایک قسم وہ ہے جو سفر اور قیام کرتی ہے۔

اسی قسم کے جنوں کا ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذکر میں آیا ہے جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: "اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق

میں دشواری کا سامنا نہ ہو۔

جہاں جنات اور شیاطین کے متعلق قرآن حدیث کی روشنی میں تفصیلی معلومات دی گئی ہیں وہاں ان کے شر، فتنہ، وسوسوں اور دیگر شرارتوں سے بچنے کے طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ ان کی نظر بد، ان کے شیطانی اثرات سے بچنے کے مسنون طریقے بتائے گئے ہیں۔

الغرض یہ کتاب ہر لحاظ سے جامع ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ فاضل نوجوان حضرت علامہ حضور بخش چشتی دامۂ وبرکاتہٗ نے کیا جو کہ مدرسہ فریدیہ (لاری اڈہ) لودھراں شہر درس نظامی کے صدر مدرس ہیں۔ اللہ پاک ان کو مزید کامیابی عطا فرمائے۔

طالبِ شفاعتِ رسولِ کریم
پروفیسر محمد اکرم رضا

جنات کا وجود

اس باب میں جنات کی اقسام اور لفظ ''جن'' کا معنی اور شیاطین اور سرکش جنات نیر روحوں، دیو کے درمیان فرق کا بیان ہوگا۔

جن کا معنی اور تعریف:

حضرت ابن درید محمد بن حسن ازدی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ فرماتے ہیں جنات انسانوں سے ایک الگ مخلوق ہیں اور کہا جاتا ہے، جنة اللیل واجنه وجن علیه۔ اس کو رات نے چھپالیا اور رات نے اس کو ڈھانپ لیا۔ چھا گئی یا چھپالیا تو سب کا معنی ایک ہی ہے اور جو چیز تم سے پوشیدہ ہوگی تو، جن اعنك۔ کہیں گے اسی پوشیدگی کی وجہ سے اس مخلوق کا نام جن اور جنات رکھا گیا ہے۔ جنہ اور جن سب ایک ہی چیز ہے اور، جن، بغیر نقطہ کے لفظ حا کے ساتھ جنات میں سے ایک قسم کا نام ہے۔

حِن کیا ہے:

حضرت عمر ابو الزاہد بن الواحد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۵ھ فرماتے ہیں حِن، جنات کے کتے اور کم درجہ کے جنات ہیں۔

جان کیا ہے:

علامہ ابراہیم بن سعید ابواسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۴۷ھ فرماتے ہیں، جان، جنات کے باپ کو کہتے ہیں جس طرح آدمیوں کے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں۔

جن کو جن کہنے کی وجہ:

حضرت ابوالوفا ابن عقیل محمد بن عقیل حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ چھپ کر رہتے ہیں اور آنکھوں سے پوشیدہ اور اوجھل رہتے ہیں۔

شیاطین کون ہیں؟

حضرت ابن عقیل حنبلی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیاطین، جنات کی وہ قسم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اور ابلیس لعین کی اولاد سے ہیں۔

مُرَدَّۃ کون ہیں:

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مُرَدَّۃ" انتہائی سرکش، گمراہ اور طاقتور قسم کے جنات ہیں۔

جنات کے مختلف طبقات ہیں:

علامہ حافظ ابن عبدالبر یوسف بن عبداللہ بن محمد قرطبی مالکی ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ (محقق ومورخ مصنف کتب کثیرہ) المتوفی ۴۶۳ ہجری فرماتے ہیں کہ اہل کلام اور اہل زبان کے نزدیک جنات کے کئی طبقات ہیں (۱) یہ حضرات جب لفظ جن بولتے ہیں تو اس سے صرف جن ہی مراد ہوگا اور جو جنات انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں تو اس کو عامر کہتے ہیں جس کی جمع عمار ہے (۲) اور جو جن بچوں پر مسلط ہوتے ہیں اسے اروارح کہتے ہیں (۳) اور جو شریر اور سرکش ہوتے ہیں ان کو شیطان کہتے ہیں (۴) اور جو شرارت اور سرکش میں حد سے زیادہ ہوں تو ان کو عفریت کہتے ہیں۔

جنات کے وجود کا ثبوت:

علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے کسی طبقہ نے جنات کے وجود کا

انکار نہیں کیا اور اسی طرح کفار بھی جنات کے وجود کے قائل ہیں کیونکہ جنات کے وجود کے متعلق انبیاء کرام علیہم السلام کے ارشادات حد تواتر تک پہنچے ہوئے ہیں جس کا یقینی طور پر معلوم ہونا لازمی ہے جس کو خواص وعوام سب جانتے ہیں جاہل فلسفیوں کی معمولی سی جماعت کے علاوہ کسی نے بھی جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا۔

فرقہ قدریہ کی جنات کے متعلق رائے:

قاضی ابوبکر محمد بن طیب بن محمد بن باقلانی بغدادی مبلغ اسلام مذہب اشاعرہ کے امام رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۴۰۳ ھجری فرماتے ہیں فرقہ قدریہ کے قدیم زمانہ اکثر حضرات تو جنات کے وجود کے قائل ہیں لیکن موجودہ زمانہ (یعنی مصنف امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کے لوگ انکار کرتے ہیں اور فرقہ قدریہ کا ایک گروہ جنات کے وجود کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اپنے رقیق جسم کی وجہ سے اور ان جسموں میں شعاع کے گزر جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے، اور ان میں بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نظر نہیں آتے کیونکہ ان کا کوئی رنگ وروپ نہیں ہوتا۔

جنات کی ابتداء اور تخلیق

حضرت آدم علیہ السلام سے قبل جنات کی تخلیق:

ابو حذیفہ بن بشر، المبتداء، میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے ہیں۔

خلق الجن قبل آدم بالفی سنة۔

ترجمہ: جنات حضرت آدم علیہ السلام سے ساٹھ ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔

پھر جنات میں بغض وحسد پیدا ہوگیا اور آپس میں لڑنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو ان کی طرف بھیجا جن کا امیر عزازیل (یعنی ابلیس لعین) تھا زمین پر آئے اور جنوں سے جنگ کر کے انہیں شکست دی اور انہیں زمین سے نکال کر دریاؤں اور غاروں میں بھگا دیا اور خود زمین پر آباد ہوگئے۔ تفسیر روح البیان (از مترجم)

انسانوں سے قبل زمین پر جنات آباد تھے:

ضحاک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ انسانوں سے قبل زمین پر جنات رہتے تھے اور فرشتے آسمان پر رہا کرتے تھے یہی زمین و آسمان کے رہنے والی مخلوق تھی۔ ہر آسمان کے الگ الگ فرشتے تھے اور ہر آسمان والوں کی نماز، تسبیح اور دعا مقرر تھی اور ہر اوپر کے آسمان والے اپنے نیچے کے آسمان والوں سے زیادہ عبادت کرنے والے، زیادہ دعا کرنے والے، نماز پڑھنے والے اور تسبیح کرنے والے تھے پس آسمان پر آباد فرشتے تھے اور زمین پر آباد جنات تھے۔

ابوالجنات سموم کی خواہش:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے قبل ابوالجنات سموم کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تو فرمایا اے ابوالجن سموم اگر کوئی خواہش ہو تو بتاؤ؟ اس نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ ہم سب کو دیکھیں اور ہمیں کوئی نہ دیکھے ہم زمین میں چھپ سکیں اور ہمارا بوڑھا جوان ہو کر فوت ہو۔ تو اللہ رب العزت نے اس کی خواہش کو پورا کر دیا اس لیے وہ سب ہمیں دیکھتے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے اور جب فوت ہوتے ہیں تو زمین میں غائب ہو جاتے ہیں اور ان کا بوڑھا بھی جوان ہو کر مرتا ہے یعنی اس بچے کی طرح جو آخری عمر تک پہنچ جاتا ہے اور لوٹا دیا جاتا ہے۔

ابلیس زمین پر کب سے آباد ہے:

جویبر بن سعید القاسم بلخی اور عثمان اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو پیدا کیا اور زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا تو وہ زمانہ دراز تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے۔ پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کر دی اور خونریزی کرنے لگے ان کا ایک بادشاہ تھا اور اس کا نام یوسف تھا اس کو انہوں نے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا ایک لشکر بھیج دیا اور اس لشکر کا نام لشکر جن تھا ان میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار جنات کا سردار تھا۔ چنانچہ لشکر آسمان نے اتر کر روئے زمین کے تمام جنات کو نکال دیا اور زمین سے جلاوطن کر کے دریاؤں، سمندروں اور جزیروں میں بھگا دیا اور ابلیس اپنے اس لشکر سمیت زمین پر رہنے لگا اس طرح ان کا کام آسان ہو گیا اور زمین میں رہائش کو پسند کیا۔

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب ابن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۱۹ ھجری سے روایت کرتے ہیں کہ ابلیس (شیطان مردود) اور اس کا لشکر زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے چالیس ہزار سال قبل اقامت پذیر ہوا۔

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں کا اعتراض کیوں؟

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ جویبر اور ضحاک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ملائکہ سے ارشاد فرمایا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔

ترجمہ: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (کنزالایمان)

تو ملائکہ نے عرض کیا۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ○ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ایسے کو نائب کریگا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا۔ (کنزالایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتے غیب نہیں جانتے بلکہ انہوں نے اولاد آدم کے اعمال کو جنات پر قیاس کرلیا تھا اس لئے انہوں نے عرض کیا اے! اللہ کیا تو ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو زمین پر فساد کریں گے جیسا کہ جنوں نے فساد پھیلائے اور قتل وغارت کی اور یہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے ایک نبی کو قتل کر دیا جس کا نام یوسف تھا (کیا جنات میں بھی نبی ہوئے ہیں یا نہیں تفصیل آگے آرہی ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے قوم جنات کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے جنات کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ایک دوسرے کو قتل نہ کریں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو چھوڑ دیا اور قتل کرنا شروع کر دیا تو فرشتوں نے اس وقت عرض کیا مولیٰ کریم کیا تو زمین میں ایسے کو اپنا نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزیاں کرے گا۔

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ مذکورہ دونوں احادیث کی سندیں بناوٹی ہیں اور ابو حذیفہ جھوٹا ہے اور جو یبر ابو القاسم بلخی متروک الحدیث ہے اور ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا لیکن امام حاکم نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بھی کیا ہے اور صحیح بھی کہا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۳۲۱ھ مستدرک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سورۃ البقرہ کی اس آیت "انی جاعل فی الارض خلیفة"۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے جنات رہا کرتے تھے انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خونریزی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے جنوں کو مارا اور دریاؤں، سمندروں اور جزیروں میں لے جا کر چھوڑ دیا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا کیا تو زمین میں ایسے لوگوں کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائیں گے اور خونریزیاں کریں گے جس طرح ان جنوں نے کیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انی اعلم مالا تعلمون ترجمہ مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

جنات کس دن پیدا ہوئے:

علامہ ابن جریر، ابن حاتم او ابو الشیخ، کتاب العظمت میں حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے فرشتوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جنات کو جمعرات کے دن اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو جمعۃ المبارک کے دن پیدا کیا پھر جنات کی ایک جماعت نے کفر اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی کی تو فرشتوں کا ایک لشکر آسمان سے نازل ہوا ان سے جنگ ہوئی اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا اے! اللہ کیا تو زمین پر ایسی قوم پیدا کرے گا جو اس میں فساد کرے گی۔

مخلوق کی تخلیق کی ترتیب:

ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کتاب العظمت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو جہنم سے پہلے، اپنی رحمت کو غضب سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج کو چاند سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، سمندر کو خشکی سے پہلے، زمین کو پہاڑوں سے پہلے، فرشتوں کو جنات سے پہلے، جنات کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا کیا۔

جن اور انسانوں کی تخلیق کی اصل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۔(سورۃ الحجر)

ترجمہ: اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھویں کی آگ سے۔

(کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۲) وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔(سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے (لپیٹ) سے۔

(کنزالایمان)

(۳) اور ابلیس کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۔(سورۃ الاعراف)

ترجمہ: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

(کنزالایمان)

قاضی عبداللہ الجبار (معتزلی) کہتا ہے کہ جنات کا آگ کی اصل ہونا دلائل سماع سے ثابت ہے عقل سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔

کیا شہاب ثاقب جنات کو جلاتے ہیں؟

امام ابوالوفا ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ کتاب الفنون میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے جنات کے متعلق سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ جنات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ شہاب ثاقب (یعنی ٹوٹے ہوئے ستارے) جنات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور جلاتے بھی

ہیں تو یہ آگ، آگ کو کیسے جلاتی ہے؟۔

اس کے جواب میں علامہ ابن عقیل علیہ الرحمۃ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف ہی منسوب کیا ہے جس طرح انسان کو مٹی گارہ اور بجنے والی مٹی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی اصلیت گارہ ہے حالانکہ انسان حقیقت میں گارہ نہیں ہے تو بلکل اس طرح جنات کی اصلیت بھی آگ ہے یعنی آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے کہ

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

شیطان دوران نماز میرے سامنے آ گیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا تو اس کی لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔ (مسند احمد، ج ۵)

پس جو جلانے والی آگ ہو تو اس کا لعاب کیسے ٹھنڈا ہو سکتا ہے بلکہ سرے سے اس کا لعاب ہو ہی نہیں سکتا پس جو ہم نے کہا ہے اس سے اس کی صحت معلوم ہو گئی۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو کنویں کے پانی سے تشبیہ دی ہے اور وہ اگر ایسی صورت پر نہ ہوتے جو آگ کی نہیں ہیں تو ان کی شکلوں کو کیوں ذکر کیا جاتا شکلوں اور چنگاریوں کو کیوں چھوڑ دیا جاتا۔

فائدہ:

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح مٹی سے آدمی کو چوٹ لگتی ہے اور زخم آ جاتا ہے حالانکہ آدمی مٹی سے پیدا ہوا ہے بلکل اسی طرح جنات کو شہاب ثاقب سے چوٹ لگتی ہے اگرچہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو شہاب سے جنات اور شیاطین کو چوٹ لگنا عقل و شعور سے خلاف نہیں ہے۔ (از مترجم)

قاضی ابو بکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جنات کو آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم اس میں بحث نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (انسانوں کے سامنے) ظاہر

کر دے جسموں کو موٹا کر دے اور ان کے لئے ایسی صفات پیدا کر دے جو آگ کی صفات سے زائد ہو تو وہ اپنے آگ ہونے سے خارج ہو جائیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا کر دے۔

جنات کی شکل وصورت:

قاضی ابو یعلیٰ الفراء کہتے ہیں کہ جنات کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور جسم انسانوں سے ملتے جلتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لطیف ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ کثیف (موٹے) ہوں۔ معتزلہ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے جسم لطیف ہی ہیں اور ان کی لطافت کی بنا پر ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے ہیں۔

کیا جنات کو دیکھنا ممکن ہے؟

قاضی ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جنہوں نے جنات کو دیکھا واقعی انہوں نے جنات کو دیکھا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیکھنے کو پیدا کیا ہے (یعنی انہیں دیکھا جا سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کسی چیز کے دیدار کو پیدا نہ کرتا تو اسے نہیں دیکھا جا سکتا اور یہ جنات مختلف شکلوں میں ہیں اور لطیف ونرم ہیں۔

لطیف اجسام:

اکثر معتزلہ حضرات کہتے ہیں کہ جنات لطیف اور غیر مرکب اجسام ہیں۔
قاضی ابو بکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس رائے کے متعلق ہمارے پاس کوئی دلیل قرآن وحدیث سے مل جائے تو یہ رائے درست ہو سکتی ہے حالانکہ ہمارے علم میں اس باب میں کوئی ایسی دلیل نہیں۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ امام مسلم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم۔ (مسلم)

ترجمہ: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کیا گیا ہے جسکا تمہیں ذکر کیا گیا ہے۔ (یعنی قرآن وحدیث میں بیان ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں)۔

فریابی اور ابو حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: اور جنات کو آگ کے شعلوں سے پیدا فرمایا۔

کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ "مارج من نار" سے مراد آگ کا شعلہ ہے۔ (یعنی جنوں کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے)

فریابی اور عبد بن حمید، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جنات کو پیلے اور سبز شعلوں سے پیدا کیا گیا ہے جو آگ بھڑکنے کے وقت آگ کے اوپر بلند ہوتے ہیں۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ابلیس فرشتوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا یہ فرشتوں کے قبیلوں میں سے لو (یعنی بغیر دھویں کی آگ) سے پیدا کیے گئے۔

حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ جنات جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے وہ آگ کے شعلوں سے پیدا کیے گئے ہیں۔

جنات بہترین آگ سے پیدا ہوئے ہیں:

ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمان خداوندی۔

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۔ (سورۃ الحجر)

ترجمہ: اور جن کو اس سے پہلے بنایا بے دھویں کی آگ سے۔

(کنزالایمان)

کی تفسیر سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کو بہترین آگ سے پیدا کیا گیا (یعنی ایسی آگ سے جس میں نہ دھواں اور نہ ہی غبار ہو)

جنات جہنم کی آگ کے سترویں حصہ سے پیدا ہوئے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آگ جس سے جنات پیدا ہوئے جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ (اس روایت کو فریابی، علامہ ابن جریر، طبرانی اور حاکم نے اپنی صحیح میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے)۔

دنیا کی آگ:

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں (۷۰) حصہ ہے اور دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے جس سے جنات پیدا کئے گئے ہیں۔

جنات وشیطان سورج کی آگ سے پیدا ہوئے:

ابن ابی حاتم، حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات اور شیاطین کو سورج کی آگ سے پیدا کیا گیا۔

❁❁❁

جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں:

حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو تین قسم پر پیدا کیا ہے (۱) ایک قسم سانپ، بچھو، اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں۔ (۲) ایک قسم فضاء میں ہوا کی طرح ہیں (۳) اور ایک قسم وہ ہے جس پر حساب وعذاب ہوتا ہے۔ (اس روایت کو مکائد الشیطان، میں ابن ابی الدنیا اور نوادر الاصول، میں حکیم ترمذی، کتاب العظمت میں ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے نقل کیا ہے)۔

فائدہ:

احادیث مبارکہ میں جنات کے کھانے پینے کا ذکر موجود ہے جسے ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (از مترجم)

جنات کی تین قسمیں اور:

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں (۱) ایک قسم وہ ہے جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں (۲) ایک قسم سانپ اور کتے ہیں (۳) اور ایک قسم وہ ہے جو ادھر ادھر جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ (اس روایت کو نوادر الاصول، میں حکم ترمذی، ابن ابی حاتم، الطبرانی، ابوالشیخ، حاکم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں نقل کیا ہے)

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آخری قسم جو اوپر بیان ہوئی وہ جنات ہیں جو اپنے آپ کو مختلف شکلوں میں بدلتے رہتے ہیں اور انہیں سعالی کہا جاتا ہے۔

بعض کتے بھی جنات ہیں:

ابو عثمان سعید بن العباس رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بعض کتے بھی جنات ہوتے ہیں ضعیف قسم کے جنات ہیں چنانچہ جس کے کھانے کے وقت کتا بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دو یا بھگا دو۔

ابو عثمان ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کتے جنوں کی ایک قسم ہیں لہٰذا جب تمہارے کھانے کے وقت تمہارے پاس آ جائیں تو تم ان کو بھی کچھ ڈال دو اس لئے کہ ان کی بھی ایک جان ہے۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کتے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کے قتل (مارنے) کا حکم دیتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کسی امت (مخلوق) کو نہ مٹا دوں لہٰذا تم ہر کالے کتے کو قتل کرو کیونکہ وہ شیطان کی قسم ہے۔ (اس کو مسلم نے کتاب المساقات اور ترمذی نے جامع ترمذی کتاب الصید میں اور ابو داود نے کتاب الاضاحی میں نقل کیا ہے)

جنات کا شکلیں بدلنا

کالا کتا شیطان ہے:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سیاہ کتے کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ سرخ اور سفید کتوں کے مقابلہ میں سیاہ کتے نے کیا جرم کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، الکلب لسود شیطان' کہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

جنات کا مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا:

جنات مختلف صورتیں بدلتے رہتے ہیں اور انسان، جانور، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل، گھوڑے، خچر، گدھے اور پرندے وغیرہ کی شکلوں میں اپنے آپ کو بدلتے رہتے ہیں۔

جنوں کو قتل کرنے کا حکم:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ کے جنات مسلمان ہو چکے ہیں لہٰذا تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو انہیں تین مرتبہ تنبیہ کرو اگر وہ پھر بھی سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو۔

(مسلم کتاب السلام، ابوداود کتاب الادب، ترمذی، نسائی)

جنات کا اپنی صورتیں بدلنے کی حقیقت:

قاضی ابو یعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیاطین کو اپنی صورتیں بدلنے کا اختیار نہیں ہے ہاں یہ درست ہے کہ شیاطین اپنی شکلیں اس وقت بدل سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ انہیں کچھ کلمات اور خاص قسم کا فعل سکھا دے اور وہ ان کلمات کو ادا کریں اور وہ کام کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں

تبدیل کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ شیاطین اپنی شکل وصورت بدل سکتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ شیاطین اس کلمہ کے ادا کرنے پر قادر ہے تو جب بھی وہ کلمات کو ادا کرتا ہے اور وہ مخصوص کام کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہے اس لئے کہا جانے لگا کہ شیطان فطری طور پر اپنی شکل وصورت کو بدل سکتا ہے لیکن بذات خود اپنے آپ کو مختلف شکلوں میں تبدیل کرنا جنات وشیاطین کیلئے ناممکن اور محال ہے کیونکہ ان کا اپنی ذاتی صورت سے دوسری صورتوں میں خود کو تبدیل کرنا ان کی بنیاد کے خلاف ہے اور اجزاء کی تفریق ہے اور جب ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل ہوں گے تو ان کی حیات باطل ہو جائے گی۔ اور مجموعی طور پر وقوع فعل محال ہو جائے گا تو یہ (جن وشیاطین) بذات خود اپنے آپ کو دوسری شکلوں میں کیسے بدل سکتے ہیں۔

قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے مختلف شکلیں بدلنے کے متعلق بھی یہی صورت ہے اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں اکثر آتے تھے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان:

فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ (سورۃ مریم)

ترجمہ: ''ہم نے اپنا روحانی فرشتہ بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا''۔

اس پر محمول ہے جو ہم نے اوپر ذکر کیا؟ یعنی اللہ تعالیٰ ان سب کو ایسے کلمات وفعل پر قدرت عطا کرتا ہے کہ جس کے کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

غیلان، جنات کا جادوگر ہے اسے دیکھ کر اذان دو:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے غیلان (جن) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ شکل وصورت کو تبدیل کر سکے لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنوں میں بھی جادوگر ہوتے ہیں لہٰذا جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔ (اس روایت کو، مکائد الشیطان، میں ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جنات کا جادوگر ہے۔ (مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا)

ایک اور سند کے ساتھ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم غیلان کو دیکھیں تو اذان دے دیا کریں۔ (مکائد الشیطان)

شیطان پر حملہ (حکایت):

ابوبکر باغندی، حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ (شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب میں نماز شروع کرتا تو شیطان میرے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی شکل میں آ جاتا تو مجھے آپ رضی اللہ عنہ کا فرمان یاد آ گیا تو میں نے اپنے پاس ایک چھری رکھ لی جب وہ میرے سامنے آیا تو میں اس کے اوپر چڑھ گیا اور اسے چھری گھونپ دی چنانچہ وہ فوراً گر پڑا پھر اس کے بعد میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

حکایت:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کجاوے کے کپڑے پر

دیکھا جو دو بالشت لمبا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے اس نے کہا، ازب، (پشت قد) ہوں آپ نے فرمایا تو جنات سے ہے پھر اس کے سر پر ایک ڈنڈا مارا تو وہ بھاگ گیا۔

بعض جن کتے اور اونٹ میں سے ہوتے ہیں:

سوال:

قاضی ابویعلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی سوال کرے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ کالا کتا شیطان ہے اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ کالا کتا بھی کتے سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسی طرح اونٹ کے بارے میں آپ کا فرمان ہے کہ اونٹ جن ہے حالانکہ وہ اونٹ سے ہی پیدا ہوا ہے۔

جواب:

رسول اللہ ﷺ کا کتے اور اونٹ کے بارے میں فرمان جنات کے بارے میں تشبیہ کے طور پر ہے کیونکہ کالا کتا باقی قسم کے کتوں سے زیادہ شریر ہوتا ہے اور کم فائدہ مند ہوتا ہے اور اونٹ مشکلات جھیلنے اور بوجھ اٹھانے میں جنات کے مشابہ ہے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم، ابن انعم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کی تین قسمیں ہیں جن کو ثواب و عذاب بھی ملتا ہے:

(۱) ایک قسم کے وہ جن ہیں جو ادھر اُدھر جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

(۲) ایک قسم وہ ہے جو زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہیں۔

(۳) اور ایک قسم جنوں کی وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔

ایک اور نسخہ میں اس طرح ہے کہ پہلی قسم کے وہ جن ہیں جن کو ثواب بھی ملتا ہے

اور عذاب بھی ملتا ہے۔ دوسری قسم کے جن وہ ہیں جو زمین و آسمان کے درمیان اڑتے ہیں اور تیسری قسم کے جن سانپ اور کتے ہیں۔

مسخ شدہ جنات سانپ میں تبدیل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''جنات سانپ کی شکل میں مسخ شدہ ہیں جس طرح بنی اسرائیل قوم بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوئے تھے''۔

(طبرانی، ابوالشیخ کتاب العظمت)

ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس طرح انسان بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ (تبدیل) کر دیئے گئے تھے اسی طرح جنات سفید سانپ ہوتے ہیں۔

اذان سے علاج:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات کو زمین سمیٹ دی جاتی ہے پھر جب تمہیں غیلان بے راہ کر دے تو تم اذان دیا کرو۔ (ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مستدرک حاکم)

❁❁❁

جنات کی خوراک

قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور باہم نکاح بھی کرتے ہیں اور ظاہری حکم یہی ہے کہ تمام جنات اسی طرح ہی کرتے ہیں اور ایک جماعت کی یہی رائے ہے کہ علماء کرام کا اس بات میں اختلاف ہے۔

بعض علماء کہتے کہ جنات کا کھانا پینا صرف سونگھنا اور آرام کرنا ہے چبانا اور نگلنا نہیں اور یہ ایسی بات ہے جس کی دلیل نہیں ہے۔

اکثر علماء کرام یہ فرماتے ہیں کہ جنات کھانا کھاتے اور چباتے اور نگلتے ہیں۔

ایک علماء کی جماعت یہ کہتی ہے کہ جنات کی ایک قسم کھاتی اور پیتی ہے اور ایک قسم نہ کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے۔

کیا جنات کھاتے ہیں؟

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے جنات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ کھاتے، پیتے، مرتے اور آپس میں نکاح کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ان کی کئی قسمیں ہیں:۔ (۱) جو خالص جنات ہیں وہ ہوا میں ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ مرتے ہیں اور نہ بچے پیدا کرتے ہیں۔ (۲) ان میں کچھ قسمیں وہ ہیں جو کھاتے، پیتے، مرتے اور باہمی نکاح کرتے ہیں اور یہ وہ جنات ہیں جو اپنی شکل وصورت بدلتے رہتے ہیں اور بھوت، دیو، چڑیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

لوگوں کے کھانے میں شریک اور مسلمان جنات:

ابن ابی الدنیا کتاب، مکائد الشیطان، میں اور ابوالشیخ کتاب العظمت میں حضرت یزید بن جابر (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کی گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنات رہتے ہیں جب دوپہر کے کھانے کا دستر خوان لگایا جاتا ہے تو وہ جنات بھی اتر کر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اور جب شام کا کھانا رکھا جاتا ہے تو یہ اس وقت بھی اتر کر ان کے ساتھ کھاتے ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے شریر جنات سے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے۔

جنات کی خوراک کیا ہے؟

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ میں سے کوئی (لیلۃ الجن، یعنی جنوں سے ملاقات کی رات) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔ البتہ ایک رات ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرمہ سے گم پایا تو ہم نے سوچا شاید مشرکین نے آپ کو گرفتار کرلیا ہے اور چھپا دیا ہے اور معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہوں گے اور ہم نے یہ رات بڑی بے چینی اور مشکل میں گزاری جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے واپس تشریف لا رہے تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی گذشتہ رات کی پریشانی سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک جن نے آکر دعوت دی میں اس کے ساتھ چل پڑا اور میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہاں لے گئے اور آثار دکھائے اور ان کی آگ کے آثار دکھائے۔ جنات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے زادراہ مانگا کیونکہ وہ کسی جزیرہ میں رہنے والے جنات تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو

(یعنی حلال ذبیحہ کی ہڈی تمہاری غذا ہے) اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ جنات کا کھانا وہ ہڈیاں ہیں جن پر بسم اللہ شریف نہ پڑھی گئی ہو اور وہ تمہارے ہاتھ آ جائیں یا جس ہڈی میں گوشت لگا ہو اور ہر قسم کی لید و مینگنی تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہڈی اور لید سے استنجا نہ کیا کرو یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (مسند احمد، ابوالشیخ، مسلم، ترمذی)

فائدہ:

بعض علماء کرام نے مسلم اور ترمذی کی احادیث میں اس طرح مطابقت کی ہے کہ مسلم کی حدیث مسلمان جنات کے حق میں محمول کرنا بہتر ہے اور ترمذی کی حدیث کافر جنات کے بارے میں بیان کرنا بہتر ہے اور امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہی قول درست ہے اور اس قول کی دوسری احادیث تائید کرتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ میں اس سے استنجا کروں گا اور فرمایا میرے پاس ہڈی اور لید وغیرہ نہ لانا میں نے عرض کی لید اور ہڈی میں کیا تخصیص ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں جنات کی غذا ہیں میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا جو نیک تھے انہوں نے مجھ سے توشہ سفر طلب کیا میں نے ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جنات کسی ہڈی اور لید کے پاس سے جب بھی گزریں اس پر اپنی غذا موجود پائیں۔ (بخاری باب مناقب الانصار)

بارگاہ نبوی ﷺ میں ایک جن کی درخواست:

قاضی ابن العربی اپنی سند سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا کہ ایک سانپ آیا اور آپ ﷺ کے پہلو مبارک میں کھڑا ہو گیا پھر اس نے اپنا منہ رسول اللہ ﷺ کے کان مبارک کے قریب کر دیا تو وہ آپ کے کان میں سرگوشی کرنے لگا، نبی

کریم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا یہ جنات میں سے ایک شخص تھا اور وہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ اپنی امت کو حکم دیں کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق بنا رکھا ہے۔

جنات کی غذا، ہڈی، کوئلہ اور لید ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ اپنی امت کو ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجاء نہ کرنے کا حکم دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے استنجا کرنا منع کر دیا ہے۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

رسول اللہ ﷺ کی جنات کے وفد سے ملاقات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہجرت سے قبل ایک مرتبہ حضور ﷺ مکۃ المکرمہ کے قرب وجوار میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے میرے لئے ایک لکیر کھینچ دی اور فرمایا جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم کسی سے گفتگو نہ کرنا اور کوئی چیز دیکھ کر گھبرانا بھی نہیں۔ پھر آپ تھوڑا سا آگے چلے اور بیٹھ گئے تو آپ کے سامنے کالے آدمی جمع ہو گئے گویا کہ وہ زنجی لوگ (حبشی) ہیں اور وہ اس شکل کے تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ: تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر گروہ کے گروہ ہو جائیں۔

پھر جب وہ لوگ بارگاہ نبوی ﷺ سے جانے لگے تو میں نے سنا وہ عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ ﷺ ہمارا گھر بہت دور ہے۔ اب ہم جا رہے ہیں آپ

ہمیں توشہ سفر عطا فرمائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: لید تمہاری غذا ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اس پر تمہارے لئے گوشت ہوگا اور جس لید کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے لیے کھجور بن جائے گی جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نصیبین شہر کے جنات تھے۔ (دلائل النبوۃ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ)

سوال:

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ خادم، میں فرماتے ہیں کہ ہڈیوں سے جنات کی غذا کی کیفیت کے متعلق سوال پیش آیا کہ جب ہڈیوں کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکا جاتا ہے اور ان کی حالت نہیں بدلتی (تو وہ کس طرح اس سے غذا حاصل کرتے ہیں)

جواب:

اس کے جواب میں کہا گیا کہ جنات ہڈیوں کی بو سے غذا پاتے ہیں اور یہ وہ جواب ہے جو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''احیاء العلوم'' میں دیا ہے۔
علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب حدیث وسنت سے غفلت کی بنا پر ہے انہوں نے مسلم شریف کی سابقہ حدیث اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی کہ ہڈی وغیرہ جنوں کی غذا ہے۔

شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیا کرے کیونکہ شیطان بائیں (الٹے) ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ (مسلم کتاب الاشربہ، ابوداؤد، ترمذی)
حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں دلیل ہے کہ

شیطان کھاتے پیتے ہیں۔ علماء کرام کی ایک جماعت نے اس حدیث کو مجاز پر محمول کیا ہے یعنی شیطان بائیں ہاتھ سے کھانے کو پسند کرتا ہے اور اس بات کی طرف بلاتا ہے جیسا کہ سُرخی کے متعلق آیا ہے کہ یہ شیطان کی زینت ہے اور سر پر پگڑی باندھنا شیطان کی پگڑی ہے (یعنی سرخ لباس پہننا اور سرخ پگڑی باندھنا جس کا شملہ نہ چھوڑا گیا ہو شیطان کی زینت ہے اور شیطان اس طرف بلاتا ہے)۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے جب اس حدیث کے حقیقی معنی لینا مراد ہو تو مجازی معنی مراد لینا کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

بسم اللہ کی برکت سے شیطان کھانے میں شامل نہیں ہوتا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کھانا شروع نہ فرماتے ہم میں سے کوئی بھی کھانے پر ہاتھ نہ رکھتا۔ ایک مرتبہ ہم ایک کھانے پر حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آیا گویا اسے کھانے سے دور کیا جارہا تھا پس وہ کھانے پر ہاتھ رکھنے کے لئے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ پھر ایک لڑکی آئی گویا اسے بھی کھانے سے ہٹایا جارہا تھا پس وہ اپنا ہاتھ کھانے میں بڑھانے کے لئے آئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑلیا اور فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام نہ لیا جائے اسے شیطان اپنے لئے حلال کرلیتا ہے۔ یہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ اس کھانے کو حلال کرنے آیا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا پھر وہ اس لڑکی کے ساتھ آیا اور اس کے ذریعے اس کو کھانا چاہا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا۔ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ تو ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ (مسلم کتاب الاشربہ۔ ابوداود کتاب الا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا:

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی یہاں تک کہ اس کے کھانے میں سے لقمہ باقی رہ گیا جب اس نے وہ لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے "بسم اللہ اولہ واخرہ" پڑھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا اس کے ساتھ شیطان کھانا کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ کا نام لیا (یعنی بسم اللہ پڑھی) تو جو کچھ شیطان کے منہ میں تھا سب اس نے قے کر دیا۔

(ابو داود کتاب الاطعمہ)

کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھونے کا نقصان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمام انسانوں کے پاس ہر کام میں شریک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو بچاؤ جو شخص اس حال میں رات بسر کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں بو (یعنی چکنائی کی) ہو اور اسے کچھ نقصان پہنچ جائے تو وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے (یعنی کھانا کھانے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے)۔

(ترمذی، حاکم)

لقمہ گرنے پر صاف کر کے کھالو شیطان کے لئے نہ چھوڑو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے ہر کام میں شریک ہو جاتا ہے یہاں تک کے وہ تمہارے کھانے میں بھی شریک ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی سے کوئی لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو اسے صاف کر کے کھالو اور اس لقمہ کو شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔

(مسلم)

گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے اس گھر میں تمہارے لئے نہ رہنے کی جگہ ہے اور نہ ہی کھانے میں حصہ ہے۔ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھی تو شیطان کہتا ہے کہ اب تم کو رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بسم اللہ شریف نہ پڑھی تو کہتا ہے کھانا بھی تمہیں مل گیا۔

(مسلم، ابوداود)

جنات کا نکاح کرنا

قرآن سے نکاح اور اولاد کا ثبوت:

جنات کا آپس میں نکاح کرنا قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ثابت ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ۔

(سورۃ الکہف)

ترجمہ: بھلا کیا تم لوگ اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔

(کنزالایمان)

تو یہ آیت مقدسہ دلالت کرتی ہے کہ شیطان حصول اولاد کے لئے آپس میں نکاح کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمان خداوندی ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: ان سے پہلے انہیں کسی آدمی یا جن نے نہ چھوا۔

تو اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ شیطان جماع بھی کرتے ہیں۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ، کتاب العظمت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ ''افتتخذ ونہ وذریتہ''۔ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جنات کی اولاد بھی ویسے ہی پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح انسانوں کے ہاں پیدا ہوتی ہے اور جنات کثیر تعداد میں پیدا ہوتے ہیں۔

جنات کے ہاں کثیر اولاد زیادہ ہے:

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ان میں نو حصے جنات ہیں اور ایک حصہ انسان کا پیدا ہوتا ہے تو جنات کے ہاں نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ (ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابلیس نے بارگاہ خداوندی میں کہا اے میرے پروردگار تو نے آدم کو پیدا کیا میرے اور اس کے درمیان عداوت ڈال دی لہٰذا تو مجھے ان پر مسلط کر دے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انسانوں کے دل تیرے رہنے کی جگہ ہے۔ ابلیس نے کہا اے پروردگار اور زیادہ فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا اور تیرے ہاں دس بچے پیدا ہونگے۔ ابلیس نے پھر کہا اے میرے پروردگار اور اضافہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ان پر اپنے سواروں اور پیادہ پاؤں کو لے آ۔ ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔ (بیہقی شعب الایمان)

کیا ابلیس کی بیوی ہے؟

ابن المنذر، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے ابلیس کی بیوی کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ابلیس کی بیوی بھی ہے تو آپ نے جواب میں کہا میں اس کی شادی کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔

ابلیس نے انڈے دیئے ہیں:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابلیس نے پانچ انڈے دیئے ہیں اور اس کی تمام ذریت اس انڈوں سے پیدا ہوئی ہے اور فرمایا کہ مجھے خبر ہے کہ ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لئے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے بھی زیادہ تعداد میں اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

جن وانس کا آپس میں نکاح

علماء کے اقوال:

جن وانس کے نکاح کے متعلق کہ کیا انسان کا جن سے نکاح ممکن ہے اور اس کا امکان درست ہے اس سلسلہ میں درج ذیل علماء کرام کے اقوال نقل کئے جارہے ہیں۔

(۱) بعض علماء کرام فرماتے ہیں جن اور انسان کا اور انسان سے جن کا آپس میں نکاح ناممکن ہے۔

(۲) اکثر علماء کرام فرماتے ہیں کہ جن کا اور انسان کا آپس میں نکاح ممکن ہے اور یہ حق اور درست ہے۔

(۳) امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ انسان اور جنات کے درمیان نکاح اور حمل واقع ہوا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔ (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اے جن ان کے مالوں اور بچوں میں شریک ہوجا۔

(کنزالایمان)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور بسم اللہ شریف نہیں پڑھتا تو شیطان پیشاب نکلنے کے سوراخ پر لپٹ جاتا ہے اور مرد کے ساتھ شیطان بھی صحبت میں شریک ہوجاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: ان سے پہلے کسی آدمی اور جن نے انہیں نہیں چھوا۔
(حکیم ترمذی، ابن جریر)

انسان ہیجڑا کیوں پیدا ہوتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں۔ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے منع کیا ہے۔ جب آدمی حالت حیض میں بیوی کے پاس آتا ہے تو شیطان عورت کی طرف آدمی سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ (یعنی صحبت کر لیتا ہے) اس سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے اور اولاد ہیجڑا پیدا ہوتی ہے۔
(امام طرطوسی کتاب تحریم الفواحش)

اولاد کو شیطان سے بچانے کا عمل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ○

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع۔ اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور ہماری اولاد کو بھی اس کے شر سے محفوظ فرما۔

پس اگر اس وقت میاں بیوی کے مقدر میں اولاد ہے تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری بدالخلق، مسلم کتاب النکاح)

جن وانس کے اشتراک سے پیدا ہونے والے بچے کا نام:

امام ثعالبی رحمۃ اللہ علیہ "کتاب فقہ اللغہ" میں فرماتے ہیں کہ جو بچہ جن اور

انسان کے اشتراک سے پیدا ہوتا ہے اسے 'خنس' کہتے ہیں اور جو انسان اور جنی کے اشتراک سے پیدا ہوتا ہے اسے "عملوق" کہتے ہیں۔

کیا جن کی صحبت سے عورت پر غسل واجب ہے؟

ابو المعالی بن المنجا حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کتاب شرح ھدایہ میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کہتی ہے میرے پاس جن آتا ہے جس طرح خاوند اپنی بیوی کے پاس آتا ہے تو اس پر غسل فرض نہیں ہے۔ بعض علماء احناف بھی اسی کے قائل ہیں کیونکہ یہاں غسل کا سبب نہیں پایا جاتا اور وہ دخول اور انزال ہے۔

منصف کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ اس عورت پر غسل واجب ہونا چاہئے کیونکہ اگر دخول نہ ہوتا تو عورت کو علم نہ ہوتا کہ جن اس کے ساتھ مرد کی طرح صحبت کر رہا ہے۔

فائدہ از مترجم:

اس مسئلہ میں صحیح قول یہ ہے کہ اگر جن آدمی کی شکل میں آیا اور عورت سے جماع کیا تو ذکر (عضو تناسل) کا سرا داخل ہوتے ہی عورت پر غسل واجب ہو جائے گا اور اگر آدمی کی شکل میں نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہوگا۔ (فتاوٰی ھندیہ، بہار شریعت)

ملکہ بلقیس کے والدین سے کوئی جن تھا:

کہا گیا ہے کہ ملکہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ علامہ ابن کلبی کہتے ہیں بلقیس کے والد نے ایک جن عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ریحانہ بنت سکن تھا۔ ملکہ بلقیس اسی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی اور اس کا نام بلقمہ رکھا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملکہ بلقیس کے پاؤں کا اگلا حصہ جانوروں کے کھروں کی طرح تھا اور اس کی پنڈلیوں پر بال تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی کر لی تھی اور شیاطین کو حکم دیا کہ تم لوگ حمام اور بال صفا پاؤڈر بناؤ۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں ابو الشیخ، کتاب العظمت میں اور ابن مردویہ اور ابن عساکر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملکہ بلقیس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا۔

ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر روایت کرتے ہیں کہ ملکہ سبا (بلقیس) کی والدہ جن تھی۔

ابن ابی حاتم حضرت زہیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلقیس کی والدہ فارعہ جن تھی۔

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملکہ بلقیس کی والدہ، بلقیہ یا بلفنہ تھی۔

حکیم ترمذی اور ابن مردویہ حضرت عثمان بن حاضر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہیں آپ فرماتے ہیں کہ بلقیس کی والدہ جنات میں سے تھی اور اس کا نام بلقمہ بنت شیطان یا سیصان تھا۔

ابن عساکر، حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے ملکہ سبا (بلقیس) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا اور کہا جن بچے نہیں جنتے یعنی انسان عورت جن کا بچہ نہیں جنتی۔ (ابن عساکر کی یہ روایت بخاری اور مسلم کی حدیث کے خلاف ہے جو گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے)

مغربون کون؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

نے فرمایا تم میں مغربون ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ، مغربون، کون ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن میں جنات شریک ہوتے ہیں۔

(حکیم ترمذی، نوادرالاصول)

علامہ ابن اثیر، نہایہ، میں نقل کرتے ہیں کہ مغربون اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ ان میں دوسرا عرق بھی شامل ہوگیا ہے اس لیے مغربون، کہا جاتا ہے یہ دور کے نسب سے پیدا ہوئے۔ اس کا یہ مطلب بیان کیا گیا ہے کہ انسانوں میں جنوں کی شرکت یہ ہے کہ جنات انسانوں کو زنا کی ترغیب دیتے ہیں اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ ''اے جن ان کے مالوں اور بچوں میں شریک ہوجا۔

(کنزالایمان)

قوص، نامی شخص جن کا بیٹا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نہروان میں حروریہ کے قتال میں شامل تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ذوالید (تالید) کو تلاش کررہے تھے تو لوگوں نے اطلاع دی کہ وہ بھاگ گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کو تلاش کرو۔ اس کے بعد تلاش کرلیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو کون جانتا ہے۔ موجودہ لوگوں میں سے ایک نے کہا اسے ہم جانتے ہیں یہ قوص ہے اس کی ماں بھی یہاں ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کی طرف ایک شخص بھیجا اور اس سے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ تو اس کی ماں نے کہا میں نہیں جانتی۔ البتہ میں زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کی بکریاں مدینہ میں چرارہی تھی کہ مجھ سے کسی سایہ دار شکل کی چیز نے صحبت کی جس سے میں حاملہ ہوگئی اسی سے میں نے اس کو جنا ہے۔

(امام زہری کتاب نزہتہ المذاکرۃ)

جن وانس کے باہمی نکاح کی شرعی حیثیت

جن اور انسان کا باہمی نکاح شرعاً جائز ہے لیکن علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل علماء کرام موقف بیان کرتے ہیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت ابوعثمان سعید بن عباس رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الالھام والوسوسۃ" میں جن کے ساتھ نکاح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت مقاتل نے بیان کیا اور ان سے سعید ابو داود زبیدی نے بیان کیا کہ یمن کے لوگوں نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جنات کے بارے میں سوال لکھ بھیجا اور کہا کہ ہمارے ہاں ایک جن مرد نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دیا ہے اور کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہش مند ہوں۔ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس بارے میں دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کو پسند بھی نہیں کرتا کہ جب ایک عورت حاملہ ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ تیرا خاوند کون ہے تو وہ کہے میرا خاوند جن ہے تو اس بات سے اسلام میں فتنہ پیدا ہو جائے۔

حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت حجاج بن ارطاۃ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ جنات سے نکاح کو مکروہ فرماتے تھے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حرب کرمانی اپنی کتاب "مسائل حرب" میں حضرت امام احمد بن حنبل

،امام اسحاق ،محمد بن یحییٰ القطعی ،بشر بن عمر ،ابن لھیعہ ،یونس بن یزید (رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ امام زہری نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے نکاح کرنے کو منع کیا ہے۔

حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت عقبہ الرومانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے جن کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے اس کو مکروہ فرمایا۔ اور راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسی کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو آپ نے بھی فرمایا جنات سے نکاح مکروہ ہے۔

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب 'الھــــواتف' میں حضرت عقبہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت حسن بن ابی الحسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوسعید (حضرت حسن کی کنیت) جنات میں سے ایک شخص ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج رہا ہے۔ تو آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس سے نکاح نہ کرنا اور نہ ہی اس کی عزت واحترام کرنا۔ پھر وہ شخص حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا اے ابوخطاب قتادہ! جنات میں سے ایک جن ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیج رہا ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم اس سے نکاح نہ کرنا اور جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم لوگ کہنا ہم تم پر چڑھائی کریں گے اگر تو مسلمان ہے تو ہمارے پاس سے واپس چلا جا اور ہمیں اذیت نہ دے۔ پس جب رات ہوئی تو وہ جن آیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہا تم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے تم سے فرمایا کہ تم اس سے اپنی بیٹی کا نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت بھی نہ کرنا پھر تم حضرت قتادہ کے

پاس گئے اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم لوگ اپنی بیٹی کا نکاح اس جن سے نہ کرنا بلکہ اس کو یہ کہہ دینا کہ ہم تم پر چڑھائی کردیں گے اگر تو مسلمان ہے تم ہم سے واپس چلا جا اور ہمیں اذیت نہ دے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اس جن سے یہی بات کہی جس سے وہ جن وہاں واپس چلا گیا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دی۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت قتیبہ، حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حجاج جنات سے شادی کو مکروہ کہتے تھے۔

حضرت عقبہ الاصم اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

فضل بن اسحاق، حضرت قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ اور حضرت قتادہ سے جنات سے نکاح کے متعلق سوال کیا گیا تو ان دونوں حضرات نے اس کو مکروہ کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اس پر سختی کرو اور کہہ دو ہم تم پر سختی کردیں گے تم اپنی آواز ہمیں سناؤ یا تم اپنی قوم ہمیں دکھاؤ (یعنی ہم تمہیں آواز سنانے اور تمہیں ظاہر ہونے پر تنگ کردیں گے) چنانچہ ان نے اس سے یہی کہا تو وہ جن چلا گیا۔ (ابن ابی الدنیا الہوتف)

حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت حرب کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسحاق سے سوال کیا کہ ایک شخص دریا میں سفر کر رہا ہے اور کشتی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ جن عورت سے شادی کرلے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جن سے شادی کرنا مکروہ ہے۔

علماء احناف کے ارشادات:

آئمہ احناف میں سے حضرت شیخ جمال الدین بجستانی رحمۃ اللہ علیہ "منیتہ المفتی" میں فتاوٰی سراجیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اختلاف جنس کی وجہ سے انسان اور جن اور سمندری مخلوق کا باہم نکاح کرنا جائز نہیں۔

امام شرف الدین بارزی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قاضی القضاء علامہ شرف الدین بارزی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے جو مسائل پوچھے گئے تھے ان میں جمال الدین اسنوی نے بیان کیا کہ جب کوئی انسان کسی جن عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا ممنوع کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ روم)

ترجمہ:۔"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ ان سے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ"۔

اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا کہ اس نے بیویوں کو انسان کی جنس سے پیدا کیا ہے جن سے ان کو انس حاصل ہوتا ہے۔ پس اگر تم اس کو جائز قرار دو جیسا کہ "شرح الوجیز" میں ابن یونس کے حوالہ سے مذکور ہے تو اس میں بہت مشکلات پیدا ہو جائیں گی جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ایک مشکل یہ ہوگی کہ کیا جن کو گھر رہنے پر مجبور کیا جائیگا یا نہیں؟

(۲) کیا مرد کے لئے درست ہے کہ وہ جن عورت (بیوی) کو انسانوں کی شکل کے علاوہ دوسری شکل اختیار کرنے سے روک دے جبکہ اس کو شکل بدلنے کی قدرت ہو کیونکہ اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

(۳) کیا صحت نکاح کی شرائط میں جن عورت کے ولی سے اجازت کے

متعلق اور موانع نکاح سے بری ہونے کے متعلق جن عورت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۴) کیا جنوں کے قاضی سے نکاح کی قبولیت کا جواز ہے یا نہیں؟

(۵) کیا جب انسان جن عورت کو اس کی غیر مانوس صورت میں دیکھے اور وہ عورت دعوی کرے کہ میں وہی عورت ہوں جس سے تو نے نکاح کیا ہے تو کیا اس پر اعتماد کیا جائے گا اور کیا اس عورت سے صحبت کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(۶) اور ایک انسان شوہر کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائیگا کہ وہ اپنی جن بیوی کی خوارک مثلاً ہڈی، وغیرہ کا انتظام کرے جبکہ دوسری چیز سے اس کا رزق مہیا کرنا ممکن ہو؟

تو علامہ بارزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان باتوں کا جواب دیا کہ ان دو آیتوں کے مفہوم کی وجہ سے انسان کو جن عورت سے نکاح کرنا جائز ہی نہیں۔

فرمان خداوندی ہے۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ نحل)

ترجمہ:۔ ''اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے عورت بنائیں''

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ روم)

ترجمہ:۔ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے''

اور ''مُفَسِّرِیْنَ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بیویوں کو تمہاری جنس اور تمہاری نوع اور تمہاری خلقت سے پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ۔ (سورۃ توبہ)

ترجمہ:۔ ''بے شک وہ رسول تمہارے پاس تشریف لائے تم میں ہے''

اور اس لیے بھی جن عورتوں سے نکاح حلال ہے وہ چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، بہنیں ہیں پس اس اعتبار سے وہ عورتیں انسان کے نکاح میں آ سکتی ہیں جو انسان کی نہایت (غیر محرم) میں سے ہوں جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ۔

ترجمہ: اور تمہارے چچاؤں کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں۔

اور ان کے عہدہ کی عورتیں محرم ہیں اور وہ یہ ہیں اصول یعنی ماں، دادی، نانی، اوپر تک اور فروع یعنی بیٹی، پوتی، نواسی وغیرہ سب محرمات سے ہیں چنانچہ حرمت والی آیت، حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم۔ (سورۃ نساء)

ترجمہ:۔ ''اور تم پر حرام کی گئی تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں (آخر آیت تک)۔

تو یہ سب رشتے نسب میں شمار ہوتے ہیں جبکہ انسان اور جنات کے درمیان کوئی نسب نہیں ہے۔

کتاب، آکام المرجان کے مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتویٰ جو پہلے بیان ہوا ہے وہ انسانی عورت سے نکاح کرنے کے جواز پر دلالت کر رہا ہے۔ اور اس کے برعکس یعنی جن کا انسانی عورت سے نکاح کی نفی کر رہا ہے اس لئے مردوں اور عورتوں کے لئے جنات سے مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور اس کی وجہ سے اسلام میں فساد کی کثرت بھی نہیں ہوگی۔

حضرت زید العمی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

حضرت حرب کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور ان سے اہل مرو کے شیخ، محرق نے خبر دی فرماتے ہیں کہ حضرت زید العمی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ الھم ارزقنی جنیة اتزوجھا۔

ترجمہ: ''اے! اللہ مجھے ایک جن عورت عطا فرما میں اس سے شادی کروں''۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ اے ابوالحواری آپ جن عورت کو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ میرے ساتھ ہوگی کیونکہ میں نابینا ہوں ہر مشکل میں وہ میری مدد کرے گی۔

جنات میں بھی فرقہ پرستی ہے:

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے قبیلہ بجیلہ کے بزرگ نے بیان کیا کہ ایک جن ہماری ایک جوان لڑکی پر عاشق ہوگیا پھر اس نے ہمیں اس کے نکاح کا پیغام دیا اور کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ بغیر نکاح کے اس کے ساتھ (حرام) صحبت کروں۔ لہٰذا ہم نے اس لڑکی کا نکاح اس جن مرد سے کر دیا۔ پس وہ ہمارے سامنے ظاہر ہوتا اور ہم سے گفتگو کرتا۔ ایک مرتبہ ہم نے اس سے پوچھا تم کیا ہو؟ اس نے کہا ہم تمہاری طرح امتیں ہیں ہم بھی تمہاری طرح قبائل ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تم میں بھی فرقے ہیں۔ اس نے کہا ہاں ہم میں قدریہ، شیعہ اور مرجیہ جیسے گمراہ فرقے ہیں ہم نے پوچھا تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو اس نے کہا مرجیہ فرقہ سے ہوں۔

(ابوسعید عثمان بن سعید دارمی، اتباع السنن والاثار)

جنات میں زیادہ بُرا فرقہ شیعہ ہے:

ابو معاویہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہمارے ہاں ایک جن نے نکاح کیا تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا کھانا زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا چاول۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم اس کے پاس چاول لے آئے، ہم نے دیکھا لقمے اٹھ رہے ہیں لیکن اٹھانے والا نظر نہیں آ رہا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کیا وہ فرقے تم میں بھی ہیں جو ہم میں ہیں؟ اس نے کہا، ہاں! میں نے پوچھا تم میں رافضی (شیعہ) فرقہ کیسا ہے؟ اس نے کہا شیعہ فرقہ ہم میں سب سے زیادہ بدترین فرقہ ہے۔

(احمد بن سلمان نجار، کتاب الامالی)

حکایت:

امام ابوبکر خرائطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن منصور رمادی نے بیان کیا کہ میں مقام کوثی میں ایک جنات کے نکاح میں شریک ہوا۔ ایک انسان مرد نے جن عورت سے نکاح کیا تو جنات سے پوچھا گیا تمہیں کون سا کھانا زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا چاول۔

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگ جنات کے پاس چاولوں کے تھال لاتے رہے اور چاول ختم ہوتے رہے لیکن اٹھانے والوں کے ہاتھ نظر نہیں آتے تھے۔

آنکھ بہہ پڑی (حکایات):

حضرت یوسف سروجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس آئی اور اس نے کہا ہم نے تمہارے گھروں کے قریب پڑاؤ کیا ہے لہٰذا آپ مجھ سے شادی کر لیں۔ چنانچہ اس شخص نے اس سے شادی کر لی۔ جب رات ہوتی تو یہ عورت کی شکل میں آ جاتی۔ ایک مرتبہ اس کے پاس آئی اور

کہا اب ہمارے جانے کا وقت آ گیا ہے لہٰذا آپ مجھے طلاق دے دیں۔ ایک مرتبہ یہی شخص مدینہ منورہ کے کسی راستہ سے جا رہا تھا کہ اچانک اس نے اس عورت کو دانے چنتے ہوئے دیکھا جو دانہ لے جانے والوں سے گرے تھے۔ اس شخص نے کہا کیا تو دانے چن رہی ہے؟ اس نے شخص کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ شخص نے کہا اس آنکھ سے تو اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو اس شخص کی آنکھ بہہ گئی۔ (ابن ابی الدنیا)

ایک خوبصورت جن عورت سے شادی (حکایت):

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب آکام المرجان) فرماتے ہیں کہ ہم سے قاضی القضاء جلال الدین احمد بن قاضی القضاء حسام الدین رازی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میرے والد (قاضی حسام الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے بیوی بچے مشرق سے لانے کیلئے مجھے سفر پر روانہ کیا جب میں نے 'بیرہ' کو پار کیا اور بارش نے ہمیں ایک غار میں پناہ لینے اور نیند کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں ایک جماعت کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے کوئی چیز جگانے لگی۔ جب میں بیدار ہوا تو میرے سامنے درمیانہ قد کی ایک عورت کھڑی تھی جس کی ایک ہی آنکھ تھی جو لمبائی میں پھٹی ہوئی تھی میں دیکھ کر گھبرا گیا تو اس نے مجھے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ اپنی چاند جیسی بیٹی کا نکاح کرنے آئی ہوں تو میں نے گھبرا کر کہا اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ پھر میں نے دیکھا کچھ لوگ میری طرف آ رہے ہیں ان کی شکلیں بھی اس عورت کی طرح تھیں جو میرے پاس آئی تھی ان سب کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ ساتھ ایک نکاح کیلئے قاضی اور گواہ بھی تھے۔ پھر قاضی نے خطبہ پڑھا اور نکاح کر دیا جسے میں نے قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ سب چلے گئے اور وہ عورت میرے پاس

دوبارہ آئی اور اس کے ساتھ ایک حسین وجمیل لڑکی تھی اس کی آنکھ بھی اس کی ماں کی طرح تھی اس نے لڑکی کو میرے ساتھ چھوڑ دیا اور خود چلی گئی پس میرا خوف اور وحشت بڑھ گئی اور میں اپنے پاس والوں کو کنکریاں مارنے لگا تاکہ وہ بیدار ہو جائیں لیکن ان میں سے کوئی بیدار نہ ہوا تو میں بارگاہ خداوندی میں دعا اور عاجزی کرنے لگا۔ پھر کوچ کا وقت آ گیا اور ہم چل پڑے لیکن وہ لڑکی مجھے چھوڑ نہیں رہی تھی اسی حالت میں تین دن گزر گئے۔ جب چوتھا دن ہوا تو وہ عورت میرے پاس آئی جو پہلے آئی تھی اور کہنے لگی شاید تمہیں یہ لڑکی پسند نہیں ہے، شاید تم اس سے جدا ہونا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، اللہ کی قسم! اس نے کہا پھر تم اس کو طلاق دے دو، چنانچہ میں نے اس کو طلاق دے دی تو وہ چلی گئی اس کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ پھر اس جنیہ عورت کے متعلق قاضی شہاب بن فضل اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اس نے حق زوجیت بھی ادا کیا انہوں نے فرمایا نہیں۔

(آکام المرجان)

حکایت:

حافظ فتح الدین بن سید الناس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام تقی الدین بن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قاضی ابوبکر بن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ جن کے ساتھ انسان کے نکاح کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے جن لطیف روح ہے اور انسان کثیف جسم یہ دونوں جسم جمع نہیں ہو سکتے پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ایک جن عورت سے نکاح کر لیا جو ایک عرصہ تک ان کے پاس رہی۔ پھر اس جن عورت نے انہیں اونٹ کی ہڈی مار کر زخمی کر دیا اور بھاگ گئی پھر انہوں نے اپنے چہرے پر زخم دکھایا۔ (تذکرہ صلاح الدین صفدی)

علامہ ابن العماد رحمۃ اللہ علیہ اپنی "ارجوزہ" میں فرماتے ہیں:

وهل يجوز نكاحنا من جنة   مومنة قد ايقنت بالسنه

عندالامام البارزي يمتنع   وقوله الابدليل يندفع

ترجمہ: "کیا جن مسلمان عورت جس نے سنت پر ایمان ویقین کر لیا ہو اس سے ہمارا نکاح درست ہے۔ امام شرف الدین بارزی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ نکاح ممنوع ہے اور ان کا یہ فتویٰ بغیر دلیل کے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

شرح وجیز یونسی میں جنات سے انسانوں کا نکاح حلال وجائز ہے اور یہی دونوں آیتوں کے موافقت کے ساتھ درست ہے۔

متاخرین کی جن عورت سے نکاح کے متعلق تشریح:

بعض متاخرین نے جن وانس کا آپس میں نکاح کو ممنوع قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ آپس میں نکاح کرنے کیلئے جنس کا ایک ہونا شرط ہے اور ظاہر یہ ہے نکاح جائز ہے اس لئے کہ جنات ہمارے بھائی ہیں۔

مصنف اپنی کتاب "توضيف الحكام علی غوامص الاحکام" میں بیان فرماتے ہیں کہ جنات کا انسان سے نکاح کا جواز ظاہر ہے اس لئے کہ ان کو بھی ناس (لوگ) اور رجال (مرد) کہا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو ہمارا بھائی فرمایا ہے۔ اور جنات سے نکاح کے جائز ہونے پر جو بات دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ملکہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے نکاح کیا اور ان کی والدہ جنات سے تھیں۔ پس اگر جنات سے نکاح جائز نہ ہوتا تو ملکہ بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا نکاح کیسے جائز ہوتا کیونکہ جن کے والدین میں سے کوئی ایسا جنات ہو جس سے نکاح نہ ہو تو اس سے بھی نکاح حرام ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے کہ اگر جن آئے اور

گفتگو بھی کرے اور اس کا جسم ہمیں نظر نہ آئے اور نہ ہم اسے جانیں نہ پہچانیں تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں اور اگر اس کا جسم نظر آئے اور ہم اس کا مشاہدہ بھی کریں اور اس کے مومن ہونے کا ہمیں علم ویقین ہو تو اس سے نکاح تردد (شک وشبہ) کے ساتھ جائز ہے۔

عماد بن یونس سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جنات سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ میاں بیوی کا جنس میں اتفاق اتحاد (یعنی ایک جنس) کا ہونا نکاح کی صحت کیلئے شرط ہے اور اس شرط میں شبہ ہے اور اس پر کوئی بھی دلیل نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات سے نکاح کو منع فرمایا ہے اور ممانعت کی حدیث کا اولاد زنا پر محمول کرنا ممکن ہے۔ اس کی وضاحت دوسری حدیث پاک میں ہے اور وہ حدیث یہ ہے:

لاتقوم الساعة حتی یکثر فیکم اولاد الجن۔

ترجمہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں جنات کی اولاد کی کثرت نہ ہوگی''۔

''فوائد الاخیار'' کے مصنف فرماتے ہیں اس سے مراد اولاد زنا ہے کیونکہ زنا بھی خفیہ کیا جاتا ہے اور جنات کی اصلیت بھی پوشیدہ رہتا ہے لہٰذا اس حدیث پاک کو زنا سے پیدا ہونے والی لڑکیوں سے نکاح کی ممانعت پر محمول کیا جائے گا یہ تمام گفتگو حضرت ابن العماد رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

جنات کے رہنے کے مقامات

جنات کے رہنے کے مقامات اکثر و بیشتر ناپاک جگہیں ہیں جیسے کھجور کے جھنڈ، گندگی کے ڈھیر، بیت الخلاء، غسل خانہ اور اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے ان مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ مقامات شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے۔

بیت الخلاء جنات کے گھر ہیں:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ بیت الخلاء جنات اور شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے پس جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کو جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطان سے''۔

جب بیت الخلاء میں جانے والا شخص (مندرجہ بالا) دعا پڑھ لیتا ہے تو جنات کی نظروں سے چھپ جاتا ہے چنانچہ جنات اس کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ پاتے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیت الخلاء جنات اور شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے پس جب تم میں سے کوئی اس میں داخل ہو تو، بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔ (ابن سنی عمل الیوم واللیل)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب

تم میں سے کوئی قضاءِ حاجت کیلئے جائے تو بسم اللہ پڑھ لیا کرے۔
(مسند احمد، ترمذی کتاب الجمعہ، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ)

دخول بیت الخلاء کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو (مندرجہ ذیل) دعا پڑھا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطان سے''۔
(بخاری کتاب الوضو، مسلم کتاب الحیض)

فائدہ: اور حضرت سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ بھی اضافہ کیے ہیں۔

سوراخ میں پیشاب نہ کرو:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سوراخ میں پیشاب نہ کرو اس لئے اگر کوئی چیز سامنے آ گئی (یعنی سوراخ سے کوئی موذی جانور وغیرہ کاٹ لے) تو اس کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔ (ابوبکر بن داؤد کتاب الوسوسہ)

مسلمان اور مشرک جنات کے رہنے کی جگہ:

حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آپ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور میں آپ کے پانی کا برتن لے گیا تو پس میں نے کچھ لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی اور اس طرح کی آواز پہلے میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ جب آپ واپس تشریف لائے میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے پاس لوگوں کے لڑنے جھگڑنے کی آواز سنی ہے اور اس سے پہلے ایسی آواز

نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کو رہنے کی جگہ دوں تو میں نے مسلمان جنات کو ٹیلہ وچٹان (یعنی بلند جگہ) دی اور مشرک جنات کو پست زمین دے دی۔ (عبداللہ بن کثیر راوی) نے پوچھا کہ، جلس، اور غور، کیا چیز ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلس، کے معنی بستیاں اور پہاڑ ہیں اور غور، کے معنی کھائیاں، غاریں اور سمندری جزیرے ہیں۔

(ابوالشیخ کتاب العظمت، ابونعیم دلائل النبوۃ، طبرانی)

جنات اور جادوگری کہاں؟

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کیا اے امیر المومنین آپ اس سفر میں نہ جائیں کیونکہ وہاں نو فیصد جادو ہے اور نو فیصد جنات رہتے ہیں اور سخت قسم کی بیماریاں ہیں۔

(موطا امام مالک باب الاستیزاق)

گوشت کی چکنائی والا کپڑا دھو دو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم اپنے گھروں سے گوشت کی چکنائی والا کپڑا نکال دو (یعنی اس کو دھو دیا کرو) کیونکہ یہ شریر جنات کی جگہ اور قیام گاہ ہے۔

(دیلمی حدیث نمبر ۳۴۳)

جنات سے شرمگاہوں کی پردہ کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنات اور انسانوں کا شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب مسلمان شخص

اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ (مندرجہ ذیل) دعا پڑھ لیا کرے:۔

بسم اللہ الذی لاالہ الا ھو۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

(ابن سنی عمل الیوم واللیل)

سوراخ (بل) جنات کے رہنے کی جگہ:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ (بل) میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سوراخ (بل) میں پیشاب کرنے کی ممانعت کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنات کے رہنے کی جگہ ہے۔ (ابوداؤد کتاب الطہارۃ)

پانی میں بھی جنات رہتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو لپٹے ہوئے دیکھا اور ان پر دو چادریں تھیں۔ ان چادروں کو اس طرح سے لپٹنے کو اہمیت دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! کیا تم نہیں جانتے کہ پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے۔

(الکنی للدولابی)

حضرت ابوجعفر امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم صبح کے وقت آئے اور انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے (یعنی پانی میں بھی جنات اور شیاطین رہتے ہیں)۔ (مصنف عبدالرزاق)

رات کے وقت پانی پر جنات کا قبضہ:

امام ابوتیمی رحمۃ اللہ علیہ شرح الرافعی، میں فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے رات کے

وقت پانی جنات کیلئے ہوتا ہے اس لئے مناسب نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے اور نہ اس میں غسل کیا جائے اس لئے کہ ان سے کوئی مصیبت یا تکلیف نہ پہنچے۔

جوہڑ کے پانی جنات کا مسکن:

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ ،کامل، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو ''قرع'' میں غوطہ لگانے یا رفع حاجت سے منع کیا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''قرع'' کیا چیز ہے۔ فرمایا: تم میں کوئی بھی شخص گھاس وجھاڑی والی جگہ جائے اور وہاں کے پانی کو پھلانگتا رہے کیونکہ یہ تمہارے جنات بھائیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

حضرت شیخ ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ ،سنن ابوداؤد کی شرح میں بیان کرتے ہیں کہ ''قرع'' قاف اور 'ر' کے فتحہ (زبر) اور بغیر نقطہ والی عین کے ساتھ کھیت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں جیسے سر میں خالی جگہ ہوتی ہے۔

بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے:

امام ابن رفعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت (فقہائے شافعیہ) فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو جنات کے خوف کی وجہ سے اپنی آستین ہی سے سر کو چھپالے۔

(ابن الرفعہ، کتاب الکنایہ)

جنات شریعت کے مکلّف ہیں

جنات کے مکلف ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل علماء کے اقوال منقول ہیں۔ علامہ حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جنات بھی شریعت کے مکلّف اور مخاطب بھی ہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''اے جن ان کے گروہ''۔

فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''اے جن وانس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ پس معلوم ہوا کہ جنات بھی شریعت کے مکلّف ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر، میں فرماتے ہیں کہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام جنات مکلّف ہیں۔

قاضی عبدالجبار (معتزلی) نے کہا کہ ہم جنات کے مکلف ہونے کے متعلق اہل علم ونظر کے درمیان اختلاف نہیں ہے۔

میں، (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ علامہ عزالدین بن جماعہ رحمۃ اللہ علیہ 'شرح بدء الامالی' میں فرماتے ہیں کہ مکلفین کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ مخلوق جو شروع میں پیدائش سے ہی مکلف ہیں اور وہ فرشتے اور

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ہیں۔

(۲) وہ مخلوق جو شروع میں پیدائش ہی کے دن سے مکلف نہیں (بلکہ بعد بلوغ) مکلف ہوئی اور وہ اولاد آدم ہے (یعنی انسان)

(۳) وہ مخلوق جس میں اختلاف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی ابتداء ہی سے مکلف ہیں اور وہ جنات ہیں (گویا یہ تینوں قسمیں مکلفین کی ہیں)

(شرح بداء الامالی)

کیا جنات میں نبی اور رسول ہیں؟

علماء سلف وخلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنات میں سے کوئی رسول اور نبی نہیں ہوا۔ حضرت ابن عباس، حضرت مجاہد، حضرت کلبی اور حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ۔ (سورۃ الانعام)

ترجمہ:۔ ''اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے''۔ (کنزالایمان)

کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات میں کوئی رسول نہیں ہوا۔ رسول انسان میں ہی ہوا۔ اور جنات میں منذر تھا۔ یعنی ڈرانے والے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ:۔ ''پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے''۔ (کنزالایمان)

ابن المنذر، حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان، رسل منکم۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ یہاں رسول سے قاصدین مراد ہیں اور دلیل میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ۔

ترجمہ:۔ ''اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے''۔

کیا حضور علیہ السلام سے پہلے جنات میں کوئی نبی ہوئے ہیں؟

علامہ ابن جریر، حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا حضور علیہ الصلوۃ السلام کی تشریف آوری سے پہلے جنات میں کوئی نبی تھا؟

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اللہ رب العزت عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ ''اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے''۔

اس فرمان خداوندی سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنات میں رسول ہیں تو سائلوں نے کہا ہاں کیوں نہیں کہ ہم نے یہ اللہ کا فرمان سنا ہے۔

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں وہ حضرات جو حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی موافقت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتلا دیا ہے کہ جنات میں بھی رسول ہیں جن کو جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ حضرات کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان سے انسان کے رسل مراد لینا درست ہے تو جنات کے رسل مراد لینا بھی درست ہوگا۔ وہ کہتے ہیں اس معنی کے فاسد ہونے میں وہی دلیل ہے جو دلیل دونوں خبروں پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسل ہیں اس لئے کہ وہ خطاب میں مشہور ہیں نہ کہ غیر انسان۔

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانوں

میں کوئی نبی جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ بالا تفاق آخری نبی ہیں کیونکہ جنات انسانوں کی قوم سے نہیں ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف بھیجا گیا۔

فائدہ:

یہ ایک حدیث پاک کا حصہ ہے جو بخاری کتاب التیمم، ترمذی کتاب السیر اورنسائی کتاب الغسل میں مروی ہے۔(ازمترجم)

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ بات تو ہم یقینی پور پر جانتے ہیں کہ ہرقوم کوڈرایا گیا ہے اورانہیں میں سے ان کے پاس انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم یاتکم رسل منکم۔

ترجمہ:۔''کیاتمہارے پاس تم سے رسول نہیں آئے تھے۔(سورۃ انعام)

علامہ قاضی بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ کتاب''آکام المرجان'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول (مذھب) کی تائید اس فرمان سے ہوتی ہے۔

کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ'' ترجمہ:۔''اور آسمانوں کے مثل زمین بھی سات ہیں''۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمینیں بھی سات ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ایک آدم ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ایک نوح ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک ابراہیم ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ایک عیسیٰ ہے۔

(ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت:

اکثر علماء کرام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تاویل یہ فرمائی ہے کہ جنات میں سے کچھ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول نہیں تھے لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں کا کلام سنا جو انسانوں میں مبعوث ہوئے پھر وہ لوگ اپنی قوم جنات کی طرف لوٹ آئے اور ان کو ڈرایا۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوٰی میں فرمایا اور امام کلبی نے بھی فرمایا اور علامہ زمخشری نے بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وتشریف آوری سے قبل صرف انسانوں کی طرف انبیاء کرام بھیجے جاتے تھے اور سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔

علامہ زمخشری نے کہا کہ اس بات میں امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت نہیں ہے کہ جنات میں بھی رسول ہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ انسانوں کے رسول انسانوں کو خصوصی طور پر خطاب کرتے تھے جنات کو خطاب نہیں کرتے تھے جس طرح کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خطاب فرمایا جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے۔ یہ جنات انبیاء کرام علیہم السلام سے یا بعض مسلمانوں سے انبیاء کرام کی دعوت کو سنتے تھے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ زمخشری نے اس کو بیان کیا ہے کہ امام واحدی نے علامہ کلبی سے تمام قائلین کے بارے میں نقل کیا ہے کہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام انسانوں ہی میں سے تھے۔

علامہ زمخشری نے اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ "اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ" کی تفسیر میں کہا ہے۔

کہ علماء کرام کی ایک جماعت کہتی ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام انسانوں میں ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے جنات کی ایک قوم بھیج دی تاکہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کو سن لیں اور اپنی قوم جنات کو وہ کلام سنادیں۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ پہلی امتوں میں جنات بھی مکلف تھے جس طرح اس دین محمدی میں مکلف ہیں اور مکلف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو سنیں اور آپ کی تصدیق کریں لیکن اس صادق کا جنات یا انسان ہونے میں کوئی قطعی دلیل نہیں ہے اور قرآن مجید کا ظاہر حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے موافق ہونے کے باوجود اکثر علماء اس کے مخالف ہیں اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی اس پر کوئی فائدہ مرتب ہوگا۔ اس کے علاوہ کہ ہمیں یقین ہے کہ انسانوں کے رسل کے بعثت کو جنات نے سن لیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى۔ (سورۃ احقاف)

ترجمہ:۔ ''ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی''۔

اس آیت مبارکہ کا ظاہر یہی ہے کہ جنات شریعت موسیٰ پر ایمان رکھتے تھے اور وہ شیاطین جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے مسخر فرمایا تھا وہ احکام شرع میں آپ کی پیروی کرتے تھے حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء کرام میں سے ایک پیغمبر تھے۔ لیکن کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کی کوئی مستقل شریعت تھی یا وہ بھی شریعت موسوی پر تھے۔

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس مسئلہ میں خاموشی اختیار کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو رسولوں کے ساتھ شمار کیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا اوحینا الیك كما اوحینا الی نوح والنبین من بعد واوحینا الی ابراھیم واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسی وایوب ویونس وھارون وسلیمان واتینا داود زبورا۔ (سورۃ نساء)

ترجمہ:۔ ''بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم و اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی''۔ (کنزالایمان)

یہ تمام کلام علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

کیا تمام جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے مسخر تھے؟

ابن ابی حاتم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے مسخر نہیں کیے گئے جیسا کہ آپ لوگ سنتے ہیں اور بطور دلیل یہ آیت مبارکہ پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ (سورۃ سبا)

ترجمہ: ''اور جنوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے ہیں''۔

(کنزالایمان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس کے نبی ہیں

مسلمانوں کی کسی ایک جماعت نے بھی اس بارے میں اختلاف نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم، نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو انسانوں اور جنات دونوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث اسی بات کی طرف وضاحت کرتی ہے: ''بعثت الی الاحمر والاسود'' یعنی میں سرخ اور کالے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

وشمہ بن موسیٰ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں انسانوں اور جنات کی طرف اور ہر سرخ اور کالے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ جن وانس کو خوشخبری اور ڈر سنانے والے ہیں:

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ جنات اور انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ انہیں باتوں میں سے ایک ہے جس سے رسول اللہ ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی گئی۔

امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ ''الارشاد'' میں فرماتے ہیں کہ بے شک ہم نے یقین سے جان لیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جن وانس کا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان سب کو

رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر اور جو کچھ آپ لے کر تشریف لائے (یعنی قرآن مجید) پر ایمان لانا لازم قرار دیا ہے اور حضور ﷺ کی اطاعت کو بھی واجب قرار دیا ہے اور جس چیز کو آپ نے حلال قرار دیا اسے حلال جانیں اور جس چیز کو آپ نے حرام قرار دیا اسے حرام سمجھیں اور جس چیز کو آپ نے پسند فرمایا اسے پسند کریں اور جسے آپ نے ناپسند فرمایا اسے مکروہ و ناپسند جانیں اور جن وانس میں سے جس پر رسول اللہ ﷺ کی رسالت دلیل قائم ہو چکی پھر ان پر ایمان نہ لایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہے جیسا کہ وہ کافر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا، یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، ائمہ مسلمین (یعنی حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت سیدنا امام مالک، سیدنا حضرت امام شافعی اور حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہم) اور مسلمانوں کی تمام جماعتوں اہل سنت و جماعت وغیرہم کا اتفاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجن میں جنوں کے بارے میں بیان کیا (اس سورۃ کا مکمل ترجمہ پڑھیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حکم دیا کہ اس کو انسانوں سے بیان کردیں تاکہ انسان، جنات کے احوال سے واقف ہو جائیں اور وہ بھی جان لیں کہ آپ جنات کی طرف بھی رسول مبعوث ہوئے ہیں۔

قرآن سننے والے جنات کی تعداد:

ابن مردویہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

مُّسْتَقِيْمٍ ○ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۃ احقاف)

ترجمہ: ''اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر قرآن سنتے کتنے جن پھیرے پھر جب وہاں حاضر ہوئے تو آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات سنو اور اس پر ایمان لاؤ تاکہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں''۔

کی تفسیر میں فرمایا جنوں کے نو(۹) افراد اہل نصیبین سے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف پیغام رساں مقرر فرمایا۔

(ابن جریر، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنوں کا ایک گروہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جس وقت کہ حضور ﷺ بطن نخلہ میں قرآن کی تلاوت فرمارہے تھے جب جنوں نے سنا تو آپس میں کہنے لگے خاموش ہوان جنوں کی تعداد نو(۹) تھی۔ ان میں کا ایک ذریعہ تھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ

مُّسْتَقِيْمٍ ○ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (سورۂ احقاف)

ترجمہ: ''اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر قرآن سنتے کتنے جن پھیرے پھر جب وہاں حاضر ہوئے تو آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے بولے اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات سنو اور اس پر ایمان لاؤ تا کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں''۔

(ابن ابی شیبہ، حاکم، ابن مردویہ، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

درخت کے پاس جنات نے قرآن سنا:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ الجن میں جنات کو قرآن سنانے کی اجازت کیسے ملی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اذنت بھم شجرۃ یعنی میں نے انہیں درخت کے پاس اجازت دی۔ (بخاری، مسلم)

قرآن سننے والے جنات یہودی تھے:

امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تفسیر میں آیا ہے کہ (قرآن سننے والے جنات یہودی تھے اسی وجہ سے انہوں نے، من بعد موسیٰ، کہا من بعد عیسیٰ نہیں کہا، یعنی جنات نے کہا کہ ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے بعد اتاری گئی۔

قرآن سننے کی تاریخ:

واقدی، حضرت امام ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنات ماہ ربیع الاول ۱۱ھ میں آئے تھے۔

(ابونعیم دلائل النبوۃ)

قرآن سننے والے جنات کے نام:

ابن ابی حاتم، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید آیت مبارکہ،

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ۔

ترجمہ: ''جبکہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے''۔

کی تفسیر میں فرمایا وہ سات جن تھے تین اہل حران سے تھے اور چار اہل نصیبین سے تھے اور ان کے نام یہ ہیں، حسی، مسی، شاحر، جاحر، الازد، انیان، الاھب۔

ابن ابی حاتم فرمان خداوندی: ''وَاِذْ صَرَفْنَا'' الایۃ، کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو جنات حاضر ہوئے وہ بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھے جو جزیرہ موصل سے آئے تھے۔

ایک صحابی جن کو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دفن کیا:

حضرت ابو معمر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مکۃ المکرمہ کی طرف جاتے ہوئے ایک چٹیل میدان سے گزر رہے تھے تو آپ نے میدان میں ایک مرا ہوا سانپ دیکھا۔ دیکھ کر فرمایا اس کو دفن کرنا مجھ پر لازم ہے اور جنات نے کہا ہم تمہارے لئے کافی ہیں (ہم آپ کو

اس سے منع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے) حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے سانپ کو اٹھایا اور گڑھا کھودا ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ پھر اچانک ایک عجیب آواز آئی لیکن آواز دینے والا نظر نہیں آ رہا تھا کہ اے سُرّق تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے سُرّق تم ایک چٹیل میدان میں مرو گے اور تمہیں میری امت کا ایک بہترین شخص دفن کرے گا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اس نے کہا میں ایک جن ہوں اور یہ سُرّق ہے اور جنات میں میرے اور اس کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے سُرّق تو چٹیل میدان میں فوت ہوگا اور تجھے میرا بہترین امتی دفن کرے گا۔ (بیہقی)

فائدہ:

اس واقعہ سے سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت اسلام کرنے والے جنات میں سے ایک جن نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا اظہار کیا۔ (از مترجم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک جن صحابی کو دفن کیا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ان کے پاس ایک بگولہ آیا اس کے بعد ایک اور بڑا بگولہ آیا اور جو بعد میں بکھر گیا پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مرا ہوا پڑا ہے تو ہم میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی چادر کے دو حصے کیے اور ایک

حصہ میں اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو دو عورتیں آ کر پوچھنے لگیں تم میں کس نے عمرو بن جابر کو دفن کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم تو عمرو بن جابر کو نہیں جانتے؟ تو انہوں نے کہا اگر تم نے طلب ثواب کی نیت سے دفن کیا تھا تو تمہیں ثواب مل گیا ہے۔ کچھ فاسق جنات نے مسلمان جنات کے ساتھ لڑائی کی تھی اور انہوں نے عمرو بن جابر کو قتل کر ڈالا اور یہ وہی سانپ تھا جسے تم نے دیکھا اور دفن کر دیا۔ اور یہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا پھر یہ اپنی قوم کی طرف واعظ بن کر اور ڈر سنانے والے بن کر واپس لوٹے تھے۔ (اس روایت کو ابن سلام نے ابو اسحاق سبعی کی سند سے ذکر کیا اور انہوں نے اپنے اساتذہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ ایک سفر میں تھے کہ دو سانپ آپس میں لڑ رہے تھے تو ایک نے دوسرے کو مار دیا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس مرے ہوئے سانپ کی خوشبو اور خوبصورتی نے متعجب کیا۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سانپ کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا پھر اچانک کچھ لوگ ”السلام علیکم، السلام علیکم“ کہہ رہے تھے لیکن وہ لوگ نظر نہ آئے۔ پھر ان لوگوں نے کہا تم نے عمرو کو دفن کر دیا ہے ہم مسلمان اور کافر جنوں نے آپس میں جنگ کی تو مسلمان جن قتل ہو گیا جس کو آپ نے دفن کیا ہے وہ جنات کی اس جماعت سے تھا جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے۔ (ابن ابی الدنیا الہواتف)

ایک شہید جن سے کستوری کی خوشبو:

حضرت معاذ بن عبداللہ، حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ سے عرض کی اے امیر المومنین میں آپ کو ایک عجیب و غریب بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایک جنگل بیابان میں تھے کہ ہمارے

سامنے دو بگولے آئے ایک اس طرف سے آیا دوسرا دوسری طرف سے آیا پھر ان دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی اور سخت مقابلہ ہوا پھر وہ الگ ہو گئے اور ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ طاقتور تھا پھر میں ان کے اکھاڑے کی جگہ گیا تو وہاں بہت سے سانپ پڑے تھے اتنے بڑے سانپ پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے اور ان میں سے ایک سانپ سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی اور وہیں ایک باریک زرد رنگ کا سانپ بھی مرا پڑا تھا۔ میں ان سانپوں کو الٹنے پلٹنے لگا تاکہ دیکھوں یہ خوشبو کس سانپ سے آ رہی ہے تو وہ خوشبو اسی زرد رنگ کے سانپ سے آ رہی تھی مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس کی نیکی کی وجہ سے ہے تو میں نے اس کو اپنے عمامہ میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔ پھر میں جانے لگا تو ایک آواز دینے والے نے مجھے کہا جو کہ مجھے نظر نہیں آ رہا تھا کہ اے اللہ کے بندے تم نے یہ کیا کیا ہے؟ میں نے اس کو وہ سب کچھ بتا دیا جو کچھ میں نے دیکھا تھا۔ اس نے کہا تم نے بالکل درست کیا ہے وہ سانپ جنات کے قبیلہ بنوشعیان و بنوقیش سے تھا۔ جنات کی آپس میں مڈبھیڑ اور لڑائی ہوئی انہیں مقتولین میں سے ایک جن وہ بھی تھا جس کو تم نے دیکھا اور وہ شہید ہوا ہے اور یہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف)

آخری جن صحابی کی موت کا واقعہ:

حضرت کثیر بن عبداللہ ابوہاشم ناجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سوال کیا کہ کیا آپ کو ان جنات صحابہ کا علم ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی تو آپ مسکرائے اور فرمایا میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس کو میں نے خود سنا اور دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے اور ایک پانی کی جگہ اترے اور خیمے لگائے پھر میں اپنے خیمہ میں دوپہر کو آرام کرنے کیلئے چلا گیا

تو میں نے دیکھا کہ ایک سانپ خیمہ میں داخل ہوا اور لوٹ پوٹ ہو رہا ہے میں نے اپنا برتن لیا اور اس پر پانی چھڑکنے لگ گیا تو اس کو سکون آ گیا جب ہم نے نماز عصر ادا کی تو وہ مر گیا۔ میں نے اپنے تھیلے سے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور اس کو لپیٹ دیا اور گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا اور باقی دن، رات ہم چلتے رہے صبح ہوئی تو ہم ایک پانی کی جگہ اترے خیمے لگائے اور آرام کیلئے اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے۔ تو میں نے دو مرتبہ "السلام علیکم" کی آواز سنی۔ یہ لوگ ایک، دس، سو اور ہزار نہیں تھے بلکہ اس سے زیادہ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ کہنے لگے ہم جنات ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں برکت دے تم نے ہمارا ایک ایسا کام کیا ہے جس کا ہم بدلہ نہیں دے سکتے۔ میں نے پوچھا کہ میں نے کون سا کام ہے؟ کہنے لگے جو سانپ تمہارے پاس فوت ہوا تھا وہ ان آخری جنات میں سے تھا جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔
(ابن ابی الدنیا نیا الہواتف، ابونعیم دلائل النبوۃ)

حکایت:

ابن مردویہ، حضرت ثابت بن قطبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک سفر میں تھے کہ ہمارا گزر ایک مرے ہوئے سانپ کے قریب سے ہوا جو اپنے خون میں لت پت تھا ہم نے اسے دفن کر دیا۔ جب ہم نے قیام کیا تو چند عورتیں یا مرد آئے تو ان لوگوں نے کہا تم میں عمرو کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے پوچھا عمرو کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا عمرو، یہی سانپ ہے جس کو تم نے گزشتہ رات دفن کر دیا تھا۔ سنو وہ ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔ ہم نے پوچھا اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا وہ لوگ جنات میں سے سانپ ہیں مسلمان اور مشرک جنات نے آپس میں لڑائی کی اور وہ شہید ہو گیا پھر جنات

نے کہا اگر آپ لوگ چاہیں تو ہم اس کا بدلہ دیں۔ ہم نے کہا بدلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (یہ روایت گزشتہ صفحات میں بتغیر الفاظ گزر چکی ہے)۔

(حکیم ترمذی نوادر الاصول، ابونعیم)

حکایت:

ابن مردویہ، حضرت صفوان بن المعطل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہم حج بیت اللہ کے ارادہ سے سفر پر نکلے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مر گیا۔ پھر ایک شخص نے تھیلے سے کپڑا نکال کر کفن دے کر گڑھے میں دفن کر دیا۔ پھر ہم مکۃ المکرّمہ کی طرف چل پڑے جب ہم مسجد الحرام میں آئے تو ایک شخص ہماری طرف متوجہ ہوا اور کہا تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے۔ ہم نے کہا ہم عمرو بن جابر کو جانتے ہی نہیں۔ اس نے کہا وہ ایک جن تھا جس کو تم نے دفن کیا ہے اللہ تعالیٰ تجھے اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور وہ ان نو (۹) جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا تھا۔

(عبداللہ بن احمد زوائد المسند، بارودی معرفۃ الصحابہ، حاکم، طبرانی)

حکایت:

ابوالاشہب عطاردی نے بیان کیا کہ میں حضرت ابورجا عطاردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے ہم نے آپ سے سوال کیا کہ کیا جنات میں سے کوئی جن باقی ہے جو قرآن مجید سنا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابورجاء عطاردی کے پاس جاؤ وہ مجھ سے پہلے کے ہیں اور قوی امید ہے کہ وہ اس بارے میں علم رکھتے ہوں گے اس لئے ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم ایک مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت کیلئے جا رہے تھے اور میرے ساتھ

بہت سے حضرات بھی تھے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک سفید جن لوٹ پوٹ رہا تھا میں نے اسے پانی پلایا پیاس بجھانے کے بعد وہ مر گیا میں نے اپنی سفید چادر کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر غسل دے کر کفن کے بعد ایک گڑھے میں دفن کر دیا پھر ہم چل پڑے دوسرے دن تک چلتے رہے یہاں تک کہ ہم مقام قائلہ پر پہنچ گئے قیام کے بعد دیکھا کہ کثرت سے آوازیں آرہی ہیں تو میں گھبرا گیا تو مجھے کسی نے آواز دی کہ گھبراؤ نہیں ہم جنات میں سے ہیں ہم تمہارے اس احسان کا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں جو تم نے گزشتہ رات ہمارے دوست کے ساتھ کیا وہ ان جنات میں سے آخری جن تھا جو قرآن مجید سنتا تھا اور اس کا نام عمرو تھا۔

فائدہ از مصنف رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اصابہ، میں بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ، گزشتہ واقعہ اور وہ واقعہ جسے صفوان بن المعطل نے بیان کیا ہے۔ اور وہ واقعہ جس کو حضرت ابورجاء عطاردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور ثابت بن قطبہ کے واقعہ میں (مرنے والے کا) نام نہیں بیان کیا گیا۔ ممکن ہے کہ ایک واقعہ دوسرے کی تفسیر ہو اور اس میں اشکال ہے اس لیے کہ ان کے ظاہر میں تضاد ہے جبکہ دونوں واقعہ کو جدا سمجھا جائے یہ ممکن ہے کہ پہلا واقعہ نو (۹) جنات کے ساتھ خاص ہو اور دوسرا واقعہ اس جن کا ہو جس نے قرآن مجید سنا ہو بشرطیکہ سننا دو گروہ سے ہو۔ مثال کے طور پر سُرّق کے واقعہ میں بیان کیا گیا وہ ان جنات میں سے آخری ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو دوسرا جن بیعت کرنے کے ساتھ مقید ہوگا یعنی دوسرے جن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہو۔

چار سو سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا جن:

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت حج بیت اللہ کی سعادت کے ارادہ سے نکلی ایک راستے سے گزر ہوا تو

انہوں نے راستہ پر ایک سفید سانپ کو دیکھا اور اس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ساتھی سے کہا چلیں اور سانپ کو دیکھیں ہمارے دیکھتے دیکھتے وہ سانپ مر گیا تو میں نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستہ کے ایک طرف دفن کر دیا پھر میں ساتھیوں میں واپس آ گیا۔ ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ مغرب کی جانب سے چار عورتیں ہمارے پاس آئیں ایک نے کہا تم میں سے کس نے عمرو کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا میں نے دفن کیا ہے؟ اس عورت نے کہا سنو! اللہ کی قسم تم نے ایک روزہ دار اور ایک نمازی کو دفن کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کا حکم دیتا تھا اور تمہارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ایمان رکھتا تھا اور اس نے تمہارے نبی ﷺ کے اوصاف وکمالات آسمان میں آپ کے مبعوث ہونے سے چار سو سال قبل سنے تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اس کے بعد ہم نے حج کیا۔ فراغت حج کے بعد ہم مدینہ منورہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ آپ کے گوش گزار کیا۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو بے شک حضور ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ میری بعثت سے چار سو سال قبل مجھ پر ایمان لایا۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

حاضر خدمت ہونے والے جنات کے نام:

امام اسمٰعیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''واذصرفنا الیک نفراً من الجن'' یعنی پھر جبکہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے۔ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ نو (۹) جنات تھے جن کے نام یہ ہیں: (۱) شلیط (۲) شاحر (۳) ماحر (۴) وحسا (۵) وسا (۶) غنیم (۷) الارقم (۸) الادرس (۹) حاصر۔ (الاصابہ، ابن حجر عسقلانی)

ایک جن کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعا:

حذیفہ عدوی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو کہ حافظ قرآن بھی تھے۔ سرکار عالم نور مجسم ﷺ کی زیارت کیلئے آرہے تھے جب مسماء پہنچے تو دو اونٹ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان اونٹوں نے سفید چمڑے سے مرا ہوا سانپ نکالا۔ حضرت ابو حاطب رضی اللہ عنہ نے اتر کر اپنے کمان کے دستہ کے ساتھ گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا۔ پھر جب رات ہوئی تو ایک آواز دینے والے نے کہا۔

یاایها الراکب المزجی مطیته	اربع علیك سلام الواحد الصمد
واریت عمر اوقدالقی کلا کله	دون العشیرة کالضرغامة الاسد
واشجع حاذر فی الجیش منزله	وفی الحیاء من الندراء فی الخد

ترجمہ: ”اے سوار اپنی سواری ہانکنے والے تم پر ایک اللہ بے نیاز کی چار مرتبہ سلامتی ہو۔ تم نے عمرو کو دفن کر دیا اس نے ایک جماعت کو بہادر شیر کے نقصان کی طرح چھوڑ دیا ہے نہ کہ خاندان کو۔ وہ بہت بہادر تھا اس کا مقام اپنے لشکر میں مستعد و تیار رہنا تھا اور حیاء میں باکرہ دوشیزہ کی طرح تھا“۔

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اس کی خبر آپ ﷺ کو دی۔ آپ نے فرمایا وہ عمرو بن جومانہ ہے جو وفد نصیبین سے تھا۔ محسن بن جوش نصرانی اس سے ملا تو اسے قتل کر دیا۔ سنو! میں نے نصیبین کو دیکھ لیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے میری خدمت میں لے آئے تو میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ وہ اس کی نہر کو میٹھی کر دے اور اس کے پھل عمدہ بنا دے اور اس پر رحمت کی بارش زیادہ کر دے۔

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ

نے ،اصابہ، میں اس عمرو کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی عمرو کے واقعہ سے خبردار کیا ہے۔
(ابن ابی الدنیا الھواتف)

بارگاہ نبوی ﷺ میں جنات کے وفود آتے تھے:

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ 'آکام المرجان' میں فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہے مکۃ المکرّمہ میں اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جنات کے وفد کئی مرتبہ حاضر ہوتے تھے۔

شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا بند ہو گیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر عکاظ (مکہ کے قریب ایک بازار کا نام) کی طرف تشریف لے گئے اور اس وقت شیاطین کو آسمانی خبر سے روک دیا گیا تھا اور شیطانوں پر شعلے ڈالے جاتے تھے جب شیاطین اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں انہوں نے کہا ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہو گئی ہے چنانچہ ان کی قوم نے مشرق سے مغرب تک چھان مارا تا کہ دیکھیں کہ ان کے اور آسمانی خبروں کے درمیان کونسی چیز حائل ہے۔ راوی کہتے ہیں (وہ تلاش کرتے) تہامہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ بازار عکاظ جاتے ہوئے مقام نخلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیاطین نے قرآن کریم سنا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم یہی ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے پھر جب وہاں سے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنی قوم سے کہا اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم

اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(بخاری کتاب الاذان، مسلم کتاب الصلوٰۃ)

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنات کا توشہ طلب کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم میں کون جنات کے معاملہ میں رات کو حاضر ہونا پسند کرے گا؟ جو پسند کرے وہ یہ کام کرے (یعنی میرے ساتھ چلے) تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے میرے سوا کوئی حاضر نہ ہوا چنانچہ ہم چلے جب ہم مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم مبارک سے میرے لئے ایک نشان کھینچ دیا پھر مجھے حکم دیا کہ تم اس نشان کے اندر بیٹھو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر قرآن پڑھا تو سخت تاریکی (سیاہ فام لوگوں) نے آپ کو چھپا لیا اور میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان یہ تاریکی حائل ہوگئی یہاں تک کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سن سکا پھر وہ لوگ چلے گئے مثل بادل کے ٹکڑوں کے صرف ان کا ایک گروہ رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت فارغ ہوئے اور چل پڑے اور میدان کی طرف نکل گئے پھر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گروہ نے توشہ طلب کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہڈی اور لید کا توشہ دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا (کہ کوئی ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرے)۔

(حاکم،ابونعیم دلائل النبوۃ)

جنات کے وفد نصیبین کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات:

حضرت عمرو بن غیلان ثقفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ وفد جن کی رات (لیلۃ الجن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا ان کے بارے میں بیان فرمایئے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب صفہ میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کھلانے کیلئے لے گیا اور میں رہ گیا مجھے کوئی نہیں لے گیا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی اس کو حضور ﷺ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا میرے ساتھ چلو چنانچہ میں اور حضور ﷺ چل پڑے حتیٰ کہ ہم بقیع غرقد پہنچے تو حضور ﷺ نے اپنی چھڑی مبارک سے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس کے اندر بیٹھ جاؤ اور میرے آنے تک یہاں سے نکلنا نہیں پھر حضور ﷺ تشریف لے گئے اور کھجور کے درختوں کے درمیان سے آپ کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ایک سیاہ بادل چھا گیا اس نے میرے اور حضور ﷺ کے درمیان جدائی وفاصلہ کر دیا میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں اپنی چھڑی مبارک سے کھٹکٹا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے امن دینے کے بعد اگر تم اس حلقہ سے نکلتے تو ان جنوں میں سے کوئی جن تمہیں اچک لے جاتا کیا تم نے کوئی چیز دیکھی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مین نے عرض کیا میں نے چند سیاہ لوگوں کو دیکھا جو گرد آلود سفید کپڑوں میں تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ نصیبین کے جنوں کا وفد تھا انہوں نے مجھ سے سامان اور توشہ کا سوال کیا میں نے انہیں ہر قسم کی ہڈی اور لید ومینگنی کا ساز وسامان دیدیا میں (ابن مسعود) نے عرض کیا یہ انہیں کس کام آئیں گی؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو بھی ہڈی پائیں گے اس پر ویسے ہی گوشت پائیں گے جس دن اسے کھایا گیا تھا۔ اور جو لید، گوبر پائیں گے اس پر بھی اسی طرح وہ دانہ پائیں گے جس دن (چوپایوں کے) کھانے کے وقت

موجود تھا لہٰذا تم میں سے کوئی بھی ہڈی اور لید سے استنجا نہ کرے۔

(ابن جریر، ابونعیم)

حکایت:

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو آج رات جنات کے وفد کے ساتھ ملاقات کیلئے میرے ساتھ چلے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میرا ہاتھ پکڑا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے تمام پہاڑ ہماری نظروں سے غائب ہو گئے (یعنی مدینہ منورہ سے دور نکل گئے) جب ہم کشادہ میدان میں پہنچے تو چند لوگ تیر جیسے لمبے قد والے نظر آئے جن کے کپڑے پاؤں کے پاس سے غبار آلود تھے جب میں نے دیکھا تو مجھے شدید کپکپی طاری ہوگئی یہاں تک کہ میرے پاؤں تک نہیں رہے تھے پھر جب ہم ان کے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر اپنے قدم مبارک کے انگوٹھے سے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور مجھ سے فرمایا اس حلقہ کے اندر بیٹھ جاؤ جب میں اس کے اندر بیٹھ گیا تو میری تمام کپکپی وخوف ختم ہوگیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ان کے درمیان ہو گئے اور قرآن کریم تلاوت فرمانے لگے اور طلوع فجر (صبح صادق) تک وہ لوگ بیٹھے رہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ حق ہے پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوگیا ابھی ہم تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا متوجہ ہو اور دیکھو کیا تم ان میں سے کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے سیاہ فام لوگ دیکھ رہا ہوں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کی طرف جھکایا اور ہڈی و لید دیکھی تو اسے ان کی طرف

پھینک دیا اور فرمایا یہ نصیبین کا وفد ہے جنہوں نے مجھ سے توشہ کا سوال کیا تو میں نے ہر قسم کی ہڈی اور لید دیدی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہڈی اور لید سے کسی کو استنجا کرنا حلال نہیں ہے۔ (طبرانی)

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم چلے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ کی بلندی پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور فرمایا یہاں سے ہٹنا مت پھر آپ پہاڑوں پر چڑھ گئے میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر اتر رہے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہو گئے میں اسی حالت میں تھا کہ صبح روشن ہو گئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ جن و انس مجھ پر ایمان لائیں پس انسان تو مجھ پر ایمان لے آئے اور جنوں کے متعلق بھی تم نے دیکھ لیا ہے۔ (طبرانی، ابونعیم)

جنات کے قبیلہ بنو اخوہ اور بنو عم کی حاضری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنو اخوہ اور قبیلہ بنو عم کے پندرہ جنات رات کے وقت میرے پاس آئے تو میں ان پر قرآن پڑھنے لگا پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور مجھے اس کے اندر بٹھا دیا اور فرمایا یہاں سے نکلنا مت چنانچہ میں نے رات بسر کی حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب صبح ہوئی تو میں نے ساٹھ (۶۰) بیٹھے ہوئے اونٹ دیکھے۔

(ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

بارگاہ نبوی ﷺ میں جنات کے سردار کی حاضری:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لیلۃ الجن میں، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا یہاں تک ہم مقام حجون میں پہنچے تو میرے لئے حضور ﷺ نے ایک دائرہ کھینچا پھر آپ ﷺ جنات کی طرف تشریف لے گئے اور حضور ﷺ کے پاس جنات کی بھیڑ لگ گئی جنات کے سردار نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا جس کا نام وردان تھا میں آپ کی خدت میں جنوں سے کوچ کر کے آیا ہوں یا میں آپ کی جنات سے حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پناہ کی ضرورت نہیں۔ (بیہقی)

جنات نے کس مقام پر قرآن سنا؟

ابوالملیح ہزلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لکھ کر پوچھا کہ جنات کو رسول اللہ ﷺ نے کہاں قرآن مجید پڑھ کر سنایا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنات کو حجون کی گھاٹی میں قرآن پڑھ کر سنایا۔ (بیہقی)

جنات آپس میں کسی کی پیروی نہیں کرتے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک راستہ میں جنات کا ایک غول (گروہ) دیکھا اور فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں انہیں کے مثل جنات دیکھے ان میں بعض، بعض کی پیروی سے گریز کرتے ہیں یعنی کوئی کسی کی پیروی نہیں کرتا۔ (بیہقی)

جنات کا قرآن سن کر اللہ کی حمد کرنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۃ الرحمٰن تلاوت فرمائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے کہ تم لوگ خاموش ہو میں نے یہی سورۃ لیلۃ الجن میں جنات کے سامنے پڑھی تو انہوں نے تم سے اچھا جواب دیا چنانچہ جب میں اللہ تعالیٰ کے فرمان

"فبای آلاء ربکما تکذبان"۔ پر پہنچا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں اور تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں۔ (ترمذی، حاکم، بیہقی)

فائدہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب) کہتا ہوں علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح انسانوں کے سامنے سورۃ رحمٰن کی تلاوت فرمائی اسی طرح جنات کے سامنے بھی تلاوت فرمائی ہے تاکہ قرآن شریف ان تک بھی پہنچ جائے اور اس معاملے میں دونوں قسم کے مخاطب برابر ہو جائیں اور یہ واقعہ جنات کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر دلالت کرتا ہے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس دونوں کے نبی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ رحمٰن کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے کہ میں جنات سے ان کے پروردگار کے بارے میں تم سے اچھا جواب سنتا ہوں جب بھی میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد (فبای آلاء ربکما تکذبان) پر پہنچتا ہوں تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو ہم جھٹلائیں تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ (بزار، ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ)

جنات کا بارگاہ نبوی ﷺ میں سلام عرض کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلے اور میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ کھلے میدان میں پہنچے پھر حضور ﷺ نے میرے لئے ایک حلقہ کھینچا اور فرمایا میرے واپس آنے تک یہاں سے ہٹنا نہیں ۔حضور ﷺ سحر کے وقت ہی تشریف لائے اور فرمایا مجھے جنات کے پاس بھیجا گیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسی آواز تھی جو میں سن رہا تھا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ جنات کی آواز تھی جب وہ میرے پاس سے گئے تو انہوں نے مجھے سلام کیا۔ (ابونعیم، دلائل النبوۃ)

جنات کا قرآن سننا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں جگہ گئے تو حضور ﷺ نے میرے لئے ایک خط ودائرہ کھینچا اور مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس حلقہ سے باہر نہ نکلنا پھر حضور ﷺ نے جنات کی ہیئت بیان فرمائی گویا جنات بھنبھنا (ناک میں بول) رہے ہیں جنات کے جسم پر کپڑا نہ تھا میں نے دیکھا کہ وہ لمبے دبلے ان کے جسم پر بہت کم گوشت ہے پھر نبی کریم ﷺ انہیں قرآن پڑھ کر سنانے لگے اور جنات میرے پاس آنے لگے اور میرے گرد جمع ہو گئے جب صبح روشن ہوئی تو وہ لوگ چلے گئے۔ (ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قبیلہ بنو اخوہ اور قبیلہ بنوعم کے جنات کے پندرہ افراد رات کو میرے پاس حاضر ہوئے تو میں نے انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ (طبرانی اوسط)

ایک قتل کا فیصلہ کرنا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنات کی دعوت کی رات تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کیلئے نشان و حلقہ کھینچا پھر ان سے فرمایا اے ابن مسعود! تم اس حلقہ سے باہر نہ نکلنا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں قرآن سنانے لگے پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا اے ابن مسعود! کیا تم نے کچھ دیکھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے شدید بھنبھنانا سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات اپنے مقتول کے معاملے میں آپس میں مشورہ کر رہے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس قتال کے متعلق میرے پاس جمع ہوئے تھے جو ان کے درمیان ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے توشہ کا سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کی ہڈی جس کا گوشت کھالیا گیا ہو اور ہر قسم کی نرم و نازک لید تمہارا توشہ ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے ہمارے لئے اس کو پھینک دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے ہر ایک سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیا۔
(ابن جریر)

شیطان کے پڑپوتے ہامہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ (عجیب داستان):

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے ہاتھ میں عصا لیے ہوئے آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بوڑھے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ہامہ بن اہیم بن اقیس بن ابلیس ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو

باپوں کا فاصلہ ہے تجھ پر کتنا زمانہ طے کر چکا ہے اس نے کہا میری دنیا کی زندگی صرف تھوڑی سی ہی باقی ہے جس رات کو قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اس وقت میں چند سال کا بچہ تھا بات سمجھ لیتا تھا ٹیلوں کو پھلانگتا اور کھانا خراب کرنے اور قطع رحمی کا حکم دیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جدائی اور قطع رحمی کرنیوالے بوڑھے اور سستی وکاہلی کرنے والے جوان کا کام بہت بُرا ہے اس نے کہا آپ مجھے معاف فرما دیں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی مسجد میں ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ ہوتا تو میں ہمیشہ ان کو اپنی قوم کی دعوت پر سخت سست کہا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی رو پڑتے اور مجھے بھی رُلا دیتے۔

ایک مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اگر میں تمہاری بات مان لوں تو یقیناً شرمندگی اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں میں نے کہا اے نوح! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو قابیل بن حضرت آدم علیہ السلام کے سعادت مند شہید خون کرنے میں شریک تھے تو کیا آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری توبہ کی قبولیت پاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے ہامہ! بھلائی کا ارادہ کر لے اور حسرت وشرمندگی سے پہلے بھلائی کر کہ اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل فرمایا ہے میں نے اس میں پڑھا ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے لہٰذا تم اٹھو اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو (ہامہ کہتے ہیں) میں نے اسی وقت وہ کام کیا جس کا مجھے حضرت نوح علیہ السلام نے حکم دیا پھر حضرت نوح علیہ السلام نے مجھے پکارا کہ اپنا سر اٹھاؤ تیری توبہ آسمان سے نازل ہو چکی ہے۔

پھر میں ایک سال تک اللہ کیلئے سجدہ میں پڑا رہا۔

اور میں حضرت ھود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا جس وقت وہ اپنی

مومن قوم کے ساتھ مسجد میں تھے اور میں ان کو بھی ہمیشہ اپنی قوم کی دعوت دینے پر عتاب کرتا رہا یہاں تک وہ اپنی قوم پر رونے لگے اور مجھے بھی رُلایا اور میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ امانتداری کے عہدہ پر فائز تھا اور میں حضرت الیاس علیہ السلام سے بھی وادیوں میں ملاقات کرتا رہا ہوں اور اب بھی ان سے ملاقات کرتا رہتا ہوں اور میں نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے اور انہوں نے مجھے تورات شریف سکھائی اور فرمایا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم سے ملاقات کرو تو ان سے میرا اسلام کہنا۔

میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم سے سے ملاقات کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچا دیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اگر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان سے میرا سلام عرض کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور رونے لگے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رہتی دنیا تک سلامتی ہو اور اس امانت پہنچانے کی وجہ سے تم پر بھی سلامتی ہو۔

ہامہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے بھی میرے ساتھ وہی معاملہ فرمایا جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے میرے ساتھ فرمایا کہ انہوں نے مجھے تورات شریف سکھائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورۃ الواقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ النباء، سورۃ تکویر اور سورۃ فلق وناس اور سورۃ اخلاص سکھائیں اور ارشاد فرمایا اے ہامہ! تم اپنی ضرورت ہم سے بیان کرو اور ہم سے ملاقات کرنا ترک نہ کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو ہمیں ہامہ کی خبر نہیں اور یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہے یا انتقال کر گیا۔

(عقیلی کتاب الضعفاء، امام ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

فائدہ از مصنف:

یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہے جس کو عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزھد'' میں اور عقیلی ''ضعفاء'' میں اور شیرازی نے ''الالقاب'' میں اور ابونعیم ''دلائل النبوۃ'' میں اور ابن مردویہ نے تخریج میں روایت کیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہے جس کو فاکہی نے ''کتاب مکہ'' میں نقل کیا ہے اور اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں جس کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجہ کو پہنچ گئی ہے۔

ہامہ جنتی ہے:

ابوعلی بن اشعث ''سنن'' میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہامہ بن اہیم بن اقیس بن ابلیس جنت میں ہے۔

دونبیوں پر ایمان لانے والا سعادت مند جن:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قوم عاد کے علاقہ کے کسی جانب میں تھا کہ میں نے کندہ (کھدائی کئے ہوئے) پتھر کا ایک غار دیکھا جس کے درمیان میں ایک پتھر کا محل تھا جس میں جنات رہتے تھے جب میں اس میں داخل ہوا تو اس میں ایک بہت ہیکل جسم کا بوڑھا آدمی تھا جو کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے اوپر ایک اونی جبہ تھا جس میں تازگی تھی مجھے اس کے موٹاپے سے اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا اس کے جبہ کی تازگی سے تعجب ہوا میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہا اے سہل! جسم کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے کپڑوں کو پرانا کر دیتے ہیں یہ جبہ میرے جسم پر سات سو سال سے ہے اس جبہ میں، میں

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور ان پر ایمان لایا۔ حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ان حضرات میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ○ (سورۃ جن)

ترجمہ: ''تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا''۔ (صفۃ الصفوۃ ابن جوزی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو جنات کے پاس بھیجا:

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کے ایک صحابی رسول نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جنات کے پاس بھیجا اور اس سے فرمایا تین دن زور سے اونٹ ہانکو یہاں تک کہ جب تم سورج نہ دیکھو تو اونٹ کو چارہ دو اور خود بھی شکم سیر ہو جاؤ پھر تین دن زوردار طریقہ سے اونٹ ہانکو حتیٰ کہ تم ہلاک ہونے والی نوجوان عورتوں اور میلے کپڑے والوں اور چپٹی ناک والی عورتوں تک پہنچ جاؤ تو کہو اے بنواشقع کے دلیرو! مجھے تمہاری طرف معلومات کیلئے بھیجا گیا ہے اور تم ان کی بہادری سے خوف نہ کرنا۔ (ابن حبان فی التاریخ)

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتاویٰ:

سوال:

اگر تم پوچھو کیا آپ کہتے ہیں کہ جنات اصل ایمان یا ہر بات میں شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکلف ہیں۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف اسی طرح بھیجے گئے ہیں جس طرح انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور ان کی دعوت و شریعت عامہ ہے لہٰذا تمام وہ احکام جن کے اسباب جنوں میں پائے

جاتے ہیں وہ اب ان پر لازم ہوں گے اِلَّا (مگر) یہ کہ بعض احکام جن کی تخصیص پر دلیل قائم ہو جائے تو وہ ان سے معاف ہوں گے؟۔

جواب:

ہم کہتے ہیں کہ جنات پر نماز اور زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ وہ مالک نصاب ہوں اور زکوٰۃ کے وجوب کی دیگر شرطوں کے حامل ہوں اور حج بیت اللہ اور ماہ رمضان کا روزہ اور اس کے سوا جو کچھ واجبات سے ہیں سب ان پر واجب ہے اور ہر وہ چیز جو شرع میں حرام ہے وہ ان پر حرام ہے جنات کے حق میں لازم ہیں جب کہا جائے کہ رسالت ان کے لئے بھی عام ہے بلکہ ان کو شامل ہے اور رسالت کسی خاص چیز میں بھی شامل ہو سکتی ہے۔

سوال:

اگر تم سوال کرو کہ یہ تمام احکام جنات پر اسی طرح لازم ہیں جس طرح انسانوں پر لازم ہیں تو وہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں احکام شرع کی تعلیم کے لئے حاضر ہوتے جبکہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے حاضر نہ ہوئے۔

جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنوں کے نہ جانے اور جمع نہ ہونے اور حاضر نہ ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہ سننے کی روایت نہ ہونے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا بلکہ ممکن ہے کہ مسلمانوں نے جنوں کو نہ دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ لیا اور صحابہ نے انہیں نہ دیکھا ہو بہت سی حدیثوں میں اسلاف سے روایت ہے کہ جنات کی ایک جماعت ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتی تھی اور علم حاصل کرتی تھی یہی جنوں کے حق میں تمام احکام کے لزوم کی دلیل ہے تمام احکام کے لزوم کی شرط حصول علم ہے لہٰذا اس شریعت مطہرہ کا ہر وہ حکم جو ان کے علم

کے ساتھ متصل ہے وہ ان پر لازم ہے اور جو حکم ان کے علم سے متصل نہیں وہ ان پر لازم نہیں انسانوں کی طرح اور اسی طرح علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں۔

جنات احکام شرع کے پابند ہیں:

ابن مفلح حنبلی ''کتاب الفروع'' میں فرماتے ہیں تمام احکام میں مکلف (پابند شریعت) ہیں ان کے کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور مومن جنات جنت میں داخل ہوں گے اس لئے کہ وہ چوپایوں کی طرح مٹی نہیں ہوجاتے ہیں اور ان کا ثواب جہنم سے نجات ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ جنات انسانوں کی طرح اپنے ثواب کے مطابق جنت میں ہوں گے نہ پئیں گے یا یہ کہ وہ ریاض الجنہ (جنت کے کسی باغ) میں ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے'' نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے'' یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا اور نہ جنات میں سے کوئی پیغمبر ہے جس کو قاضی اور ابن عقیل وغیرہ ہمانے بیان کیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

''یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم''۔(سورۃ انعام)

ترجمہ:۔'' اے آدمیوں اور جنوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں کے رسول نہیں آئے تھے''۔

کا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے۔

یخرج منھما اللولو والمرجان۔(سوۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔''ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے''۔

جبکہ وہ ان دونوں میں سے ایک سے نکلتا ہے۔

اور آیت کے متعلق مفسرین کے دو قول ہیں (۱) پہلا قول یہ ہے کہ جنوں میں رسل ہیں یہ ضحاک وغیرہ کا قول ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ

بالکل واضح قول ہے اور ابن حامد نے اپنی کتاب میں کہا کہ جنات مکلّف ہونے اور عبادت میں انسانوں کی طرح ہیں اور کہا کہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ فرشتے مکلف ہونے اور وعدووعید سے خارج ہیں حکیم ترمذی نے "نوادرلاصول" میں بیان کیا کہ جماعت اور جمعہ ملائکہ اور مسلمان جنوں سے قائم ہوتے ہیں اور جنات موجود ہیں اور نبوت سے سرفراز ہیں یا نبوت کے مقر (اقرار کرنے والے) ہیں۔

ابی البقاء سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے بھی اسی طرح منقول ہے حکیم اور ابی البقاء کہتے ہیں کہ جمعہ میں حاضر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ ان پر واجب ہے جیسا کہ ابن حامد کے کلام سے ظاہر ہے کیونکہ علماء کا ایک مذہب یہ ہے کہ جماعت یا جمعہ چند قسم کے آدمیوں پر لازم نہیں مثلاً مسافر اور بچے لہٰذا اس مقام میں وہی اولیٰ ہے ابن تیمیہ نے کہا کہ جنات حدوحقیقت میں انسانوں کی طرح نہیں ہیں۔ البتہ جنات امر (جس کا حکم ہوا) ونہی (جو سے منع کیا گیا) اور حلال وحرام کے معاملہ میں مکلّف ہونے میں بلا اختلاف انسانوں کے ساتھ شریک ہیں جو تمام علماء کے مابین مشہور ہے اور یہ بات جنوں کے شادی ،بیاہ،وغیرہ پر بھی دلالت کرتی ہے اور ہمارے اصحاب کا کلام اسی کی صراحت کرتا ہے اور "مغنی" وغیرہ میں ہے کہ جنوں کے لئے وصیت کرنا درست نہیں اس لئے کہ مالک بنانے سے جن مالک نہیں ہوتے جس طرح ھبہ (تحفہ) کرنے سے وہ اس کے مالک نہیں ہوتے لہٰذا ملکیت کی نفی سے صحبت کی نفی بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ صحبت تملیک کا مقابل ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ نحل)

ترجمہ: تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں۔

اور فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا۔
(سورۃ روم)

ترجمہ:۔ ''اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے آرام پاؤ''۔

جنات کا نکاح جنت میں ہوگا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب) فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے یہ مفہوم کفوء (برابری) کی شرطوں میں بیان کیا ہے لہٰذا اس مقام پر بہتر و اولیٰ یہی ہے اور متاخرین احناف میں ایک کے سوا سب نے اور بعض شوافع نے بھی جنوں کے نکاح سے منع کیا ہے اور بعض شوافع جن میں سے ابن یونس ہیں انہوں نے ''شرح وجیز'' میں جنوں سے نکاح کو جائز قرار دیا جبکہ مجھے احادیث مبارکہ میں کہیں نہیں ملا کہ جنات جنت میں نکاح بھی کریں گے البتہ جنات کے جنت داخل ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا گیا ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''ان سے پہلے ان کو کسی آدمی اور جن نے نہ چھوا''۔

اگر جنات جنت میں داخل ہوں تو بالکل ظاہر بات ہے کہ جنات کے مرد بھی آدمیوں کی طرح نکاح کریں گے لیکن آدمی جس طرح حورعین سے نکاح کریں گے اسی طرح اپنی ہم جنس عورتوں (انسان عورتوں) سے بھی نکاح کریں گے اور اسی طرح مومن جنات حورعین اور جنیہ عورتوں سے ظاہر حدیث کے مطابق نکاح کریں گے اس لئے کہ جنت میں کوئی عورت بغیر شوہر کے نہ ہوگی لیکن جنت میں جنات کا انسان عورتوں سے اور انسانوں کا جنات عورتوں سے نکاح کرنا محل نظر (غور فکر کی جگہ) ہے۔ اور اگر دنیا میں جنات عورتوں کا نکاح درست ہوگا تو انسان عورتوں کی طرح حقوق زوجیت بھی ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ

احکام شرع سے یہی ظاہر ہے البتہ کسی دلیل سے کوئی حکم خاص ہو تو یہ اور بات ہے۔

پہلے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جنوں کا نکاح انسان عورتوں سے ایسا ہی ہے جیسے انسان مرد کا نکاح جنات عورت سے ہے جبکہ اس مقام میں ان کے نکاح کے جائز نہ ہونے کا حتمی بیان پہلے ہو چکا ہے اگرچہ انسانوں کی عظمت وشرافت کی وجہ سے اس کے برعکس (انسان مرد کا نکاح جنات عورت سے) جائز ہو لیکن یہ بھی محل نظر ہے کیونکہ جنوں میں انسانی شرافت نہ ہونا نکاح کے عدم جواز میں مؤثر ہے البتہ اس احتمال کے برعکس میں جواز کا احتمال ہے اس لئے کہ جنات مالک ہوتا ہے لہٰذا جنات کو انسان عورت کا مالک بنانا درست ہے یہ بھی ممکن ہے کہا جائے ظاہر کلام نہی ہے کہ جنوں کے نکاح کو جائز نہ کہا جائے۔

جنات کے لئے وصیت کرنا نکاح کے صحبت و جواز کی دلیل ہے جبکہ ھبہ کے متعلق کوئی نص و دلیل نہیں کہ جس سے وصیت کی صحبت کا اعتبار کیا جائے اور شاید یہی بہتر ہے اس لئے کہ جب مسلمان کا ایک کافر حربی کو مالک بنانا درست ہے تو مسلمان جن کو مالک بنانا بدرجہ اولیٰ درست ہے اور کافر جنات حربی کے مثل ہیں اور اس کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں اور خرید وفروخت کرنا بھی درست ہے بشرطیکہ مالک بنانے سے مالک ہو جائے ورنہ درست نہیں لیکن بعض جنوں کا بعض جنوں کو کسی چیز کا مالک بنانا تو درست ہے اور جب جنوں کا آپس میں معاملہ ونکاح کرنا درست ہے تو شرعی طریقہ پر اس کی صحت کی شرط کا ہونا ضروری ہے اور شرعی طریقہ پر اس کا منقطع ہونا اور ان کی باتوں کا قبول کرنا کہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کی ملکیت ہے اور شرعی طریقہ پر وراثت جاری ہونا اور پہلے ابن حامد اور ابو البقاء کے کلام سے معلوم ہو چکا ہے کہ جنوں کی نماز کی درستگی میں انہیں چیزوں کا اعتبار کیا جائیگا جن باتوں کا آدمی کی نماز کی صحت کا اعتبار کیا جاتا ہے اور ابن حامد کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنات زکوٰۃ کے معاملے میں انسان

کی طرح ہیں اور جب بعض احکام میں جنوں کا شمول بطور اجماع ثابت ہو چکا ہے مثلاً آیت وضو اور آیت نماز تو دوسرے احکام میں کیا فرق ہے لہٰذا جنات روزہ اور حج میں بھی انسان کی طرح ہیں۔ (کتاب الفروع ابن مفلح حنبلی)

انسان و جن کا آپس میں ظلم کرنا حرام ہے:

ابن حامد وغیرہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا جنوں پر اور جنوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنا حرام ہے جیسا کہ دلائل سے یہی بات ظاہر ہے۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے۔

یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا۔ (الترغیب والترھیب ج ۲)

ترجمہ:۔ ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنی ذات پر بھی حرام فرمایا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام فرمایا لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔

فائدہ:

اس حدیث سے واضح ہوا کہ جو شخص ظلم وزیادتی کرے تو حتی المقدور اسے زجر و توبیخ اور تنبیہ کرنا بھی لازم ہے۔

جنات کو بھگانے کا طریقہ:

ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی مرگی کا مریض آتا تو وہ اس کو اس کی مرگی کا واقعہ سناتے اور امر و نہی فرماتے یعنی جن باتوں کا حکم ہے اسے کرنے کا حکم دیتے اور جن سے منع کیا گیا ہے ان سے منع فرماتے اگر وہ باز آجاتا اور مرگی کی بیماری کو جدا کر دیتا تو اس سے عہد و پیمان لیتے کہ اب وہ دوبارہ نہیں آئے گا اور اگر وہ مرگی کی بیماری کو نہ چھوڑتا تو اسے مارتے یہاں تک کہ وہ اس سے الگ ہو

جاتا بظاہر مار تو مرگی کے مریض کو پڑتی لیکن حقیقت میں مرگی کے مرض لاحق کرنے والے (جن) پر پڑتی اسی وجہ سے تو وہ دکھی ہوتا اور چیختا چلاتا ہے اور جب مرگی کے مریض سے اس کے اچھے ہونے کے بعد مار کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو اسے اس کے متعلق کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ جب تمام لوگ تمام شرعی امور میں شامل ہیں تو تمام احکامات اس کے اوپر نافذ ہوں گے مگر یہ کہ کوئی مانع چیز اس سے منع کرے لیکن اس کا نہ ہونا اصل ہے لہٰذا اس بات کے دعویٰ کرنے والے پر دلیل پیش کرنا لازم ہے۔

جنات کے متعلق اہم مسائل:

حضرت امام الحرمین ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تنہائی میں فرشتوں اور جنات سے شرمگاہ چھپانے میں فقہاء کا اختلاف ہے اور ظاہر کلام یہ ہے کہ جنات سے ستر کا چھپانا واجب ہے کیونکہ وہ اجنبی ومکلّف ہیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب جنات کی موجودگی کا بظاہر علم ہو اور کسی مردہ انسان کو جنات کے غسل کرا دینے سے غسل کی فرضیت ادا ہو جاتی ہے کیونکہ جنات مکلّف ہیں اور اسی طرح اس کے مثل تمام مسائل ادا ہو جائیں گے اور فرض کفایہ بھی ادا ہو جائے گا البتہ جنات کی اذان انسانوں کے لئے کافی ہوگی اور اگر ان کے اذان دینے کے متعلق سچی خبر ہو تو ان کی اذان بھی قابل قبول ہوگی اور جنوں کا ذبیحہ کھانا بھی حلال ہے کیونکہ کوئی چیز مانع نہیں ہے اور وہ حدیث کہ جس میں فرمایا کہ فلاں مرد کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا اور جب بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع نہ کرنے والا بسم اللہ پڑھتا ہے تو جو کچھ شیطان کھا لیتا ہے وہ اسے قے کر دیتا ہے۔ یہ دونوں حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ شیاطین کے پیشاب اور قے پاک ہوتے ہیں حالانکہ یہ تعجب خیز اور عیب کی بات ہے یہ آخری کلام ہے جس کو صاحب فروع نے بیان کیا۔

جنات کے عقائد وعبادات

جنات کی دو قسمیں:

حضرت عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان:

كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا۔ ترجمہ:۔ ''ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔

(سوۃ الجن)

کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات کی دو قسمیں ہیں (۱) مسلمان (۲) کافر۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنات میں بھی مختلف فرقے ہیں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات میں بھی قدریہ، مرجیہ، رافضی اور شیعہ فرقے ہیں۔

(الناسخ والمنسوخ امام احمد، کتاب العظمت)

متبع سنت شخص جنات پر بھاری ہے:

حضرت حماد بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جو جنات سے کلام کرتے تھے جنات نے کہا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے والا شخص ہم پر زیادہ بھاری ہے۔

(ابو نصر شھرنی الابانۃ)

جنات کا تہجد پڑھنا:

حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز مانی رحمۃ اللہ علیہ جب رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے تو ان کے ساتھ گھر میں رہنے والے جنات بھی اٹھتے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی سنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید رقاشی سے پوچھا کہ حضرت صفوان کو اس بات کا کیسے علم ہوا۔ آپ نے فرمایا جب حضرت صفوان چیخ وپکار کی

آواز سنتے تو گھبرا جاتے تھے تو ان کو آواز آتی تھی اے اللہ کے بندے گھبراؤ نہیں کیونکہ ہم تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے ساتھ نماز تہجد کے لئے اٹھتے ہیں اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد ان کی اس حرکت سے وحشت ختم ہو جاتی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

فرشتے اور مسلمان جنات قرآن سنتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص رات کی نماز (یعنی تہجد) ادا کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کی نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کی آواز کو سنتے ہیں اور وہ مسلمان جنات جو فضاء (ہوا) میں ہوتے ہیں یا اس کے پڑوس میں ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور اس شخص کا اونچی آواز سے تلاوت کرنا اس کے اپنے گھر اور اس کے اردگرد کے گھروں سے شریر جنات اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے۔ (مسند بزار، الترغیب والترہیب ج ا)

کیا جنات اور شیاطین تلاوت قرآن کرتے ہیں؟

امام ابن صلاح الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ شیاطین اور اس کا گروہ قرآن مجید کی تلاوت کرسکتا ہے اور نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔

جواب:

امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا قرآن وحدیث کے ظاہری دلائل سے ان کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ان کا نماز پڑھنا معلوم ہو رہا ہے کیونکہ تلاوت قرآن نماز کا ایک جزو رکن ہے اور یہ بات بھی

مسلم ہے کہ فرشتوں کو تلاوت قرآن کی فضیلت عطا نہیں کی گئی حالانکہ فرشتے انسانوں سے قرآن مجید سننے پر حریص ہیں بے شک قرآن کی تلاوت کرنا بہت عظیم شرف ہے جس کا اعزاز اللہ تعالیٰ نے صرف انسانوں کو عطا فرمایا ہے۔ البتہ یہ بات صحیح ہے کہ مسلمان جنات قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

(فتاوٰی ابن صلاح الشافعی)

جنات کا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے کی درخواست کرنا:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اسمٰعیل بجلی سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کیسے حاضر ہوں حالانکہ ہم آپ سے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ:۔ ''بے شک مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں لہٰذا تم اللہ کا کسی کو شریک نہ کرو''۔ (کنزالایمان)

(مطلب یہ ہے کہ جہاں چاہو نماز پڑھ لیا کرو)

سانپ کی شکل میں جن نے عمرہ ادا کیا:

حضرت ابو زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن صفوان کے ساتھ بیت اللہ شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا پھر حجرِ اسود کے قریب آ کر اس کو بوسہ دیا۔ تو اس کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جن تو نے اپنا عمرہ ادا کرلیا ہے اور ہمارے بچے تم سے ڈر رہے ہیں لہٰذا

اب تم چلے جاؤ چنانچہ وہ جہاں سے آیا تھا اسی طرف واپس لوٹ گیا۔

(ابن ابی الدنیا الھواتف)

ایک اور عمرہ کرنے والے جن کی حکایت:

حضرت طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک پتھریلی زمین پر بیٹھے ہوئے تھے کہ سایہ سمٹ (یعنی سورج غروب ہو) گیا اور مجلس برخواست ہوگئی ہم نے اچانک دیکھا کہ مقام بریق سے باب بنی شیبہ سے ایک سانپ نمودار ہوا تو سب لوگ اس کو دیکھنے لگے اس نے بیت اللہ شریف کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ ہم اس کے پاس گئے اور اس سے کہا اے عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ نے تمہارا عمرہ پورا کر دیا ہے اور سنو ہمارے اس علاقہ میں غلام اور ناسمجھ بچے اور عورتیں بھی ہیں ہم ان کی خاطر تم سے ڈر رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے سر کے بل بطحاء کی چوٹی پر چھکانگ ماری اور اپنی دم اس پر جارکھی پھر وہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ (تاریخ مکہ ازرقی)

ایک جن کے قتل پر شدید جنگ:

حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک جن عورت وادی ذی طوی میں رہتی تھی اور اس کا ایک بیٹا بھی تھا اور کوئی اولاد نہ تھی اور یہ جن عورت اس بیٹے سے بہت پیار کرتی تھی اور یہ لڑکا اپنی قوم میں بڑا شریف تھا۔ اس نے شادی کی اور اپنی بیوی کے پاس آیا جب سات دن گزر گئے تو اپنی ماں سے کہا اے میری ماں میری خواہش ہے کہ میں بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ دن میں طواف کروں۔ اس کی ماں نے کہا اے بیٹے میں تمہارے بارے میں قریش کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتی ہوں لڑکے نے کہا مجھے امید ہے کہ میں صحیح سلامت لوٹ آونگا۔ چنانچہ اس کی ماں نے اجازت دے دی اور یہ سفید سانپ کی شکل

اختیار کر کے کعبۃ اللہ کی طرف چل پڑا اور سات مرتبہ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر واپس آنے لگا تو قبیلہ بنو سہم کے ایک نوجوان نے اس کے پاس آ کر اسے قتل کر دیا تو مکہ میں جنگ چھڑ گئی یہاں تک کہ پہاڑ بھی دکھائی نہ دیتے تھے۔

حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر ملی کہ یہ غیرت کی جنگ بڑی شان و شوکت والے جن کے قتل پر چھڑتی ہے جب صبح ہوئی قبیلہ بنو سہم کے بہت سے لوگ اپنے اپنے بستروں پر مردہ پڑے تھے اس جنگ میں اس جوان کے علاوہ ستر (۷۰) بوڑھے (جن بشکل سانپ) بھی کام آئے تھے۔

(تاریخ مکہ ازرقی)

ایک اور عمرہ کرنے والا جن:

حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم بیت اللہ شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ایک سفید اور سیاہ سانپ آیا اور بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا مقام ابراہیم کے پاس آیا گویا کہ وہ نماز ادا کر رہا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا اے سانپ شاید تم نے عمرہ کے ارکان ادا کر لئے ہیں اب میں تمہارے بارے میں یہاں کے ناسمجھ لوگوں سے ڈرتا ہوں (کہ کہیں تمہیں قتل نہ کر دیں یہاں سے چلے جاؤ) چنانچہ وہ گھوما اور آسمان کی طرف اڑ گیا۔ (امام ابونعیم دلائل النبوۃ)

ختم قرآن میں جنات کی حاضری:

حضرت ابن عمران نمار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن نماز فجر سے پہلے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شرکت کے لئے گیا تو دیکھا کہ مسجد کا دروازہ بند ہے اور ایک شخص دعا مانگ رہا ہے اور پوری جماعت اس کی دعا پر آمین کہہ رہی ہے۔ چنانچہ میں دروازے پر بیٹھ گیا حتی کہ موذن نے اذان دی

اور مسجد کا دروازہ کھولا میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تشریف فرما ہیں اور آپ کا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف ہے میں نے عرض کی میں نماز فجر سے پہلے حاضر ہوا تھا آپ اس وقت دعا مانگ رہے تھے اور تمام لوگ آپ کی دعا پر آمین کہہ رہے تھے جب میں اندر داخل ہوا تو آپ کے علاوہ کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ تو آپ نے فرمایا وہ نصیبین کے جنات تھے یہ لوگ میرے پاس ہر شب جمعہ ختم قرآن میں میرے پاس آتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں۔

(امام دینوری المجالسۃ)

جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ:

حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گھاس والی جگہ پر قضائے حاجت نہ کیا کرو کیونکہ یہ جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(ابن اثیر نہایہ)

قرآن کی سورت بھولنے پر جن کی بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے اچانک ایک بہت بڑا اژدھا سامنے آیا اور اس نے اپنا سر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کان مبارک پر رکھ دیا اور سرگوشی کی پھر ایسے لگا جیسے زمین اسے نگل گئی ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے بارے میں ڈر گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ جنات کے وفد کا قاصد تھا جنات ایک قرآن کی سورت بھول گئے تھے تو جنات نے اسے میری طرف بھیجا چنانچہ میں نے قرآن کی وہ سورت بتا دی۔

(خطیب بغدادی)

جنات لیموں والے گھر میں نہیں آتے:

قاضی علی بن حسن بن حسین خلعی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ہے کہ جنات

ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ زمانہ دراز تک نہ آئے۔ تو قاضی صاحب نے نہ آنے سبب دریافت کیا تو جنات نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں لیموں ہو۔

(ترجمۃ القاضی الخلعی)

ایک جن کا بارگاہ نبوی ﷺ میں سلام عرض کرنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص خیبر سے چلا لوگوں نے اس کا پیچھا کیا۔ ایک اور ان دونوں کے پیچھے لگ گیا اور وہ کہہ رہا تھا تم دونوں واپس لوٹ جاؤ۔ تم دونوں واپس لوٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ ان دونوں کو پکڑلیا اور دونوں کو واپس بھیج دیا پھر وہ پہلے شخص سے جا ملا اور اس سے کہا یہ دونوں شیطان ہیں اور میں ان دونوں کے پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ ان کو تم سے ہٹا دیا۔ تم جب بارگاہ نبوی ﷺ جاؤ تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں میرا سلام عرض کرنا ہم صدقات جمع کر رہے ہیں جیسے ہی صدقات جمع ہوجائیں گے ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیج دیں گے۔ جب وہ شخص مدینہ منورہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے اکیلے سفر کرنے کو منع فرمایا دیا۔ (مسند احمد، بیہقی دلائل النبوۃ)

ایک محدث جن سے حضرت وھب کی ملاقات کا عجیب واقعہ:

ابوادریس کے والد مکرم سے روایت ہے کہ حضرت وھب اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ہر سال حج کے زمانہ میں مسجد خیف میں ملا کرتے تھے ایک رات لوگوں کا ہجوم کم ہوگیا اور اکثر لوگ سو چکے تھے تو ان دونوں حضرات کے ساتھ کچھ لوگ گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ایک چھوٹا سا پرندہ آیا اور حضرت وھب کی جانب حلقہ میں بیٹھ گیا اور سلام کیا تو حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب دیا اور یہ جان لیا کہ یہ جنات میں سے ہے پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تم

کون ہو اس نے جواب دیا میں ایک مسلمان جن ہوں پوچھا تمہیں کیا کام ہے؟ کہا کیا آپ لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور آپ سے علم حاصل کریں۔ ہم میں آپ سے روایت کرنے والے بہت سے حضرات ہیں ہم لوگ آپ حضرات کے ساتھ نماز، جہاد، بیماروں کی عیادت، نماز جنازہ اور حج وغیرہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ہم آپ سے علم حاصل کرتے ہیں آپ سے قرآن کی تلاوت سنتے ہیں۔

حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہارے نزدیک جنات راویوں میں سے کون سے جن راوی افضل ہیں؟ اس نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس شیخ کے راوی ہمارے نزدیک افضل ہیں۔ جب حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ کو دوسری طرف مصروف دیکھا تو پوچھا اے ابوعبداللہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ کہا اپنے کسی ہم مجلس سے۔ جب وہ جن چلا گیا تو حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام واقعہ بتایا۔ حضرت وھب رحمۃ اللہ علیہ نے مزید بتایا کہ میں اس جن سے ہر سال حج کے زمانہ میں ملا کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں اسے جواب دیتا ہوں۔ ایک سال اس کو حالت طواف میں ملا تھا جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو میں اور وہ مسجد حرام میں ایک کونہ میں بیٹھ گئے میں نے اسے کہا تم مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ تو اس نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو اس کا ہاتھ بلی کے پنجہ کی طرح تھا اور اس پر بال بھی تھے پھر میں اپنا ہاتھ اس کے کندھے تک لے گیا تو وہ پر کی جگہ کی طرح معلوم ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ جلدی سے کھینچ لیا پھر ہم تھوڑی دیر بات کرتے رہے اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا اے ابوعبداللہ آپ بھی اپنا ہاتھ مجھے دکھلائیں جس طرح میں نے اپنا ہاتھ آپ کو دکھلایا ہے۔ جب میں نے اسے اپنا ہاتھ دکھایا تو اس نے اتنا زور سے دبایا قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی پھر وہ ہنسنے لگا۔ میں اس

جن کو ہر سال حج کے زمانہ میں ملا کرتا تھا اس دفعہ وہ مجھے نہیں ملا۔ میرا خیال ہے وہ فوت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت وھب رضی اللہ عنہ نے اس جن سے پوچھا تمہارے نزدیک کون سا جہاد افضل ہے؟ اس نے کہا ہمارا اپنے ایک دوسرے سے جہاد کرنا افضل ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

دو جنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشارت دینا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ نے ایک شخص کو سورۃ، قل یایھا الکافرون پڑھتے ہوئے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی بخشش ہوئی۔ میں نے اپنی سواری روک دی تا کہ دیکھوں کہ وہ کون شخص ہے چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

دعوت ابراہیمی پر جنات نے لبیک کہا:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کو مکمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں کو حج کیلئے بلاؤ۔ تو آپ نے اعلان فرمایا اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے تم اس کا حج کرو۔ تو آپ کی اس آواز اور اعلان کو ہر مسلمان جن وانس نے سنا اور سن کر "لبیك اللھم لبیك" کہا۔

(ابن جریر)

ایک جن کا عجیب واقعہ:

حضرت ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک گھر تھا جب بھی لوگ اس میں قیام کرتے تو صبح کو مردہ پائے جاتے۔ ایک مرتبہ ایک مغربی شخص آیا اور اس نے اس مکان (گھر) کو پسند آنے پر خرید لیا اور اس گھر میں رات بسر کی

اور صبح کو صحیح سالم تھا یہ دیکھ کر پڑوسی حیران ہوئے۔ وہ شخص اس گھر میں زمانہ دراز تک رہا پھر کہیں اور چلا گیا۔ اس سے اس گھر میں صحیح سلامت رہنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا جب میں اس گھر میں رات بسر کرتا تو عشاء کی نماز پڑھتا اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا۔ اچانک میں نے ایک جوان کو دیکھا جو کنویں سے باہر نکل رہا تھا تو اس نے مجھے سلام کیا تو میں ڈر گیا اس نے کہا ڈرو نہیں مجھے بھی قرآن مجید سکھاؤ چنانچہ میں اسے قرآن مجید سکھانے لگا پھر میں نے اس گھر کے بارے میں قصہ معلوم کیا اس نے کہا ہم مسلمان جنات ہیں ہم قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں اس گھر میں اکثر و بیشتر لوگ بدکار رہتے تھے اور ساتھ شراب نوشی بھی کرتے تھے اس لیے ہم ان کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے۔ میں نے اس سے کہا میں رات کے وقت تم سے ڈرتا ہوں لہٰذا تم دن کو آیا کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ دن کو کنویں سے باہر آتا اور میں اسے قرآن پڑھاتا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ جن قرآن مجید پڑھ رہا تھا اور ایک منتر پڑھنے والا دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ میں سانپ، بدنظری اور جن کا دم کرتا ہوں۔ تو اس جن نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ جھاڑ پھونک کرنے والا شخص ہے۔ جن نے کہا اسے اندر بلاؤ تو میں گیا اور اسے بلا لیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ جن چھت پر ایک بہت بڑا سانپ (اژدھا) بن گیا۔ جب اس جھاڑ پھونک والے شخص نے جھاڑ پھونک کی تو سانپ لوٹ پوٹ ہونے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصہ میں گر پڑا۔ تو وہ شخص اٹھا اور اسے پکڑ کر اپنی گدڑی میں ڈال دیا تو میں نے اسے منع کیا۔ اس نے کہا تو مجھے میرے شکار سے منع کرتا ہے۔ پھر میں نے اس کو ایک اشرفی دی تو وہ چلا گیا پھر اس نے حرکت کی سانپ سے جن کی شکل میں ظاہر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا اور دبلا پتلا ہو چکا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ جن نے کہا کہ منتر پڑھنے والے نے مجھے ان اسماء

مبارکہ سے قتل کر دیا اور مجھے اپنے بچنے کی امید نہیں تھی۔ اب جب تم کنویں سے چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ چنانچہ رات کے وقت آواز سنی تو میں دور چلا گیا۔ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس گھر میں لوگ رہنے سے رک گئے۔ (ابن عقیل کتاب الفنون)

کیا جن کی امامت میں نماز درست ہے؟

ابن صیر فی صرانی حنبلی اپنے شیخ، حضرت ابوالبقاء عکبری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ جنات کی امامت میں نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا ہاں درست ہے یہ اس لئے کہ یہ مکلّف ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی طرف سے بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

(ابن صیر فی حنبلی کتاب فوائد صیر فی)

فائدہ:

جنات کی اقتداء میں نماز تب درست ہوگی جب انسان کو جن کی اقتداء کا علم ہو صرف آواز سننے پر اقتداء صحیح نہ ہوگی اگر امامت کرنے والا جن نظر آ رہا ہو تو اس کی امامت درست ہے ورنہ نہیں اور اس کے ساتھ اس میں شرائط امام بھی ہوں۔ (از مترجم)

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں بیٹھے تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ اچانک آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون شخص میرے ساتھ چلے گا لیکن ایسا کوئی شخص کھڑا نہ ہوا جس کے دل میں ذرہ برابر کھوٹ ہو چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور پانی کا ایک برتن لے لیا میرا خیال ہے اس میں

پانی بھی تھا۔ پس میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مکہ شریف کے بالائی علاقہ میں پہنچے تو میں نے بہت سے سانپ دیکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے ایک دائرہ کھینچ دیا اور فرمایا میرے واپس آنے تک تم اسی کے اندر ٹھہرے رہو۔ چنانچہ میں اس دائرہ کے اندر ٹھہر گیا اور آپ ان کی طرف چلے گئے اور میں نے ان سانپوں کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ میرے پاس فجر کے وقت تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کیلئے پانی ہے؟ پھر آپ نے وضو فرمایا جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ان جنات سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز میں ہماری امامت فرمائیں۔ چنانچہ ہم نے حضور ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ نصیبین کے جنات تھے ان کے آپس میں کچھ جھگڑے تھے جسے وہ لے کر میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے توشہ سفر بھی مانگا۔ میں نے ان کو زادراہ بھی دے دیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو کیا توشہ عطا فرمایا؟ آپ نے فرمایا: گوبر، لید۔ یہ لوگ جہاں بھی لید پائیں گے اس پر کھجور پائیں گے۔ اور جہاں کہیں ہڈی پائیں گے وہاں اپنی غذا پائیں گے۔ اس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کر دیا۔ (نوادر ابن صیرفی بحوالہ طبرانی وابونعیم)

یوم قیامت مؤذن کیلئے جن وانس کی گواہی:

حضرت ابی صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ لہٰذا جب تم اپنی بکریوں یا کسی صحرا میں ہو اور نماز کیلئے اذان دو تو اپنی آواز کو بلند

کیا کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچے گی جن وانس اور تمام چیزیں یوم قیامت اس کی گواہی دیں گی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

نمازی کے آگے سے جن کے گزرنے کا حکم:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نماز کے آگے سے گزرنے کے بارے میں مختلف روایات ہیں کہ نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟۔

سوال:

کیا نمازی کے سامنے سے جنات کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جائے گی اور نماز کو دوبارہ ادا کرنا ہوگی؟۔

جواب:

آپ نے فرمایا نماز ٹوٹ جائے گی اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آگے سے کالے کتے کے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ کالا کتا شیطان ہے؟۔ اور آپ سے دوسری روایت ہے نماز نہیں ٹوٹے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عفریت جن گذشتہ رات میری نماز توڑنے کی کوشش میں تھا۔ اس حدیث پاک میں احتمال یہ ہے کہ اس کے گذرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ جاتی اس لئے کہ اس کو دفع کرنے میں کچھ ایسے کام کی ضرورت پڑتی ہے کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی۔

فائدہ:

فقہ حنفی کے مطابق شیطان اور جن کے نمازی کے سامنے گزرنے سے انسان کی نماز نہیں ٹوٹتی بلکہ سخت گناہ ہے احادیث میں اس سلسلہ میں سخت وعید آئی ہے۔ (از مترجم)

جنات اور روایت احادیث

حدیث بیان کرنے والا جن:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جماعت مکۃ المکرمہ کے سفر کیلئے روانہ ہوئی اور راستہ بھٹک گئی۔ جب ان کو موت کا یقین ہو گیا یا مرنے کے قریب ہو گئے تو انہوں نے کفن پہن لیے اور موت کا انتظار کرنے میں لیٹ گئے تو ان کے سامنے ایک جن درخت سے نکل آیا اور کہا میں ان جنات میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ یاسین (یا سورۃ جن) سنی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

المؤمن اخوالمؤمن دلیلہ لا یخذلہ ھذالماء وھذا ھوالطریق۔

ترجمہ: ''مومن، مومن کا بھائی اور اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے بلکہ بتائے یہ پانی ہے اور یہ راستہ ہے''۔ (یعنی یہ مومن کے مومن پر حقوق ہیں)۔

پھر اس جن نے ان حضرات کی رہنمائی کی اور پانی کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

مسلمان جن نے حدیث بیان کر کے رہنمائی کی:

عبدالرحمٰن بن بشر کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ایک جماعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے چلی تو انہیں راستہ میں شدید پیاس لگی اور ایک جگہ کھارے پانی پر جا پہنچے تو ان میں سے بعض حضرات نے کہا اگر تم یہاں آگے چلو تو بہتر ہے ہمیں خوف ہے کہ یہ پانی کہیں ہمیں ہلاک نہ کر دے آگے تھوڑے فاصلہ پر پانی موجود ہے تو وہ لوگ چل پڑے

حتیٰ کہ شام ہو گئی لیکن پانی کے قریب نہ پہنچ سکے تو آپس میں کہنے لگے بہتر ہوتا کہ ہم کھاری پانی ہی کی طرف لوٹ جاتے پھر یہ لوگ تمام رات چلتے رہے یہاں تک کہ ایک کھجور کے درخت کے پاس جا پہنچے تو ان کے سامنے ایک موٹا سیاہ رنگ کا جوان ظاہر ہوا اور اس نے کہا اے قافلہ والو! میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیحب للمسلمین مایحب لنفسه ویکره للمسلمین مایکره لنفسه۔

ترجمہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے اور مسلمانوں کیلئے وہ چیز ناپسند کرے جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے''۔

لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ جب تم ٹیلہ تک پہنچ جاؤ تو اپنی دائیں طرف مڑ جانا وہیں تمہیں پانی مل جائے گا۔ تو ان لوگوں میں سے کسی نے کہا ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے دوسرے نے کہا شیطان اس طرح باتیں نہیں کرتا جیسے اس نے کی ہیں یہ کوئی مسلمان جن ہے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے چل پڑے اور جس جگہ کے بارے میں بتایا تھا وہاں انہیں پانی مل گیا۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الهواتف)

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے:

ابن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یمن سے ایک جماعت نے کسی علاقہ کا سفر کیا تو ان لوگوں کو سخت پیاس لگی تو انہوں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان المسلم اخوا المسلم وعین المسلم وان غدیر انی مکان

کذاوکذا فعدلوا الیہ فشربوا۔

ترجمہ: ''مسلمان'' مسلمان کا بھائی ہے اور اس کا محافظ ہے اور اس پکارنے والے نے کہاں فلاں جگہ حوض ہے تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں سے پانی پیو۔ (امام خرائطی مکارم الاخلاق)

حکایت:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ایک خچر پر سوار ہوکر اپنے دوستوں کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اچانک راستہ پر ایک مردہ جن نظر آیا وہاں آپ اتر پڑے اور حکم دیا اس کو راستہ سے ہٹا دو پھر اس کے لئے ایک گڑھا کھدوا کر دفن کر دیا۔ پھر آگے روانہ ہوئے تو اچانک ایک بلند آواز سنی حالانکہ کوئی شخص نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اے امیرالمومنین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ہو میں اور یہ میرا ساتھی جس کو آپ نے ابھی دفن کیا ہے اس جماعت میں سے ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ: ''(اے محبوب) اور جب ہم نے تمہاری طرف کان لگا کر سننے والے کتنے جن پھیرے''۔

جب ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ستموت بارض غربة يدفنك فيها يومئذ خير اهلِ الارض۔

ترجمہ: ''تم بیابان میں فوت ہو گے اور تمہیں اس وقت اہل زمین سے سب سے بہترین شخص دفن کرے گا''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

حکایت:

حضرت عباس بن ابی راشد وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ہمارے یہاں (مہمان بن کر) تشریف لائے پھر جب وہ واپس ہونے لگے تو مجھ سے میرے غلام نے کہا آپ ان کے ساتھ ہو جائیں اور انہیں الوداع کر آئیں چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو گیا ہم ایک وادی کے پاس سے گزر رہے تھے تو ہم نے دیکھا کہ راستہ میں ایک مردہ سانپ پڑا ہوا ہے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور اس سانپ کو ایک طرف کنارے ہٹا کر دفنا دیا اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے ہم چل رہے تھے کہ اسی دوران ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو کہہ رہا تھا اے خرقا! اے خرقا! ہم نے دائیں بائیں دیکھا تو ہمیں کوئی نظر نہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم اور واسطہ دیتا ہوں کہ اے غیب سے آواز دینے والے اگر تو ظاہر ہونے والوں میں سے ہے تو ہمارے سامنے ظاہر ہو جا اور اگر ظاہر ہونے والوں میں سے نہیں ہے تو ہمیں خرقا کے بارے میں بتا دے اس نے کہا یہ وہ سانپ ہے جسے آپ نے فلاں جگہ دفن کیا ہے اس کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

یاخرقا! تموتین بفلاۃ من الأرض ویدفنک خیر مؤمن من اھل الأرض یومئذ۔

ترجمہ: ''اے خرقا! تو بیابان میں فوت ہوگا اور اس دن تجھے روئے زمین کا افضل ترین مؤمن دفن کرے گا''۔

تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ فرمان تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں پھر ہم وہاں سے واپس آ گئے۔

حکایت:

حضرت عباس بن راشد رضی اللہ عنہ اپنے والد راشد سے روایت کرتے ہیں وہ

کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے میرے آقا سے ملاقات فرمائی پھر جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھ سے میرے آقا نے کہا تم انہیں الوداع کر آؤ۔ جب ہم نکلے تو ہم نے اچانک دیکھا کہ راستہ میں ایک اژدھا سانپ مرا پڑا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور اس سانپ کو دفنا دیا پھر اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی اے خرقا! اے خرقا! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی سانپ کے متعلق فرماتے سنا ہے

لتموتین بفلاۃ من الأرض ویدفنك خیر مؤمن من اھل الأرض یومئذ۔

ترجمہ: (اے خرقا) تو بیابان میں فوت ہوگا اور بے شک اس دن تجھے روئے زمین کا افضل ترین شخص دفن کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ اپنی سواری سے گرنے کے قریب ہو گئے اور فرمایا اے راشد! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اس بات سے کسی کو مطلع نہ کرنا یہاں تک کہ میں مر جاؤ اس کو خطیب نے ''المحقق'' میں نقل کیا۔ (ابونعیم حلیۃ الاولیاء)

تخلیق زمین وآسمان سے قبل خدا کہاں؟

حضرت عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طرطوس گیا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کی شکل میں آئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں میں اس عورت کے پاس گیا تو وہ سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور اس کے گرد بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا منوسہ، میں نے کہا کیا تو نے ان جنات کو دیکھا ہے جو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وفد کی شکل میں حاضر ہوئے تھے اس نے کہا ہاں مجھ سے سمجج (جس کا نام عبداللہ

ہے) نے بتایا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل ہمارا رب کہاں تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نور کی مچھلی پر تھا جو نور سے حرکت کرتی تھی۔

فائدہ:

یہ مذکورہ بالا حدیث متشابہات میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اور اس میں وہ باتیں بھی نہیں پائی جاتیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہوں بلکہ یہ سب اس کے حق میں محال ہیں لہٰذا زمان ومکان وغیرہ سے پاک ومنزہ ہے اور قرآن کریم واحادیث میں جو بعض ایسے الفاظ آئے ہیں ان کا ظاہری معنی مراد لینا گمراہی۔ (از مترجم)

تنبیہ:

اس (مذکورہ بالا روایت) کو شیرازی نے ''الالقاب'' میں سعید بن قاسم نے عبداللہ بن حسین کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ علامہ ابن حجر، الاصابہ، میں کہتے ہیں جو عبداللہ بن حسین، طبرانی کے استادوں میں سے ہیں اور ابن حبان نے کتاب الضعفاء میں عبداللہ بن حسین کا ذکر کیا تو فرمایا کہ راوی عبداللہ بن حسین روایات کو الٹ دیتا تھا اور روایات چوری کرتا تھا جب یہ اکیلا ہو تو اس سے محبت قائم کرنا درست نہیں۔

ابوموسیٰ نے اپنی کتاب'' الصحابہ'' میں اس روایت (مذکورہ بالا) کو نقل کرتے ہوئے کہا ہم نے اس حدیث کو اس لئے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن وانس دونوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں سمجج کا ذکر ایک اور روایت میں بھی آیا ہے میں نے نہیں جانتا کہ وہ یہی سمجج ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور سمجج ہے۔

واللہ اعلم

ایک گستاخ جن کا قتل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک ہاتف نے مکہ کے ایک پہاڑ پر سے آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف مشرکین کفار کو بھڑکایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے کسی نبی کے قتل پر لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت جن کے ہاتھوں قتل کر دیا ہے۔ جس کا نام سمج ہے۔ میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے۔ جب شام ہوئی تو ہم نے ایک ہاتف سے اسی جگہ سے سنا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

نحن قتلنا مسعرا لما طغٰی واستکبرا

وصفر الحق وسن المنکرا بشتمه نبینا المظفرا

ترجمہ: ''ہم نے مسعر کو اس وقت قتل کر دیا جب اس نے سرکشی دکھلائی اور تکبر کیا حق کو مٹانا چاہا اور ہمارے کامیاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ کر گناہ کی داغ بیل ڈالنی چاہی۔ (فاکہی کتاب مکہ)

محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف عن ابیعہ رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف میں جلوہ فرما تھے تو جنات میں سے ایک جن جس کا نام مسعر تھا اس نے غیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکایا تو قریش مکہ نے مزاحمت کی اور سخت سست کہا۔ جب رات ہوئی تو اس جگہ دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کا نام سمج تھا تو اس نے اس کی مثل بات کہی جو (مذکورہ بالا اشعار) میں بیان ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جن کا نام عبداللہ رکھا:

عبداللہ بن حسین المصیصی نے بیان کیا کہ ہم طرطوس میں گئے تو ہمیں

بتایا گیا یہاں ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں وفد کی شکل میں گئے تھے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا تو وہ سر کی گدی کے بل چت لیٹی ہوئی تھی میں نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: منوس! میں نے پوچھا کیا تو نے ان جنات میں سے کسی کو دیکھا ہے جو بارگاہ نبوی ﷺ میں گئے تھے۔ اس نے کہا: ہاں! مجھ سے سمجح نے بیان کیا کہ میرا نام سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نے عبداللہ رکھا ہے۔ سمجح نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آسمان سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نور کی مچھلی پر تھا جو نور سے حرکت کرتی تھی۔ (یہ روایت متشابہات میں سے ہے جیسا کہ پچھلے صفحات پر فائدہ میں بیان ہوا) (ابوبکر بن عبداللہ شافعی، رباعیات)

سورۃ یٰس کی برکت:

منوس نے کہا مجھ سے عبداللہ (یعنی سمجح جن) نے حدیث پاک بیان کی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے بیمار شخص کے پاس سورۃ یٰس، پڑھی جاتی ہے تو وہ موت کے وقت سیراب ہوکر مرتا ہے اور اپنی قبر میں بھی سیراب ہوگا اور یوم قیامت بھی سیراب ہوگا (مطلب یہ ہے کہ ان تینوں مقامات پر اس شخص کو پیاس نہیں لگے گی) (ابوبکر شافعی رباعیات)

نماز چاشت کی رب کے دربار میں درخواست:

منوس نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ سمجح (صحابی جن) نے کہا کہ میں نے سرکار دوعالم ﷺ سے سنا جو شخص چاشت کی نماز پڑھتا ہو پھر اس کو ترک کردے تو یہ نماز بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہے مولیٰ کریم فلاں شخص نے میری حفاظت کی تو اس اس کی حفاظت فرما۔ اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کردیا اسے ہلاک فرما۔

فائدہ:

ان دونوں احادیث کو ابو بکر بن شافعی کی سندے دیلمی نے ''مسندالفردوس'' میں نقل کیا ہے۔

جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرنا:

عثمان بن صالح کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک جن صحابی عمر الجنی نے بیان کہ میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ (طبرانی کبیر)

جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز پڑھنا:

عثمان بن الصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن طلق (جن صحابی) کی زیارت کی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بھی کیا اور بیعت کی سعادت بھی حاصل کی اور اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں صبح کی نماز بھی ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۃ الحج تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔ (ابن عدی الکامل)

ایک جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا:

علامہ ابن حجر عسقلانی ''الاصابہ'' میں فرماتے ہیں حضرت عثمان بن صالح رضی اللہ عنہ جن صحابی کا دوسوانیس (۲۱۹) ہجری میں انتقال ہوا گر کوئی ان سے حدیث روایت کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی لہٰذا اس حدیث پر محمول کرتے ہوئے تصدیق کی جائے گی جو بخاری، مسلم کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے سو (۱۰۰) سال تک روئے زمین پر کوئی شخص (صحابی) زندہ نہیں رہے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد فرمانے کے وقت

سے لہٰذا آپ ﷺ کا ارشاد صرف انسانوں کے متعلق ہوگا نہ کہ جنات کے متعلق۔

اسی سلسلہ میں میں نے چند اشعار کہے ہیں:۔

(۱) قولو الحفاظ الحديث ومن هم
نجم الهداية عمدة الاسلام

(۲) هل تعرفون من الصحابة من روى
خبر اجليا عد في الاحكام

(۳) وحياته جازت عن المائة التي
فيها انقراض الصحب والاعلام

(۴) ذكر اسمه وابوه في مرويه
اكرم به من صاحب ضرغام

(۵) وروى لدى المائتين ما قدمته
فرواه اى مخرج علام

(۶) كلا ولم يذكره خبر حافظ
كلا ولا سامو ه قدح كلام

(۷) مع قدحهم في كل ذاكر صحبة
من بعد قرن اول لا السامي

ترجمہ: لوگوں نے حفاظ حدیث سے پوچھا کون ہیں وہ جو ہدایت کے ستارے اور اسلام کے بہترین شخص ہیں۔

کیا تو صحابہ کرام میں سے ان لوگوں کو پہچانتے ہو جنہوں نے واضح حدیثوں کو روایت کیا اور ان حدیثوں سے احکام بیان کئے۔

اور ان کی زندگی ان سو سال سے تجاوز کر گئی جس میں ان کی صحبت وشہرت ختم ہوگئی۔

اور ان کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں ان کا اور ان کے والد کا نام ذکر کیا گیا ہے اسی وجہ سے ان کے بہادر لوگ عزت و تکریم کرتے ہیں۔

اور انہوں نے دوسو سال تک روایت کیا جس کو میں نے بیان کیا چنانچہ انہوں نے مشہور حدیثیں ہی روایت کیں۔

بے شک کسی بھلے اور حافظ الحدیث نے ان کا انکار نہیں کیا بے شک لوگوں نے ان کو کسی بات میں عیب نہ لگایا۔

حالانکہ لوگ زمانہ اولیٰ کے بعد ہر زمانہ اور ہر مجلس میں عیب جوئی کرتے رہے ہیں نہ کہ نام کے متعلق راوی ہیں۔ (الاصابہ ابن حجر)

سانپ کی صورت میں مارے جانے والے جن کا قصاص نہیں:

علامہ ابن حجر عسقلانی ''الاصابہ'' میں بیان کرتے ہیں کہ نور الدین علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں حضرت محمد بن نعمان انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا وہ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی منزل میں تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک ہولناک قسم کا اژدھا سانپ ظاہر ہوا وہ اس سے ڈر گئے اور اس کو مار ڈالا تو انہیں اسی وقت وہاں سے اٹھالیا گیا اور وہ اپنے گھر والوں سے گم ہو گئے اور ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا یہاں تک کہ انہیں جنوں کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا ہے تو قاضی نے اس وارث جن سے سوال کیا مقتول کس صورت پر تھا؟ بتایا گیا کہ وہ اژدھا کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

''من تزیا لکم فاقتلوہ'' یعنی جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کر دو۔

تو جن قاضی نے ان کو رہا کر دینے کا حکم دے دیا اور یہ اپنے گھر لوٹ گئے یہ نورالدین سن ۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ (الاصابہ)

اس وقعہ کی دوسری مثال یہ ہے جس کو ابن عسا کر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔

ابو محمد الحسن بن محمد الحمصی کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ ایک بزرگ سیر وتفریح کے لئے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلے تو انہوں نے اسے کسی کام سے بھیج دیا اس نے واپسی میں دیر کر دی اور صبح تک اس کا پتہ نہیں چلا پھر جب وہ واپس ہوا تو اس حال میں آیا کہ اس کی عقل کام نہیں کر رہی تھی انہوں نے جب اس سے بات کی تو اس نے بہت دیر کے بعد جواب دیا تو انہوں نے اس سے پوچھا تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ اس نے بتایا کہ میں ایک ویرانے میں پیشاب کرنے کے لئے داخل ہوا تو وہاں پر میں نے ایک سانپ دیکھا تو میں نے اسے قتل کر دیا جیسے ہی میں نے اسے قتل کیا اسی وقت مجھے کسی چیز نے پکڑ لیا اور زمین میں اتار کر لئے گئی اور ایک جماعت نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے اس نے فلاں کو قتل کیا ہے کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ تو کسی نے کہا اس کو شیخ کے پاس لے چلو چنانچہ وہ مجھے شیخ کے پاس لے گئے وہ شیخ بہت خوبصورت، بوڑھے اور سفید داڑھی والے تھے جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے تو انہوں نے اپنا معاملہ پیش کیا تو شیخ نے پوچھا وہ کس شکل میں ظاہر ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا تو شیخ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے ہم سے لیلۃ الجن میں فرمایا!

من تصور منکم فی صورته فقتل فلا شئی علی قاتله۔

ترجمہ: ''تم میں سے جس نے اپنی شکل بدل کر کوئی اور شکل اختیار کی اور مارا

گیا تو اس کے قاتل پر کوئی ضمان اور قصاص وغیرہ کچھ نہیں"۔

لہٰذا اسے چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

جنوں کی روایت کردہ حدیث کا معیار:

حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) کی حدیث کے متعلق علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ جن جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس نے سچ کہا۔

حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ 'جنات' کی روایت میں توقف (اس حدیث پر عمل کرنے سے روکا جائے گا) کیا جائے گا کیونکہ راوی حدیث میں عدالت اور ضبط دونوں شرط ہیں اسی طرح جو صحابی ہونے کا دعوی کرے اس کے لئے بھی عادل ہونا شرط ہے اور جنات کی عدالت معلوم نہیں ہوسکتی اس کے باوجود شیاطین کے بارے میں احادیث میں تنبیہ آئی ہے کہ وہ قیامت کے قریب لوگوں کو اپنی طرف سے من گھڑت حدیثیں بیان کریں گے۔

شیاطین بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سنائے گا:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک شیطان بازاروں میں یہ کہتا ہوا نہ پھیرے گا کہ مجھ سے فلاں بن فلاں نے ایسی اور ایسی حدیث بیان کی ہے۔

(ابن عدی الکامل بیہقی)

انسان کی شکل میں شیاطین ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے شیطانوں کو سمندروں میں قید کر دیا وہ زمانہ

قریب ہے کہ جب شیاطین تم میں سے ظاہر ہونگے تمہارے ساتھ مساجد میں نماز پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے بارے میں جھگڑا فساد کریں گے خبردار۔ یہ انسان کی صورت میں شیاطین ہونگے۔
(طبرانی، بیہقی دلائل النبوۃ)

تائید میں دوسری حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت سلیمان بن حضرت داود علیہ السلام نے شیطانوں کو سمندر میں قید کر دیا تھا لیکن جب ایک سو پینتیس (۱۳۵) سال ہو جائیں گے تو یہ شیطان انسانوں کی صورتوں میں مسجدوں، مجلسوں میں ظاہر ہونگے اور لوگوں کے ساتھ قرآن و حدیث میں جھگڑا کریں گے۔
(شیرازی الالقاب)

مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنے والا شیطان:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا کہ جس نے ایک قصہ گو کو مسجد خیف میں قصہ بیان کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتے ہیں جب میں نے اس قصہ گو کو طلب کیا تو وہ شیطان نکلا۔
(امام بخاری فی التاریخ)

مسجد منیٰ میں من گھڑت حدیث بیان کرنے والا شیطان:

ابن یمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود دیکھا کہ مسجد منیٰ میں شیطان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے من گھڑت احادیث سنا رہا تھا اور لوگ احادیث سن کر لکھ رہے تھے۔
(ابن عدی)

مسجد حرام میں جھوٹی احادیث سنانے والا:

حضرت عیسیٰ بن ابی فاطمہ الفرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں ایک محدث کے پاس بیٹھ کر احادیث لکھ رہا تھا جب اس محدث نے مجھ سے فرمایا شیبانی نے حدیث بیان کی تو ایک شخص جو وہاں موجود تھا کہا مجھ سے شیبانی نے حدیث بیان کی محدث نے کہا امام شعبی روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا مجھ سے بھی امام شعبی نے حدیث بیان کی۔ پھر محدث نے کہا حارث روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے حارث کی زیارت بھی کی ہے اور اس شخص نے ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے۔تو محدث نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تو اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور میں ان کے ساتھ جنگ صفین میں شامل تھا جب اس نے یہ بات دیکھی تو آیت الکرسی پڑھی جب میں، ولا یودہ حفظھما۔ پر پہنچا اور مڑ کر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

اصول روایتِ حدیث:

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی ایسا محدث حدیث بیان کرے اور اس کا چہرا نظر نہ آئے تو اس سے روایت نہ کرنا ہوسکتا ہے وہ شیطان لعین ہو اور محدث کی شکل اختیار کر کے آیا ہو اور کہے حدثنا واخبرنا۔

فائدہ:

محدثین کرام نے صحیح ،ضعیف، مرفوع یعنی من گھڑت احادیث کی کامل تحقیق کر کے اپنی اپنی کتب میں لکھ دی ہے۔ نیز سچے اور جھوٹے راویوں کے حالات پر بھی کئی ضخیم جلدیں اسماء لرجال کی کتابیں موجود ہیں مثلاً، میزان الاعتدال، لسان المیزان، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء، اکمال

وغیرہ اس لئے مذکورہ واقعات کو پڑھ کر کوئی شک نہ کرے ذخیرہ احادیث پوری احتیاط اور دیانت داری کے ساتھ صحاح ستہ اور دیگر احادیث کی مستند کتابوں کی شکل میں دنیا میں ہمارے پاس موجود ہے۔ محدثین نے جھوٹے راویوں اور من گھڑت روایت کو انتہا کی محنت ریزی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی تصانیف میں لکھ دیا ہے مثلاً تنزیۃ الشریعہ، موضوعات کبریٰ، المقاصد الحسنہ، تذکرہ الموضوعات، الفوائدالمجموعہ، کشف الخفا وغیرہ۔ (ازمترجم)

جنات کے ثواب وعذاب کا بیان

علماء دین کا اس بارے میں اتفاق ہے کہ کافر جنات کو یوم آخرت میں عذاب دیا جائیگا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰكُمْ۔ ترجمہ:۔"فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے"۔ (سورۃ انعام ترجمہ کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ:۔"اور اے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے"۔ (کنزالایمان)

مسلمان جنات کا حکم:

مؤمن مسلمان جنات کے بارے میں مختلف مذاہب ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

پہلا مذہب:

مسلمان جنات کو کوئی ثواب نہیں ملے گا مگر دوزخ سے آزاد ہونگے۔ پھر ان کو حکم دیا جائیگا کہ تم جانوروں کی طرح مٹی ہوجاؤ یہ مذہب حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کو علامہ ابن حزم نے روایت کیا ہے۔

(ابن حزم الملل والنحل)

حضرت لیث بن ابی سلیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنات کا ثواب یہ ہے کہ ان کو آگ سے نجات دی جائے گی اور پھر انہیں حکم ہوگا

کہ مٹی ہو جاؤ۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مومن جنات اور باقی مخلوق کو حکم دے گا تم مٹی ہو جاؤ تو وہ فوراً مٹی ہو جائیں گے اسی موقع پر (بطور تمنا) کافر بھی کہے گا ''يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا''۔ ترجمہ:۔ ''کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح مٹی ہو جاتا''۔

(عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن شاھین کتاب العجائب والغرائب)

دوسرا مذہب:

مومن مسلمان جنات کو اطاعت کرنے کا ثواب دیا جائیگا اور نافرمانی کی سزا دی جائیگی یہ مذہب حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت امام مالک، امام اوزاعی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ اور ان کے شاگردوں کا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور صاحبین (یعنی امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ) سے بھی نقل کیا گیا ہے علامہ ابن حزم اپنی کتاب ''الملل والنحل''، میں فرماتے ہیں کہ جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان جنات جنت میں جائیں گے۔

امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ حضرت یعقوب سے نقل کرتے ہیں کہ امام ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں جنات کو یوم قیامت ثواب وانعام ملے گا جس کی تصدیق ہمیں قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ملتی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْ۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ ''اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں''۔ (یعنی نیکی اور بدی کے درجے ہیں اس کے مطابق ثواب وعذاب ہوگا)

حضرت خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن وھب سے پوچھا گیا

جس کو میں (راوی) نے سنا کہ جنات کو ثواب وعذاب ہوگا یا نہیں؟ تو

حضرت ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ۔ (سورۃ حم سجدہ)

ترجمہ:۔ "اور ان پر ان گروہوں کے ساتھ بات پوری ہوئی جو ان سے پہلے جن اور آدمیوں کے گزر چکے بے شک وہ گھاٹا اٹھانے والے تھے"۔

(کنزالایمان)

اور ارشاد خداوندی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا۔ (سورۃ انعام)

ترجمہ:۔ "اور ہر ایک کے لئے ان کے کاموں سے درجے ہیں"۔

(ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مخلوق کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ایک مخلوق وہ ہے جو جنت میں جائے گی۔

(۲) ایک مخلوق وہ ہے جو تمام کی تمام دوزخ میں جائے گی۔

(۳،۴) اور دو مخلوق ایسی ہیں جو جنت اور جہنم میں جائیں گی۔ یعنی ان میں کچھ تو جنت میں داخل ہوگی کچھ جہنم رسید ہونگی۔ پس جو تمام مخلوق جنت میں جائے گی وہ فرشتے ہیں۔ اور وہ مخلوق جو تمام کی تمام جہنم رسید ہوگی وہ شیطان ہے۔ اور وہ مخلوق جو جنت اور جہنم میں جائیں گی وہ انسان اور جنات ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو انعام ملے گا اور کافروں کو عذاب۔

(ابوشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت مغیث بن سمی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت مغیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ مخلوقات جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ سب جہنم کی خطرناک چیخ وپکار سنتی ہیں مگر دو مخلوقات ایسی ہیں یعنی جن (انس) ان پر انعام وعذاب ہوگا۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنات ابلیس اور انسان حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں ان میں بھی مسلمان ہیں اور ان میں بھی مسلمان ہیں وہ سب کے سب ثواب وعذاب کے حصہ دار ہیں پس جو اس مخلوق جن وانس یا اس مخلوق سے مسلمان ہوگا اللہ رب العزت کا دوست ہے جو اس مخلوق یا اس مخلوق سے کافر ہوگا وہ شیطان ہے۔ (ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری، منذر بن سعید اور ابن المنذر اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ جنات جنت میں داخل ہونگے اور وہاں کھائیں گے اور پئیں گے۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت حمزہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت ارطاۃ بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حمزہ بن حبیب کی مجلس میں مباحثہ کیا کہ کیا جنات جنت میں جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں جنات جنت میں جائیں گے اور اس بات کی تصدیق قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''ان سے پہلے انہیں کسی آدمی اور جن نے نہ چھوا''۔

(ابن المنذر، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

جن، انسانوں کو جنت میں نہ دیکھ سکیں گے:

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو جنات جنت میں داخل ہونگے ہم انسان ان کو دیکھیں گے۔ لیکن وہ جنات ہم انسانوں کو نہ دیکھ سکیں گے وہاں دنیا کے برعکس ہوگا۔

کیا جنت میں، جنات کو دیدارِ خدا ہوگا؟

مصنف کتاب ''آکام المرجان'' امام ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ نے ''القواعد الصغریٰ'' میں کچھ ایسے قوائد بیان کئے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسلمان جنات جب جنت میں داخل ہونگے تو وہ اللہ رب العزت کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کرسکیں گے بے شک اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف مسلمان انسانوں کے ساتھ خاص ہے اور اس کی بھی وضاحت بیان کردی کہ فرشتے بھی جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکیں گے اور یہ اس بات کا مقتضی ہے کہ جن بھی اللہ رب العزت کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکیں گے۔

امام سیوطی اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں (مصنف کتاب) کہتا ہوں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا فیصلہ فرمادیا ہے اور آپ نے اپنی کتاب ''کتاب الرؤیہ'' میں اس سلسلہ میں ایک مستقل باب بھی قائم کیا ہے۔

قاضی جلال الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے اس پر تبصرہ کرتے

ہوئے فرمایا کہ دلائل کے عام ہونے سے یہی واضح ہوتا ہے کہ جنات اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور اس بات کو ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "شرح ارجوۃ فی الجن" میں سے شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن آئمہ احناف میں سے ایک امام حضرت اسمعیل الصفاء کی کتاب "اسئلۃ الصفاء" میں ہے کہ جنات جنت میں اللہ رب العزت کی زیارت کی سعادت نہ کر سکیں گے۔ (واللہ اعلم)

تیسرا مذہب:

جنات کی جنت میں خوراک کیا ہوگی؟

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مومن جنات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا جن جنت میں داخل ہونگے؟ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے لیکن کھائیں پئیں گے نہیں ان کو صرف تسبیح و تقدیس کا الہام کیا جائے گا جس کو جنت والے کھانے پینے کے دوران پائیں گے یعنی کھانے پینے کی لذت۔

(ابن ابی الدنیا)

چوتھا مذہب:

جنات جنت میں داخل نہیں ہونگے بلکہ اس کے ایک مہیت علاقہ میں رہیں گے یہاں پر ان کو انسان دیکھ سکیں گے وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت لیث بن ابی سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن جنات نہ تو جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ ابلیس کو جنت سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے اس لئے اس کو دوبارہ جنت میں داخل نہیں فرمائے گا نہ اس اولاد کو جنت میں داخل کریگا اور اس حدیث کو حافظ ابو سعید محمد بن عبدالرحمٰن الکنجر ودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب امالی میں نقل کیا ہے۔

(ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

پانچواں مذہب:

جنات کی جنت میں رہنے کی جگہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مومن جنات کے لئے ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہوگا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا یہ اعراف میں ہونگے جنت میں امت محمدیہ کے ساتھ نہیں ہونگے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعراف کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں جاری ہونگی اور درخت اگیں گے اور پھل لگیں گے۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث انتہائی منکر ہے۔ (منکر حدیث وہ ہے جس کا راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کے خلاف اس حدیث کو روایت کرے)۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ، امام بیہقی البعث)

جنات کی موت

جنات کی موت کے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جنات مرتے نہیں ہیں۔ تو میں (راوی) نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (سورۃ الاحقاف)

ترجمہ:۔ ''یہ وہ ہیں جن پر ان گروہوں کے ساتھ بات پوری ہو چکی ہے جو ان سے پہلے جن اور آدمیوں کے گزر چکے''۔ (کنزالایمان)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ابلیس کے ساتھ جنات کو بھی مہلت دی گئی ہے جب ابلیس پر موت آئے گی تو اس کے ساتھ یہ بھی مرجائیں گے لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ تمام جنات کو مہلت دی گئی ہے کیونکہ اس سے قبل بہت سی روایات بیان ہو چکی ہیں جس سے جنات کا ثبوت ملتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن جریر)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب:

زرعہ بن حمزہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا جنات پر بھی موت آتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں جنات پر بھی موت آتی ہے مگر ابلیس پر موت نہیں آتی۔ پھر فرمایا یہ سانپ جن کو تم الجان کہتے ہو یہ چھوٹے جن ہیں۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس کی بڑھاپے کے بعد جوانی لوٹ آتی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو

ابلیس بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ تیس (۳۰) سال کی عمر میں لوٹ آتا ہے۔ (ابن شاہین غرائب السنن)

انسان کے ساتھ شیطانوں کی تعداد اور ان کی موت:

حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا انسان کے ساتھ جو شیطان رہتا ہے وہ مرتا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ کوئی ایک شیطان ہوتا ہے مسلمان کو گمراہ کرنے کے لئے تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر شیطان اس کے درپے ہوتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

شیطان اور اس کے والدین کنوارے تھے:

حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہیں کہ جنات تو مرجاتے ہیں لیکن شیطان نوجوان رہتا ہے اور نہیں مرتا۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان کا باپ بھی کنوارہ ہے اس کی ماں بھی کنواری ہے اور یہ بھی کنوارہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

جنات کی درازئی عمر کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت عیسیٰ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف کو یہ معلوم ہوا کہ ملک چین میں ایک ایسا مکان ہے اگر لوگ راستہ بھول جائیں تو وہ آواز سنتے ہیں کہ راستہ ادھر ہے۔ لیکن ان کو نظر کچھ نہیں آتا۔ تو حجاج بن یوسف نے کچھ لوگ وہاں بھیجے اور انہیں حکم دیا کہ تم لوگ وہاں جا کر جان کر راستہ بھول جانا جب وہ تمہیں کہیں کہ راستہ ادھر ہے۔ تو تم ان پر حملہ کر دینا اور ان کو دیکھنا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے کہا تم لوگ ہمیں کسی طرح بھی نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو اور کتنے

عرصہ سے یہاں مقیم ہو۔ انہوں نے کہا ہم زمانہ اور سالوں کو شمار نہیں کر سکتے البتہ یہ معلوم ہے کہ ملک چین آٹھ مرتبہ تباہ و برباد ہوا اور آٹھ مرتبہ آباد ہوا ہم تب سے یہاں مقیم اور آباد ہیں۔

(ابو عبدالرحمٰن محمد المنذر ہروی المعروف بشکر کتاب العجائب، ابوالشیخ النوادر)

انسان، فرشتے، جنات اور جانوروں کی روح قبض کرنے والا:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ملک الموت انسانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرتے ہیں اور جنات کا فرشتہ الگ ہے اور شیطان کا الگ ہے اور پرندوں، وحشی جانوروں، مچھلیوں اور سانپوں کے فرشتے روح قبض کرنے والے الگ الگ ہیں اور یہ کل چار فرشتے ہیں۔

(جویبر فی التفسیر)

قرین

انسانوں کے ساتھ رہنے والے شیطان

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ فرماتی ہیں کہ مجھے فکر لاحق ہوئی کہ شاید آپ کسی دوسری بیوی صاحبہ کے ہاں تشریف لے گئے ہوں گے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے مجھے دیکھا تو فرمایا اے عائشہ کیوں فکر مند ہو۔ میں نے عرض کیا میری جیسی کو آپ جیسے پر کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے تیرے شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے ساتھ شیطان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی ہے۔ فرمایا ہاں لیکن میرے رب تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ (صحیح مسلم باب تحریش الشیطان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ لگا ہوا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے ہمیشہ بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔ (صحیح مسلم صلوۃ المسافرین)

حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ ایک شیطان لگا ہوا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے ساتھ بھی ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا۔
(ابن حبان، طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہمزاد میں فرق:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضرت آدم علیہ السلام پر دو فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔

(۱) یہ کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوگیا۔

(۲) یہ کہ میری ازواج میری مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی بیوی ان کی لغزش میں مددگار تھی۔ (ابونعیم دلائل النبوۃ)

فائدہ:

یہ حدیث مبارکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمزاد کے مسلمان ہونے کے بارے میں صریح ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ (از مترجم)

فرشتہ انسان کو نیکی اور شیطان برائی کا حکم دیتا ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے ساتھ شیطان کا بھی تعلق ہے اور فرشتے کا بھی تعلق ہے۔ شیطان انسان کو گناہ کی دعوت دیتا ہے اور حق کو جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ نیکی کی دعوت دیتا اور حق بات کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں نیکی اور حق کا خیال آتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جس کے دل میں گناہ کا خیال پیدا ہوتو اسے شیطان کی طرف سے

سمجھے اور اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود سے پناہ مانگے اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ''شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے''۔ (ترمذی،نسائی)

مومن شیطان کو تھکا دیتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن شخص اپنے شیطان کو اس قدر بے بس کر دیتا ہے جس طرح تم میں کوئی شخص سفر میں اپنے اونٹ کو تھکا دیتا ہے۔ (مسند احمد، ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن شخص کا شیطان کمزور اور پریشان رہتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

شیطان تلاوت قرآن سے چڑیا کی مانند ہو جاتا ہے:

حضرت قیس بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے شیطان نے مجھے بتایا کہ جب میں تجھ میں داخل ہوا تھا تو کتے کے پلے (چھوٹے بچے) کی طرح تھا اور آج چڑیا کی مانند ہوں میں نے پوچھا ایسا کیوں ہوا۔ اس نے کہا آپ نے مجھے قرآن مجید کے ساتھ پھگلا دیا ہے۔ (یعنی قرآن مجید کی تلاوت کر کے اور اس پر عمل کر کے)۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کو زیادہ پسند بندہ:

حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے کافر کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے اور اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر ہوتا ہے۔ مومن شخص کا شیطان مومن سے دور رہتا ہے اور اس کی

تاک میں رہتا ہے کہ مومن کب غافل ہو اور یہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ شیطان زیادہ کھانے والے زیادہ سونے والے لوگوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

(امام احمد کتاب الزھد)

یوم قیامت مومن کے ساتھ فرشتہ اور کافر کے ساتھ شیطان ہوگا:

امام عبدالرزاق اور ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید الجریری رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید کی اس آیت۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا۔ (سورۃ الزخرف)

ترجمہ:۔ ''اور جسے رحمٰن کے ذکر سے اندھا پن آئے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کریں''۔ (کنزالایمان)

کی تفسیر میں حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یوم قیامت کافر کو زندہ کیا جائیگا تو اس کا شیطان اس کے سامنے چل رہا ہوگا اور اس سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ اس وقت شیطان خواہش کرے گا۔

يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ۔ (سورۃ الزخرف)

ترجمہ: ہائے کسی طرح مجھ میں اور تجھ میں مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

لیکن مومن کو جب اللہ تعالیٰ یوم قیامت اٹھائے گا تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہوگا لوگوں کے فیصلہ ہونے تک اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (عبدالرزاق فی التفسیر)

شیطانی وسوسے

فرمان خداوندی ہے:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ (سورۃ الناس)

ترجمہ: ''تم کہو میں اس کی پناہ مانگتا ہوں جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب کا معبود ہے دل میں بُرے خطرے ڈالنے والے شر سے اور جن اور آدمی میں سے چھپ کر وسوسے ڈالنے والے کے شر سے''۔

وسوسہ کیا ہے؟

قاضی ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وسوسہ کے متعلق ایک احتمال یہ ہے کہ یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک کر لیتا ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ وسوسہ وہ چیز ہے جو فکر کرتے وقت واقع ہو جاتا ہے اور اس سے اجزائے انسانی میں مس وشکوک اور دخول ہوتا ہے (یعنی چھوتا ہے اور شک میں ڈالتا ہے اور داخل ہو جاتا ہے) بعض متکلمین انسانوں کے جسموں میں شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا موجود رہنا جائز نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ فرمان خداوندی ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۔

ترجمہ: ''یعنی جو لوگوں کے دلوں میں خطرے ڈالتا ہے۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

(مسند احمد، دارمی، ابوداود کتاب ذم الوسوسہ)

سوال:

علامہ ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر سوال کیا جائے کہ شیطان کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور دل تک کیسے پہنچتا ہے؟

تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک پوشیدہ کلام ہے جس کی طرف نفوس اور طبائع خود مائل ہوجاتے ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ انسان وجدان (یعنی جاننے کی قوت) میں داخل ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس فاسد اور دری افکار کی تلقین کرتا ہے۔

(ابن عقیل کتاب الفنون)

وسوسہ سے بچنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

حضرت معاویہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وسوسہ کے خاتمہ) کے لئے یہ بھی ایک دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْمِرْ قَلْبِیْ مِنْ وَسَاوِسِ ذِکْرِكَ وَاطْرُدْ عَنِّیْ وَسَاوِسَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ:۔ ''اے اللہ میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرمادے اور مجھ سے شیطانی خیالات دور فرمادے۔

(ابن ابی بکر کتاب ذم الوسوسہ)

تفسیر ''الوسوس الخناس''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان خداوندی ''الوسوس الخناس'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے جس نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوجاتا ہے تو شیطان لوٹ

آتا ہے اور اس کو "الوسوس الخناس" کہتے ہیں۔
(ابوبکر بن ابی داود کتاب ذم الوسوسہ)

انسان میں شیطان کا ٹھکانہ:

حضرت عروہ بن رُویم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ان کو انسانوں میں شیطان کے رہنے کی جگہ دیکھا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر فرما دیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کے سر کی طرح ہے جس نے اپنا سر دل کے دھانے پر رکھا ہوا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ اپنا سر ہٹا لیتا ہے اور جب بندہ اللہ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے تو شیطان اسے آزماتا ہے اور وسوسے ڈالنے لگتا ہے یعنی اس کی طرف واپس آ کر وسوسے ڈالتا ہے۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

انسان کے دل پر شیطان کی سونڈھ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل میں چپکے چپکے باتیں کرتا ہے۔
(بیہقی شعب الایمان، ابویعلیٰ، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

وسوسہ ڈالنے والے شیطان کی شکل:

علامہ سہیلی، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ اس کو شیطان کی جگہ دیکھا دے تو اس کو ایک تعجب خیز جسم دکھایا گیا جس کا اندرونی حصہ باہر سے نظر آ رہا تھا اور شیطان مینڈک کی شکل میں دل اور کندھے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا مچھر کی

ناک جیسی اس کی ناک تھی جس کو شیطان اس کے دل میں داخل کر کے وسوسہ ڈال رہا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کندھے پر کیوں تھی؟

علامہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لئے تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کے وسوسے سے معصوم ہیں اسی جگہ سے شیطان انسانوں کو وسوسہ میں ڈالتا ہے۔

وسواس کا دروازہ انسان کے دل میں:

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ انسان کے سینہ (دل) میں وسواس کا ایک دروازہ ہے جس سے (شیطان) وسوسہ ڈالتا ہے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کو دل سے دور کرنے کا وظیفہ:

حضرت ابو الجوزاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے شیطان انسان کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر پاتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن گزار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا مگر حلف اٹھاتے وقت اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

لا الٰہ الا اللہ۔ کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے دفع نہیں کر سکتی پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا۔

(سورہ بنی اسرئیل)

ترجمہ:۔ ’’اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو تو شیاطین پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

انسانوں میں لڑائی شیطان کی حرکت سے ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان سب سے نچلی زمین (ساتویں زمین) میں مقید ہے جب وہ حرکت کرتا ہے تو زمین کے اوپر جن دو یا دو سے زائد آدمیوں کے درمیان لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، ابونعیم)

شیطان وسوسہ کس کے دل میں ڈالتا ہے:

ابن جریر بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں مجھے بہت وسوسہ ہوتا تھا میں نے حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! اس کی مثال چوروں جیسی ہے جب وہ کسی ایسے گھر سے گذرتے ہیں جس میں بھلائی ہوتی ہے تو اس کو چرا لیتے ہیں اور اگر اس گھر میں بھلائی نہیں ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ (ابوبکر بن ابو دواد، ذم الوسوسہ)

وسوسہ مومن مسلمان کو بھی ہوتا ہے:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم (دلوں میں) ایسے خیالات پاتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک آسمان سے گر پڑنے کو اسے زبان پر لانے سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کھلے ہوئے اور خالص ایمان کی دلیل ہے۔

(مسند احمد)

حضرت عبد بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق پوچھا جو ہم میں کوئی اپنے اندر پاتا

ہے اس کے بیان کرنے سے بہتر ہے کہ وہ شخص ثریا ستارے سے گر پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یہ خالص ایمان کی دلیل ہے اس لئے کہ شیطان بندے کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہوجاتا ہے تو وہ دل پر حملہ کرتا ہے (یعنی وسوسہ ڈالتا ہے)۔ (بزار)

وسوسہ آنا ایمان کی دلیل ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے وسوسے آتے ہیں گویا کسی چیز پر ڈھال کے بات کہتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ الحمد اللہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ۔ یعنی تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے شیطان کی مکروفریب کو وسوسہ سے بدل دیا۔ (ابوداود، نسائی)

وضو میں وسوسہ ہوتو اللہ کی پناہ مانگو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تعوذ باللہ من وسوسۃ الوضوء"۔ یعنی وضوء کے وسوسہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (ابوبکر بن ابی داؤد، ذم الوسوسہ)

وضوء میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام:

حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولھان فاتقوا وسواس الماء۔

ترجمہ:۔ ''وضو کا بھی ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے تم پانی کے وسواس سے بچو''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں وضوء کے

شیطان کا نام ولہان ہے یہ وضوء میں لوگوں کا مذاق اڑاتا ہے۔

اور حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام شیطانوں سے زیادہ سخت وطاقتور ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

وسوسہ وضوء سے شروع ہوتا ہے:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وسوسے کی ابتداء وضوء سے ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسے اور نسیان کی بیماری ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''تم میں سے کوئی غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کرے اس لئے کہ عام طور پر وسوسے کی بیماری اسی سے پیدا ہوتی ہے''۔ (ابو داود، ترمذی، نسائی)

ابن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

وسوسہ سے بچنے کا ایک عمل:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور اگر پانی بہاؤ میں پیشاب کرے تو، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(ابو بکر بن ابی داؤد، ذم الوسوسہ)

نماز میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میرے اور

میری نماز اور تلاوت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھے شبہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے لہٰذا جب کبھی تم اپنے دل میں کوئی وسوسہ کرو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف تین بار تھتکار دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع فرمادیا۔ (مسلم)

شیطانی وسوسہ سے بچنے کا عجیب عمل:

حضرت ابو الملیح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وسوسہ کی شکایت عرض کرنے حاضر ہوا ہوں جو میں اپنے دل میں پاتا ہوں" میں نماز شروع کرتا ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ دو رکعت ہوئی یا ایک" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جب تمہیں یہ صورت پیش آئے تو (نماز سے پہلے) اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر اپنی الٹے ران میں چبھا دو اور 'بسم اللہ' پڑھو اس لئے کہ یہ کلمہ شیطان کے لئے چھری ہے۔ (بزار، طبرانی)

شیطان کے وسوسہ سے بچنے کا دوسرا طریقہ:

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے پاس شیطان آتا ہے اور مجھے وسوسہ ڈالتا ہے اور میں خود بھی شیطان کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھتا ہوں شیطان مجھ سے کہتا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کو کبھی طلاق نہیں دی تو حضرت حازم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس طرح تو نے میرے

سامنے قسم کھائی اسی طرح شیطان کے سامنے بھی قسم کھالے۔

(ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ وہ وسوسے جنہیں تم دیکھتے ہو وہ تمہارے عمل سے زیادہ خطرناک نہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

دل کی بات لوگوں میں مشہور کرنے والے شیطان کا نام:

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے تذکرہ نہ فرمایا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا خیال کیا ہے وہ بہت خوبصورت، شریف اور نیک گھرانے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ اس نے کہا لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے یہ بات کسی کے سامنے ظاہر ہی نہیں کی تو لوگوں میں یہ کہاں سے مشہور ہوگئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں خناس نے یہ بات پھیلائی ہے۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

ایک عجیب حکایت:

حضرت ابوالجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اپنے دل میں ارادہ کیا کہ جمعہ کے دن اس سے رجوع کرلوں گا اور میں نے اس بات کی کسی کو اطلاع نہ دی تو میری بیوی نے مجھ سے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن مجھ سے رجوع فرمالیں گے میں نے کہا یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے بیان نہیں کی پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات یاد آئی کہ ایک آدمی کے وسوسہ کو دوسرے آدمی کا وسواس (وسوسہ ڈالنے والا) اطلاع کردیتا ہے پھر بات مشہور ہوجاتی ہے۔ (ابوبکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)

حکایت:

حجاج بن یوسف کے پاس ایسے شخص کو پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی تھی تو حجاج نے اس سے پوچھا کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا نہیں تو حجاج نے ایک مٹھی کنکری لی اوران کو شمار کیا اور پوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی اور اتنی، تو حجاج نے ان کو پھینک دیا پھر ایک دوسری مٹھی بھری اوران کا شمار نہ کیا پھر پوچھا یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ تو اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ حجاج نے کہا تجھے پہلی تعداد کیسے معلوم ہوئی اور دوسری تعداد کیوں نہیں معلوم ہوئی؟ تو اس نے کہا ان کی تعداد آپ جانتے تھے تو آپ کے وسواس (وسوسہ ڈالنے والے) کو علم ہوگیا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو بتا دیا اور یہ (دوسری مٹھی کی) تعداد آپ کو نہیں معلوم تھی تو آپ کے وسواس کو بھی اس کا علم نہ ہوا اس لئے اس نے میرے وسواس کو خبر نہیں دی تو مجھے بھی اس کا علم نہ ہوسکا۔ (ابو بکر بن ابی داؤد، ذم الوسوسہ)

حکایت:

حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو حکم دیا کہ ایک خفیہ رجسٹر تیار کرو اسی دوران کہ وہ لکھ رہا تھا ایک مکھی اس رجسٹر کے کنارہ پر آکر بیٹھ گئی تو اس منشی نے اس کو قلم سے مارا جس سے اس کے کچھ ہاتھ پاؤں کٹ گئے پھر وہ منشی باہر آیا تو لوگوں نے محل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا اور کہنے لگے امیر المومنین نے ایسا ویسا لکھوایا ہے اس منشی نے پوچھا تمہیں کسی نے بتایا لوگوں نے کہا لنگڑے حبشی نے جو ہمارے سامنے نکل کر آیا اس نے ہمیں اطلاع دی تو وہ منشی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور انہیں اطلاع دی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ حبشی وہی مکھی ہے جس کو تو نے مارا تھا۔

(ابو بکر بن ابی داود، ذم الوسوسہ)۔

جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

جن مرگی والے جسم میں داخل ہوتا ہے یا نہیں؟

فرقہ معتزلہ کے ایک گروہ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ جنات مرگی والے کے بدن میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ:۔ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسے اٹھیں جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہے''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرگی والے جسم میں جن کے داخل ہونے کے متعلق اپنے والد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ مرگی والے انسان کے جسم میں جن داخل نہیں ہوتا تو میرے والد مکرم نے ارشاد فرمایا اے بیٹے! یہ جھوٹ بولتے ہیں وہی تو اس کی زبان پر بول رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوانہ کے پیٹ سے جن نکالا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کو جنون (دیوانگی) ہے اور یہ جنون اس کو صبح اور شام کے

کھانے کے وقت پکڑ لیتا ہے یہ ہماری زندگی کا مزہ تلخ وخراب کردیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ کے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا، اور اس کے لئے دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کی تو اس کے پیٹ سے کتے کا سیاہ پلا نکلا جو بھاگ گیا (حقیقت میں یہ جن ہی تھا جس نے سیاہ کتے کے بچے کی شکل اختیار کرلی تھی)۔

(مسند احمد، دارمی، طبرانی، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

رسول اللہ ﷺ نے ایک اور بچے سے جن نکالا:

حضرت ام ابان بنت الوازع اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے دادا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا ایک دیوانہ بچہ لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کی پیٹھ میرے سامنے کرو پھر حضور ﷺ نے اوپر نیچے سے اس کے کپڑے پکڑے اور اس کی پیٹھ پر مارتے جاتے اور فرماتے اے اللہ کے دشمن! نکل جا تو وہ بچہ تندرست ہو کر دیکھنے لگا۔

(احمد، ابوداود، طبرانی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لئے نکلا تو مقام بطن روحاء میں ایک عورت اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے جس دن سے میں نے اسے جنا ہے اب تک اس کو افاقہ نہیں ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے بچہ لے لیا اور اس کو اپنے سینے اور ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا اے اللہ کے دشمن! نکل جا بے شک میں اللہ کا رسول ہوں پھر حضور ﷺ نے وہ بچہ اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا اس کو لے جا اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

(ابویعلیٰ، ابونعیم، بیہقی)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جن نکالنے کا عجیب واقعہ:

حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن علی عسکری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے والد

نے میرے دادا سے حدیث بیان کی میرے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں موجود تھا کہ ان کی خدمت میں متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپ کو آگاہ کرے کہ اس کی بیٹی (شہزادی) کو مرگی ہوگئی ہے اور عرض کرے کہ آپ اس کی صحت وعافیت کے لئے دعا فرمائیں تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے وضوء کرنے کے لئے کھجور کے پتے کا تسمہ لگا ہوا لکڑی کا جوتا (کھڑاؤں) جس کو پٹا کھجور کی پتے کا تھا) نکالا اور اس وزیر سے فرمایا امیر المومنین کے گھر جاؤ اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس جن سے کہو کہ (امام) احمد فرمارہے ہیں تمہیں کیا پسند ہے آیا اس لڑکی سے نکل جانا پسند کرتے ہو یا اس (احمد) کے جوتے سے ستر (۷۰) جوتے کھانا پسند کرتے ہو؟ چنانچہ وہ وزیر اس لڑکی کے پاس گیا اور اسے یہ پیغام دیا اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں گے تو ہم عراق میں بھی نہیں رہیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے ہیں اور جو اللہ کی فرماں برداری کرتا ہے اس کی تو ساری کائنات فرماں بردار ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ جن اس لڑکی سے نکل گیا وہ لڑکی تندرست ہوگئی اور اس کے یہاں اولاد بھی ہوئی پھر جب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا تو وہ سرکش جن اس لڑکی پر دوبارہ آ گیا متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمد کے شاگرد حضرت ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا تو اس نے پورے واقعہ سے آگاہ کیا چنانچہ حضرت ابوبکر مروزی رحمۃ اللہ علیہ نے جوتا لیا اور اس لڑکی کے پاس گئے تو اس سرکش جن نے اس لڑکی کی زبان سے گفتگو کی اور کہا میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور میں تمہاری اطاعت نہیں کروں گا اور تمہاری بات نہ مانوں گا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تو اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار بندے تھے اس لئے انہوں نے ہمیں اپنی

اطاعت کا حکم دیا۔ (ہم نے ان کی فرماں برداری کی وجہ سے ان اطاعت کی)۔

(قاضی ابویعلیٰ، طبقات الحنفیہ)

علامہ ابن تیمیہ کا فتویٰ:

ابن تیمیہ نے مجموعہ فتاوٰی میں کہا انسانوں کو جنات کی مرگی کبھی تو شہوت اور خواہش و عشق کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی بغض وحسد اور تکلیف دینے میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے خواہ پیشاب کے ذریعہ یا پانی انڈیل کر یا کسی جن کو مار ڈالنے کی وجہ سے اگرچہ وہ انسان اس (جن) کو نہ پہچانتا ہو اور جن میں ظلم اور جہالت ہوتی ہے تو انہیں جتنی سزا کے مستحق ہیں اس سے زائد دینے کی وجہ سے بھی سوار ہو جاتے ہیں اور کبھی ان کے ساتھ محض کھیل کود اور شر کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے بیوقوف انسانوں سے ہو جاتا ہے۔

پہلی صورت (شہوت، خواہش اور عشق) میں جن باتیں کرتا ہے اور علم ہو جاتا ہے کہ یہ حرام ہے اور گناہ کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت (بغض، حسد، تکلیف دینے اور انتقام وغیرہ) میں انسان کو علم نہیں ہوتا اور جو انسان جنوں کو تکلیف دینے کا قصد نہیں کرتا وہ جنوں کی طرف سے سزا کا مستحق نہیں ہوتا بشرطیکہ اس نے ان کی تکلیف کا کام اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں کیا ہو اور وہ یہ عذر کرتا ہے کہ یہ جگہ اس کی ملک میں ہے لہٰذا اسے ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے اور تم (جنات) انسان کی ملکیت میں بغیر ان کی اجازت کے نہیں رہ سکتے بلکہ تمہارے (جنوں) لئے وہ مقامات ہیں جہاں انسان نہیں رہتے مثلاً ویران اور میدان وخالی مقامات ہیں۔

جنات کے شر سے بچنے کا وظیفہ:

جنات پر قابو پانے کے لئے ذکر، دعا اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) پڑھنے اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کی جاتی ہے اگر جنوں کی وجہ سے کچھ

لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں سب سے بڑا عمل جس سے جنوں کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے وہ آیت الکرسی کا پڑھنا ہے۔ تجربہ کار حضرات نے بارہا اسے آزمایا ہے انسانوں کے نفس سے شیاطین کو دفع کرنے اور مرگی والوں سے مرگی دور کرنے اور جنوں کے حالات کو باطل کرنے میں آیت الکرسی بڑی عظیم تاثیر ہے اور ان گناہوں اور آفتوں سے بچنے میں بھی آیت الکرسی کی بڑی عظیم تاثیر ہے (البتہ جنوں کو دفع کرنے اور غلبہ حاصل کرنے کے لئے بہت سے ایسے وظیفے وغیرہ پڑھے لکھے جاتے ہیں) جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ اس معاملے میں عام طور پر عاملین اور عام لوگ پڑھتے ہیں ان میں اکثر شرکیہ الفاظ بھی ہوتے ہیں ایسے منتر سے احتراز کیا جائے۔

مرگی اور جنات کو دور کرنے کا لاجواب عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کو مرگی ہوگئی میں اس کے قریب گیا اور میں نے اس کی کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے:

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون۔ (سورہ مومنون آخر سورۃ آیات)

تلاوت کی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس آیت کی کسی پہاڑ پر تلاوت کرے تو وہ بھی ٹل جائے۔

(ابویعلی، ابن ابی حاتم، عقیلی، ابونعیم حلیۃ الاولیاء، ابن مردویہ)

عجیب حکایت:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ، ابن یاسین سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے پوچھا تو میں نے اس سے پوچھا تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اس نے کہا میں دیہات کا رہنے والا ہوں میرا بھائی اپنی قوم میں سب سے بڑا پہلوان تھا؟ اس کو ایک ایسی مصیبت آپڑی جو ٹلنے کا نام نہیں لیتی حتیٰ کہ ہم نے اس کو لوہے میں جکڑ دیا ہم باہمی باتیں کر رہے تھے کہ ایک غیب سے کہنے والا کہہ رہا ہے "السلام علیکم" اور ہمیں کوئی نظر نہیں آتا ہم نے اس کو جواب دیا ان (جنوں) نے کہا اے لوگو! ہم تمہارے پڑوسی ہیں ہم نے تمہارا پڑوسی بننے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا لیکن ہمارے ایک بے وقوف نے تمہارے اس ساتھی کا مقابلہ کیا تو ہم نے اس کو چھوڑ دینے پر اکسایا لیکن اس نے انکار کر دیا جب ہمیں یہ بات معلوم ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ لوگوں سے معذرت کرلیں پھر اس کے بھائی (یعنی مجھ) سے کہا جب فلاں دن ہو تو تم اپنی قوم کو جمع کرلو اور اس کو خوب جکڑ کر باندھ لو اگر یہ تم پر غالب آجائے تو تم کبھی بھی اس پر قابو نہ پاسکو گے پھر اسے ایک اونٹ پر سوار کروا اور اسے فلاں وادی میں لے آؤ اور اس (وادی) کی سبزی لے کر کوٹ لو پھر اس کو اس پر لیپ چڑھا دو اور اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ یہ تم سے چھوٹنے نہ پائے اگر وہ چھوٹ گیا تو تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے میں نے کہا اللہ تم پر رحم فرمائے، مجھے اس وادی اور اس سبزی کا پتہ کون بتائے گا؟ اس نے کہا جب وہ دن آئے تو تمہیں ایک آواز سنائی دے گی لہٰذا تم اس آواز کے پیچھے چل پڑنا جب وہ دن آیا تو میں نے اس کو ایک اونٹ پر سوار کیا تو اچانک میرے سامنے سے ایک آواز سنائی دی چنانچہ میں اس کے پیچھے چلتا رہا پھر اس نے کہا اس وادی میں اتر جاؤ پھر کہا اے فلاں! اس سبزی سے نئے لو اور ایسا ایسا کرلو ہم نے ویسا ہی

کیا جب وہ دوا اس کے پیٹ میں پہنچی تو وہ اس جن سے اور اپنی مصیبت سے آزاد ہوگیا اور اپنی آنکھیں کھول دیں اس رہنما جن نے کہا اب اس کا راستہ چھوڑ دو اور اس کی زنجیر کھول دو میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں چھٹتے ہی بھاگ نہ جائے اس جن نے کہا خدا کی قسم یہ جن اب قیامت تک اس کے پاس نہیں آئے گا میں نے کہا خدا تم پر رحم فرمائے تم نے ہم پر احسان کیا لیکن ایک بات رہ گئی ہے اس سے بھی ہمیں مطلع کرتے جاؤ اس جن نے کہا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا جب تم نے ہم سے اس نجات کا طریقہ بتایا تھا تو میں نے منت مان لی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت وتندرستی عطا فرمادیگا تو میں ناک میں نکیل ڈال کر پیدل حج کروں گا۔ اس نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کا ہمیں علم نہیں لیکن میں تمہیں اس کا حل بتاتا ہوں تم اس وادی سے اترو اور بصرہ جاؤ اور حضرت حسن بن ابی الحسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو اس لئے کہ وہ نیک آدمی ہیں۔

فائدہ:

یہ واقعہ ''لقطہ المرجان فی احکام الجان'' میں مکمل نہیں ہے لیکن ابن ابی الدنیا نے اس واقعہ کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے ہم یہاں اس کا مختصر خلاصہ نقل کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابن یاسین رحمۃ اللہ علیہ اس کو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے تو اس نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا سارا واقعہ اور اپنی نذر بھی عرض کی تو حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ناک میں نکیل ڈالنا تو شیطان کا کام ہے جس کا کرنا تمہارے ذمہ لازم نہیں بلکہ یہ گناہ ہے اور اس کا کوئی کفارہ بھی نہیں البتہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف کا حج کر کے اپنی نذر ادا کرلو اس سے تمہاری نذر ادا ہوجائے گی۔ (از مترجم)

ننگے سر گھر میں پھرنے پر جن کا مسلط ہونا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ''التذکرۃ الحمدونیۃ'' میں ہے کہ ایک

شاعر کی بیوی کو جن کی مرگی ہوگئی تو اس نے وہی جھاڑ پھونک کیا جو عامل حضرات کرتے ہیں پھر اس نے اس سے پوچھا تو مسلمان ہے یا یہودی یا عیسائی؟ تو شیطان نے اس عورت کی زبانی اسے جواب دیا کہ مسلمان ہوں تو شاعر نے کہا تو نے میری بیوی پر سوار ہونا کیوں کر حلال جانا جبکہ میں بھی تمہاری طرح مسلمان ہوں؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ میں بھی تمہاری طرح اسے پسند کرتا ہوں شاعر نے کہا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا جرجان سے، شاعر نے پوچھا تو اس پر کیوں سوار ہوا؟ اس نے جواب دیا اس لئے کہ یہ عورت گھر میں ننگے سر پھر رہی تھی۔ شاعر نے کہا اگر تو اتنا ہی غیرت مند تھا تو اس کے لئے جرجان سے دوپٹہ کیوں نہیں لے کر آیا جس سے اس کا سر ڈھک جاتا اور اس کا سر نہ کھلا رہتا۔ (التذکرۃ الحمدونیہ)

حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے گستاخ پر جن کا حملہ:

علامہ حسین بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ایک مرگی والے مجنون سے ملاقات کی جب وہ کسی فریضہ کی ادائیگی یا اللہ کا ذکر کرنا چاہتا تو اس کو مرگی لاحق ہوجاتی تو میں نے بھی اس سے وہی کہا جو لوگ کہتے تھے کہ اگر تو یہودی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واسطہ اور اگر تو عیسائی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واسطہ اور اگر تو مسلمان ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو اس کو چھوڑ دے اس نے کہا ہم نہ یہودی ہیں نہ عیسائی، ہم نے اس کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنے والا پایا اس لئے ہم نے اس کو اہم ترین فرائض سے ورک دیا۔ (ابن ابی الدنیا، علامہ ابن جوزی، عقلاء المجانین)

قرآن کو مخلوق کہنے والے معتزلی پر جن کا حملہ:

حضرت سعید بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک مجنون کو حمص (شہر) میں مرگی زدہ دیکھا جس پر لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے میں نے اس کے قریب

جا کر اس سے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر حملہ کرنے کی اجازت دی ہے یا تم خود شرارت کر رہے ہو؟ تو اس نے مجنون کی زبانی کہا ہم اللہ تعالیٰ پر جرات نہیں کر سکتے لہٰذا تم اسے چھوڑ دو تا کہ یہ مر جائے کیونکہ یہ کہتا ہے قرآن پاک مخلوق ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن جوزی عقلاء المجانین)

ایک اور معتزلی پر جن کا حملہ:

حضرت ابراہیم خواص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات ایسے آدمی کے پاس گیا جس کو شیطان نے مرگی میں مبتلا کر دیا تھا میں اس کے کان میں اذان دینے لگا تو شیطان نے اس کے اندر سے مجھے پکار کر کہا مجھے چھوڑ دو میں اس کو مار ڈالوں گا اس لئے کہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔

(رسالہ قشیریہ)

جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

ایک شخص کو جنات نے قید کیا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے نکلا اور گم ہوگیا تو اس کی بیوی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اس کا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے چار سال انتظار کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے انتظار کیا پھر آپ نے اسے نکاح کی اجازت دے دی اس کے دوسرے نکاح کے (کچھ ہی عرصہ) بعد اس کا پہلا شوہر واپس آ گیا تو لوگوں نے اس کا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایک طویل زمانہ تک غائب رہتا ہے اور اس کے گھر والوں کو اس کی زندگی کا علم نہیں ہوتا تو اس (غائب ہونے والے) شخص نے عرض کیا مجھے ایک عذر لاحق ہوگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارا عذر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا میں عشاء کی نماز کے لئے نکلا تو مجھے جنوں نے قید کرلیا اور میں ان میں ایک طویل زمانہ تک رہا پھر ان سے مسلمان جنوں نے جنگ کی اور وہ ان پر غالب آ گئے اور ان کے قیدیوں تک بھی پہنچ گئے اور ان قیدیوں میں میں بھی تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا دین ومذہب کیا ہے؟ میں نے کہا مسلمان ہوں تو انہوں نے کہا تم تو ہمارے ہی دین پر ہو ہمارے لئے تمہارا قید رہنا حلال نہیں چنانچہ انہوں نے مجھے وہاں رہنے یا وہاں سے واپس آنے کا اختیار دے دیا تو میں نے واپسی کو پسند کیا تو وہ رات کو میرے ساتھ انسانی شکل میں ہوتے اور مجھ سے باتیں کرتے اور دن میں ہوا کے بگولے کی صورت میں ہوتے میں ان کے پیچھے

پیچھے چلتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیا کھاتے تھے؟ عرض کیا ہر وہ کھانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا پھر پوچھا تم کیا پیتے تھے؟ عرض کیا وہ رس جس میں ابھی نشہ نہ آیا ہو (شراب نہ بنی ہو) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو عورت کو بیوی بنانے یا اس کو طلاق دینے کا اختیار دے دیا۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

دارقطنی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفقود ولا پتہ کی بیوی جب تک بیان نہ آجائے (اس کی موت یا طلاق دینا نہ معلوم ہو جائے) اسی کی بیوی ہے۔ اور مصنف عبدالرزاق میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک ایسی عورت ہے جو مصیبت میں مبتلاء کی گئی اس کو صبر کرنا چاہئے جب تک اس کے شوہر کے مرنے یا طلاق کی خبر نہ آجائے جس کی مدت فقہاء نے ستر (۷۰) سال بیان کی ہے یعنی جب مفقود کی عمر ستر سال کی ہوجائے اور اس کے تمام ہم عمر وہم وطن انتقال کر جائیں تو اس کی موت کا حکم دے دیا جائے گا اس کے بعد وہ عدت کے چار ماہ دس دن گزار کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی آ گیا تو اسے دوسرے شوہر سے جدا کر کے پہلے شوہر کے حوالے کر دیا جائے گا یا یہ کہ شوہر اول طلاق دیدے اور عدت گزار کر دوسرے شوہر سے دوبارہ نکاح کر لے۔

(از مترجم)

جنات کا ایک لڑکی کو اٹھا کر لے جانا:

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت نضر بن عمرو حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے ہاں ایک کنواں تھا میں نے اپنی بیٹی کو ایک پیالہ دیکر بھیجا کہ اس میں ہمارے لئے پانی لے آؤ۔ مگر اس نے ہمارے پاس آنے میں دیر لگادی ہم اس کو تلاش کر کر کے تھک گئے اور ہم اس کے پانے سے ناامید

ہو گئے اللہ کی قسم میں ایک رات اپنے سائبان کے نیچے بیٹھا تھا کہ میرے سامنے دور سے ایک سایہ نظر آیا جب وہ قریب ہوا تو وہ میری وہی بیٹی تھی میں نے کہا تو میری بیٹی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں میں آپ کی بیٹی ہوں میں نے پوچھا اے بیٹی تو کہاں تھی؟ اس نے کہا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے مجھے ایک رات کنویں پر بھیجا تھا تو مجھے ایک جن نے پکڑ لیا اور مجھے اڑا لے گیا تو میں اس کے پاس اس وقت تک رہی کہ اس جنوں کی ایک جماعت کے درمیان جنگ واقع ہوئی تو اس جن نے میرے ساتھ عہد کیا کہ اگر وہ ان پر کامیاب ہو گیا تو وہ مجھے آپ کے پاس واپس لوٹا دے گا چنانچہ وہ کامیاب ہوا اور مجھے آپ کے پاس لوٹا دیا میں نے اس لڑکی کو دیکھا تو سانولے رنگ کی ہو گئی تھی اور اس کے بال کم ہو گئے تھے اور گوشت ختم ہو گیا تھا (دبلی ہو گئی تھی) پھر وہ ہمارے پاس رہ کر تندرست ہو گئی اور اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو ہم نے اس کا نکاح کر دیا اس جن نے اپنے اور اس لڑکی کے درمیان ایک علامت مقرر کر رکھی تھی کہ جب اسے ضرورت پڑے تو اس جن کو بلالے جب اس کا شوہر اس لڑکی کو دیکھتا تو وہ شک کرتا کہ وہ اس کو اشارہ کر رہی ہے اور اس کا چچا زاد بھائی (اس لڑکی کا شوہر) ہمیشہ اس پر عیب لگاتا تھا ایک مرتبہ اس نے (اپنی بیوی سے) کہا تو شیطان ہے انسان نہیں ہے چنانچہ اس لڑکی نے اسی مقررہ علامت کے ذریعہ اشارہ کیا تو اس کے شوہر کو ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ اس نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ اگر تو اس کی طرف بڑھا تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا میں نے زمانہ جاہلیت میں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے اس کی حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے اعتبار سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا تو اس جوان نے کہا تو ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ہم بھی تو تمہیں دیکھیں؟ اس نے کہا یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا نے ہمارے لئے تین

چیزوں کا سوال کیا تھا۔

(۱) ہم خود تو دیکھ سکیں لیکن ہمیں کسی کو نہ دکھایا جائے۔

(۲) ہم سطح زمین کے نیچے رہیں۔

(۳) ہمارا ہر ایک بڑھاپے سے اپنے گھٹنوں تک پہنچ کر دوبارہ جوان ہو جائے۔

تو اس نے کہا اے جن! کیا تم ہمیں چوتھی کے بخار کی دواء نہیں بتاؤ گے؟ اس نے کہا کیوں نہیں کیا تو نے مکڑی کی طرح کا جانور پانی میں دیکھا ہے؟ اس کو پکڑ لے اور اس کی کسی ٹانگ کو روئی کے دھاگہ (کچے دھاگہ) سے باندھ لے اس کو اپنے بائیں بازو پر باندھ تو اس نے ایسا ہی کیا اور وہ بخار سے اس طرح نجات پا گیا گویا اسے رسی سے کھول دیا گیا پھر اس نوجوان نے پوچھا اے جن! تو ہمیں اس آدمی کا علاج نہیں بتادو گے؟ جو عورت ارادہ کرتی ہے وہ مرد بھی ارادہ کرے؟ جن نے پوچھا کیا اس سے مردوں کو تکلیف ہوتی ہے؟ اس نے کہا ہاں جن نے کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تجھے اس کا بھی علاج بتا دیتا۔

(امام خرائطی، کتاب الہواتف)

حکایت:

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت زیاد بن نضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں اپنے ایک کنویں کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ ایک محلہ کا آدمی تھا جس کا نام عمرو بن مالک ہے اس کے ساتھ اس کی ایک جوان لڑکی تھی اس نے کہا اے بیٹی! یہ پیالہ پکڑ اور کنویں سے پانی لاکر مجھے پلا اس کنویں پر ایک جن تھا جس نے اسے گھیر لیا اور اس نے اس لڑکی کو اچک لیا اور اسے لے گیا لڑکی کے باپ نے اسے گم پایا تو اس نے محلہ میں آواز لگائی چنانچہ ہم ہر مصیبت وخواری میں نکلے اور ہم نے ہر قبیلے، پہاڑی اور راستے

میں تلاش کیا لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اچانک وہ لڑکی آ گئی اور اس کے بال اور اس کے ناخن لمبے لمبے ہو گئے تھے اس کا باپ اس کی طرف بڑھا اور اس کا بوسہ لیا اور کہا اے بیٹی! تو کہاں تھی؟ اور تجھے زمین نے کہاں سے نکالا؟ اس نے کہا کیا آپ کو کنویں سے پانی منگانا یاد ہے؟ اس کے باپ نے کہا ہاں اس لڑکی نے کہا اس کنویں پر ایک جن تھا جس نے مجھے گھیر لیا اور اچک لے گیا تو ابتک میں ان کے ساتھ ہی رہی اللہ کی قسم اس نے میرے ساتھ کوئی نازیبا حرکت نہیں کی یہاں تک کہ ایک مسلمان قوم (جنوں) نے مشرک جنوں سے جنگ کی ان جنون نے اللہ کے لئے عہد کیا کہ اگر وہ کامیاب ہوگئے تو مجھے میرے گھر والوں میں واپس کردیں گے چنانچہ وہ لوگ کامیاب ہوگئے تو اس نے مجھے اٹھایا جب میں نے صبح کی تو میں آپ لوگوں کو دیکھ رہی ہوں اس جن نے میرے اور اپنے درمیان ایک نشان مقرر کرلیا جب بھی مجھے ان کی ضرورت پڑے تو میں اپنی آواز بلند کردوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بال اور اس کے ناخن کاٹ دیئے پھر اس کے باپ نے محلّہ کے ایک نوجوان سے اس کی شادی کردی پھر ان دونوں میاں بیوی کے درمیان لڑائی ہوئی جیسا کہ میاں بیوی کے درمیان ہوا کرتی ہے تو اس کے شوہر نے کہا اے دیوانی! تیری جنوں ہی میں پرورش ہوئی ہے تو اس لڑکی نے اپنی آواز بلند کی تو اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے ہمیں آواز دی اے بنو حارث کے نوجوان! اکٹھا ہو جاؤ اور برائے مہربانی حیا کرو۔ ہم نے آواز دی جن! ہم آواز سن رہے ہیں لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آتا اس جن نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے مرتبہ ومقام کی وجہ سے اس کی حفاظت کی ہے اور مسلمان ہونے کے بعد بھی اپنے دین کے لحاظ سے اس کی حفاظت کرتا رہوں گا اللہ کی قسم میں نے اس سے کبھی غلط فائدہ حاصل نہیں کیا میں

فلاں زمین میں تھا تو میں نے اس کی آواز سنی تو میں جس کام میں مصروف تھا اسے وہیں چھوڑ کر آ گیا اور میں نے اس سے پوچھا تو اس لڑکی نے بتایا کہ میرے شوہر نے مجھے عار دلایا ہے کہ میں جنوں میں تھی خبردار! اللہ کی قسم اگر تو نے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو میں تیری آنکھیں پھوڑ دونگا لوگ اس جن کی طرف بڑھے اور کہا ہمارے سامنے ظاہر ہو ہم تمہیں بدلہ دیں گے ہمارے پاس تمہاری جزاء و بدلہ ہے اس نے کہا ہمارے باپ دادا نے جو سوال کیا وہ یہ ہیں۔

(۱) ہم خود دیکھ سکیں لیکن ہمیں کسی کو نہ دکھایا جائے۔

(۲) ہم سطح زمین کی نیچے سے نہ نکلیں۔

(۳) ہمارا بوڑھا دوبارہ جوان ہو جائے۔

اس وقت محلہ کی ایک بوڑھی عورت نے جن سے کہا اے جن! ایک میری بیٹی ہے جس کو چوتھی کے بخار نے پکڑلیا ہے تو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی دواء ہے؟ اس نے کہا کھیتی میں اتر جا اور پانی کے لمبے ٹانگوں والی مکھی کی طرف دیکھ جس کے منہ پر نہریں ہوں اس میں سے سات رنگ لے لے یعنی پیلا، سرخ، سبز، کالا پھر اس کے درمیان میں مکھی رکھ کر اپنی انگلیوں سے مسل دے پھر اس کو اس لڑکی کے بائیں بازو پر باندھ دے چنانچہ اس عورت نے ایسا کیا تو وہ لڑکی اس بخار سے نجات پا گئی۔ (امام خرائطی الہواتف)

جنات کے واقعات بیان کرنے والا خرافہ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک واقعہ بیان فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ مطہرہ نے کہا یہ واقعہ تو خرافہ کا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتی ہو خرافہ کون ہے؟ خرافہ ایک آدمی تھا جس کو اسلام سے پہلے کسی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں جنوں نے قید کرلیا تو وہ شخص ان میں ایک طویل مدت

تک ٹھہرا رہا پھر جنوں نے اس کو انسانوں میں واپس لوٹا دیا تو وہ لوگوں سے ایسے عجائب بیان کیا کرتا تھا جو اس نے جنوں میں دیکھا تھا اور لوگ تعجب کی بناء پر کہا کرتے تھے کہ یہ بات تو خرافہ کی ہے۔ (مسند احمد، شمائل ترمذی)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج کو خرافہ کا قصہ سنانا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کی ازواج مطہرات تشریف لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ایسی باتیں فرماتے رہے جیسا کہ انسان اپنے گھر والوں میں کرتا ہے تو ان ازواج میں سے ایک نے کہا یہ تو خرافہ جیسی (عجیب) بات ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم لوگ جانتی ہو خرافہ کا قصہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ میں سے تھا اس کو جن اٹھا کر لے گئے یہ جنات کے ساتھ کافی عرصہ تک رہا پھر انسانوں میں واپس آیا تو ایسی حکایات بیان کرتا تھا جو جنوں میں ہوا کرتی تھیں اس نے ایک حکایت یہ بیان کی کہ ایک جن کو اس کی ماں نے شادی کرنے کا حکم دیا تو اس نے جواب دیا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے تجھے تکلیف ہوگی لیکن اس کی والدہ اس کے پیچھے لگی رہی یہاں تک کہ ایک جن عورت سے اس کی شادی کر دی یہ جن ایک رات بیوی کے پاس رہتا اور ایک رات اپنی ماں کے پاس رہتا ایک رات اس کی ماں اکیلی تھی اور یہ اپنی بیوی کے پاس تھا ایک اجنبی نے اس کی ماں کو سلام کیا تو اس نے جواب دیا اس نے پوچھا کیا رات گزارنے کے لئے کوئی جگہ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے پھر اس نے پوچھا کیا کھانے کو ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے اس نے پوچھا کیا کوئی قصہ گوئی کرنے والا ہے؟ اس نے کہا ہاں تم میرے بیٹے کے پاس کسی کو بھیج دو وہ قصہ گوئی بھی کرے گا اس نے پوچھا یہ کس چیز کی آواز ہے جو ہم تمہارے گھر میں سن رہے ہیں؟ اس نے کہا یہ اونٹ اور بکری ہیں ان میں سے ایک شخص نے دوسرے ساتھی

سے کہا آرزو کرنے والا جو تمنا کرتا ہے دے دو تو خرافہ نے کہا جب صبح ہوئی تو اس عورت کا گھر بکریوں اور اونٹوں سے بھرا ہوا تھا جب اس کی ماں نے اپنے خبیث النفس بیٹے کو دیکھا تو کہا بیٹا! تیرا کیا خیال ہے؟ شاید تیری بیوی نے تجھے کہا ہے ان مویشیوں کو میرے گھر منتقل کر دے۔ تو اس نے کہا ہاں۔ پھر اس کی ماں نے کہا مجھے اس کے گھر منتقل کر دو چنانچہ اس کے بیٹے نے ایسا ہی کیا یہ کچھ عرصہ ٹھہرے ہوں گے کہ وہ دونوں اجنبی ایک دفعہ اس کی بیوی کے پاس گئے جب اس کا شوہر اپنی والدہ کے پاس تھا اس نے سلام کیا تو اس کی بیوی نے جواب دیا اس نے پوچھا کیا یہاں رات بسر کرنے کی جگہ ہے عورت نے کہا نہیں اس نے کہا کھانے کو ہے؟ اس نے کہا کھانے کی کوئی چیز بھی نہیں ہے اس نے پوچھا کیا یہاں کوئی انسان ہے جو ہم سے بات چیت کرے؟ عورت نے کہا وہ بھی نہیں ہے تو اس نے کہا یہ تمہارے گھر میں ہم کسی چیز کی آواز سن رہے ہیں؟ عورت نے کہا یہ درندے ہیں تو دونوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا آرزومند جس چیز کی تمنا کرے دے دو اگر چہ شر ہی ہو تو اس عورت کا گھر درندوں سے بھر گیا جب یہ عورت صبح کو اٹھی تو ان درندوں نے ان بکریوں اور اونٹوں کو کھا لیا تھا۔

(تاریخ ابن حبان)

جنات کا انسانوں کو وبا اور طاعون میں مبتلا کرنا

امت محمد یہ وباء اور طاعون کی وجہ سے ختم ہوگی:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فناء امتی بالطعن والطاعون قالو یا رسول اللہ ھذا الطعن قد عرفناہ الطاعون قال وخزاعدائکم من الجن۔

ترجمہ:۔ ''میری امت وبا اور طاعون سے ختم ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ طعن (وباء) تو ہم جانتے ہیں مگر طاعون کیا چیز ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے دشمن جنات کی چوک (شدت) ہے۔

(مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا اطواعین، بزار، ابویعلیٰ، ابن خریمہ، طبرانی، حاکم، بیہقی دلائل النبوۃ)

فائدہ:

مصنف کتاب علامہ شبلی نے کہا مسند امام احمد کے الفاظ یہ ہیں وخزاخوانکم۔یعنی وخزاعدائکم۔ کے بجائے وخزاخوانکم۔ ذکر کیا ہے(مترجم) مصنف کتاب آکام المرجان علامہ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ کی قسم یہ الفاظ تو مسند احمد میں ہیں نہ کسی اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب ''بذل الماعون فی فضل الطاعون'' میں لکھتے ہیں علماء کی ایک جماعت نے ''وخزاخوانکم من الجن۔ کے الفاظ ذکر کیے ہیں جب کہ انتہائی تلاش و جستجو کوشش کے باوجود یہ الفاظ نہیں ملے اور نہ معلوم ہوئے نہ مشہور کتابوں میں نہ

مختلف اجزاء میں۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وروایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاعون کے متعلق ارشاد فرمایا!

''طاعون میں ایک شدت ہے جو میری امت کو ان کے دشمن جنات کی طرف سے پہنچے گی اس کی کوہان اونٹ کی کوہان کی طرح ہوگی جو شخص اس طاعون کے علاقہ میں مقیم رہا وہ شخص اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا مجاہد ہوگا اور جو اس میں فوت ہوگیا وہ شہادت کا مرتبہ پائے گا اور جو اس سے بھاگے گا وہ جنگ میں دشمن اسلام کے سامنے سے جنگ سے بھاگنے والے کی طرح ہوگا۔ (مسند احمد، ابویعلیٰ)

جنات کا نظر بد لگانا:

حضرت ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم نے اپنے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کو جن کی نظر بد لگی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو فلاں سے جھاڑ پھونک کرالو کہ اس کو نظر بد لگ گئی ہے۔ (بخاری، مسلم)

جنات اور شیطان سے محفوظ رہنے کے اعمال

جنات کے شر سے بچنے کے وظائف:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انه هوا لسمیع العلیم۔ (سورہ حم سجدہ)

ترجمہ:۔ ''اور اے سننے والے اگر شیطان تمہیں کوئی کونچا دے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بے شک وہی سنتا جانتا ہے''۔

آیت الکرسی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی حفاظت میرے سپرد فرمائی تھی ایک شخص آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا وہ کہنے لگا میں محتاج عیال دار ہوں سخت حاجت مند ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شدید حاجت اور عیال داری کی شکایت کی اس پر مجھے رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس کے انتظار میں تھا چنانچہ وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں اب نہیں آؤں گا

مجھے چھوڑ دو مجھے رحم آ گیا اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے سخت حاجت مندی کا اظہار کیا اور عیال داری کی شکایت کی مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ بولا اور پھر آئے گا میں اس کے انتظار میں تھا کہ وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے اب نہیں آؤں گا تو پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا تم بستر پر جاؤ آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھوالحی القیوم) پوری پڑھ لو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اس نے کہا میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی لیکن وہ بہت بڑا جھوٹا ہے اے ابو ہریرہ! تمہیں معلوم ہے یہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ ابو ہریرہ نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بخاری، نسائی)

ایک چور جن کا واقعہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے پاس ایک مشک میں کھجور تھی جس کی میرے والد بہت حفاظت کرتے تھے اس کے باوجود وہ اسے کم پاتے تھے یعنی کھجور کم ہوتی جا رہی تھی وہ ایک رات اس کی حفاظت میں لگے رہے تو بالغ لڑکے کے مشابہ ایک چوپایہ نظر آیا راوی فرماتے ہیں میں نے اس کو سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا میں نے پوچھا تم کون ہو جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے کہا جن ہوں میں نے کہا اپنا

ہاتھ میرے ہاتھ میں پکڑا دو تو اس نے اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دیا تو وہ کتے کا ہاتھ اور کتے کے بال معلوم ہوتے تھے میں نے کہا کیا جنوں کی پیدائش اسی طرح ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ جنوں میں مجھ سے بھی زیادہ طاقتور موجود ہیں (سب میری طرح کمزور نہیں ہوتے) میں نے کہا تمہیں اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو صدقہ کرنے کو پسند کرنے والا شخص ہے تو میں نے بھی قصد کیا کہ تمہارے کھانے سے میں بھی اپنا نصیب لے لوں تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ وہ کون سا عمل ہے جو ہمیں تجھ سے محفوظ رکھ سکتا ہے کہا یہ آیت (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم) (الآیۃ) (آیت الکرسی) تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر جب دن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی اطلاع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھ سے خبیث نے سچ کہا۔

(ابو یعلیٰ، ابن حبان، ابو الشیخ، کتاب العظمۃ، حاکم، ابو نعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

ایک چور جن اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو الاسود دؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے گزارش کی کہ آپ مجھے شیطان کا قصہ سنائیں جس کو آپ نے گرفتار کیا تھا تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا میں نے ان کھجوروں کو ایک کمرہ میں رکھ دیا پھر میں نے دیکھا کہ کھجوریں کم ہو رہی ہیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ شیطان ہے جو کھجوریں اٹھا کر لے جا رہا ہے تو میں اس کمرے میں داخل ہو گیا اور دروازہ کو بند کر دیا تو ایک بہت بڑی تاریکی آ کر دروازہ پر چھا گئی پھر اس نے ہاتھی کی شکل اختیار کی پھر ایک دوسری شکل اختیار کی پھر دروازہ کی درازوں سے داخل ہو گئی تو میں نے بھی ہمت

باندھ لی اس نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں چنانچہ میں نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے پکڑ لیا اور ہاتھ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا اے اللہ کے دشمن! تو اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں بوڑھا ہوں، کثیر العیال ہوں، فقیر ہوں اور نصیبین کے جنوں میں سے ہوں تمہارے نبی کی بعثت سے پہلے یہ بستی ہماری تھی ہم یہاں رہتے تھے پھر جب انہیں (تمہارے نبی کو) مبعوث کیا گیا تو ہمیں اس بستی سے نکال دیا گیا لہٰذا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہارے پاس کبھی نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی حضور ﷺ کو اطلاع دی تو حضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر ایک منادی نے ندا دی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ تو میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور ﷺ نے فرمایا "ما فعل اسیرک یا معاذ" یعنی اے معاذ! تمہارے قیدی نے کیا کا؟ میں نے حضور اقدس ﷺ کو سارا واقعہ عرض کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ دوبارہ آئے گا لہٰذا تم تیار رہنا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پھر اس کمرہ میں داخل ہو گیا اور دروازہ بند کر لیا چنانچہ وہ پھر آیا اور دروازہ کے شگاف سے داخل ہو کر کھجوریں کھانے لگا تو میں نے پھر اسی طرح کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا پھر اس نے کہا مجھے چھوڑ دو اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا میں نے کہا اے اللہ کے دشمن! کیا تو نے پہلے بھی یہی نہیں کہا تھا کہ دوبارہ نہیں آئے گا؟ اس نے کہا اب میں ہرگز نہیں آؤں گا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص سورہ بقرہ کے آخری حصہ کی تلاوت کرے گا تو ہم جنوں میں سے کوئی بھی اس رات اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم، ابونعیم، بیہقی)

فائدہ:

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس جن نے کہا میں عیالدار ہوں اور

نصیبین ہی سے آیا ہوں اگر میں اس کے سوا کچھ پاتا تو اللہ کی قسم میں آپ کے پاس نہ آتا ہم آپ کے اسی شہر میں رہتے تھے جس میں آپ کے نبی ﷺ مبعوث فرمائے گئے جب یہ دو آیتیں نازل ہوئیں تو ہمیں اس شہر سے نکال کر نصیبین میں ڈال دیا گیا جس گھر میں یہ دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی اس گھر میں شیطان تین دن تک داخل نہ ہوگا اگر آپ میرا راستہ چھوڑ دیں تو میں آپ کو وہ دونوں آیتیں سکھا دوں گا میں نے کہا ٹھیک ہے اس نے آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کا آخری حصہ (امن الرسول سے آخر سورت تک) (یعنی سورہ بقرہ کی آخری تین آیات) کا ذکر کیا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا جو اس نے کہی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس خبیث جھوٹے نے سچ کہا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد سے میں دونوں آیتیں پڑھتا رہا پھر اس میں کوئی کمی نہیں پاتا۔ (از مترجم)

ایک چور جن کی حکایت:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک طاقچہ (چھوٹی محراب) جس میں آپ نے کھجور رکھی ہوئی تھی تو ایک بھوتنی آتی اور اس میں سے کچھ چرا لے جاتی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور جب اسے دیکھو تو یہ پڑھو "بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ" اللہ تعالیٰ کے نام سے کہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جواب دے۔

راوی کہتے ہیں اس طرح حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا پھر جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اے ابوایوب! تیرا قیدی کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا اس نے قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس بھوتنی نے جھوٹ بولا وہ جھوٹی ہونے کی وجہ سے دوبارہ آئے گی تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے دوبارہ پکڑ لیا پھر اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آئے گی چنانچہ پھر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے فرمایا اے ابوایوب! "مافعل اسیرك" یعنی تیرا قیدی کیا ہوا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس نے قسم کھائی کہ اب نہیں آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا وہ جھوٹی ہونے کی وجہ سے دوبارہ آئے گی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اسے پھر (تیسری بار بھی) پکڑ لیا اور فرمایا اب میں تجھے نہیں چھوڑں گا یہاں تک کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جاؤں گا اس نے کہا میں تمہیں ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتی ہوں تم اسے اپنے گھر میں پڑھا کرو تو کوئی شیطان وغیرہ تمہارے قریب نہیں آئے گا پھر جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا قیدی کیا ہوا؟ تو انہوں نے وہ بات بتائی جو اس نے کہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جھوٹی ہے لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔

(ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ترمذی، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابوالشیخ کتاب العظمۃ، ابونعیم، حاکم)

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کے پھلوں کو ایک بھوتنی کا خراب کرنا:

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باغ کے پھل توڑے اور اسے اپنے کمرے میں رکھ دیا ایک بھوتنی کھانے کو آتی اور ان کے پھل چراتی اور ان کو خراب کرتی تو حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اس بات کی

حضور نبی کریم ﷺ شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بھوتنی ہے جب تم اس کی آواز سنو تو یہ کہو "بسم الله اجیبی رسول اللهﷺ" یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے کہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جواب دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو بھوتنی نے کہا اے ابو اسید! مجھے معاف کر دو اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جانے کی تکلیف نہ کرو میں تمہیں اللہ کے نام کا پکا وعدہ دیتی ہوں میں اب تمہارے گھر میں نہیں آؤں گی اور تمہاری کھجور بھی نہیں چراؤں گی اور میں تمہیں ایک ایسی آیت بتاتی ہوں کہ اگر تم اس کو اپنے گھر میں پڑھو گے اور (جن وشیطان) تمہارے گھر میں آئے گا تو تباہ برباد ہو جائے گا اور اگر تم اس کو اپنے برتن پر پڑھو گے تو اس کا ڈھکن نہیں کھلے گا اور ان کو اتنا اعتماد دلایا کہ وہ راضی ہو گئے اس نے کہا آیت جسے میں نے تمہیں بتانے کا وعدہ کیا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے پھر وہ اپنی سرین سے گوز مارتی (آواز سے ریح خارج کرتی) ہوئی بھاگ گئی پھر حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ جب وہ واپس ہوئی تو اس نے ایک گوز بھی مارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا اگرچہ جھوٹی ہے۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا چور جن:

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اپنے ایک باغ میں گئے تو انہوں نے ایک شور غوغا کی آواز سنی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ ایک جن نے کہا ہم میں قحط پڑ گیا ہے اس لئے میں نے چاہا کہ آپ کے پھلوں سے کچھ لے لوں لہٰذا آپ خوشی سے ہمیں کچھ ہدیہ عنایت کر دیں؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا ٹھیک ہے پھر فرمایا تم ہمیں وہ چیز نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ ہم تم سے پناہ میں رہیں؟ تو اس نے کہا وہ آیۃ

الکرسی ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان نے آیۃ الکرسی سے علاج بتایا:

حضرت ولید بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ایک درخت کے پاس آیا اس نے درخت سے کچھ حرکت سنی تو اس نے گفتگو کی مگر اس نے کچھ جواب نہیں دیا پھر اس شخص نے آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے پاس ایک شیطان اتر آیا تو اس آدمی نے پوچھا ہمارا ایک آدمی بیمار ہے ہم علاج کس چیز سے کریں؟ شیطان نے کہا اسی سے جس سے تم نے مجھے درخت سے اتارا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

سورہ بقرہ پڑھنے سے شیطان گھر میں داخل نہیں ہوتا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور بے شک وہ گھر جس میں سورۃ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور شیطان میں مقابلہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کہیں تشریف لے گئے ان کی ایک شیطان سے ملاقات وڈ بھیڑ ہوگئی تو خوب مقابلہ ہوا بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پچھاڑ دیا تو شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہیں تعجب میں ڈال دے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر اس نے کہا نہیں بتاؤں گا دوبارہ پھر دونوں میں مڈ بھیڑ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے اس کو پھر اچھی طرح پچھاڑ دیا اور اس کے سینہ پر سوار ہو کر بیٹھ گئے اور اس کے انگوٹھے کو پکڑ کر چبایا تو شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ضرور بالضرور ایک ایسی بات

بتاؤں گا جو تمہیں تعجب میں ڈال دے گی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور فرمایا بیان کر اس نے کہا نہیں بتاؤں گا تیسری بار دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے اس کو پھر اچھی طرح پچھاڑ دیا اس کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گئے اس کا انگوٹھا پکڑ کر چبایا تو شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو، صحابی نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑں گا جب تک تو مجھے وہ بات نہیں بتائے گا اس نے کہا وہ سورہ بقرہ ہے اس لئے کہ اس کی ہر آیت ایسی ہے جس کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور جس گھر میں اس سورت کی تلاوت ہوگی اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوگا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کون سے صحابی رسول تھے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوا تمہیں کون نظر آتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد، ابونعیم دلائل النبوۃ)

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا عمل:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس سے دو آیتیں نازل فرمائیں جس پر سورہ بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات پڑھی جائیں گی شیطان اس کے قریب بھی نہیں آئے گا۔ (جامع ترمذی فی ثواب القرآن)

صبح سے شام اور شام سے صبح تک شیطان سے محفوظ رہنے کا عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص صبح کے وقت سورہ مومن کی آیت ایک تا تین آیتیں اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک ان کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک

حفاظت کی جائے گی۔ (ترمذی فی ثواب القران)

تلاوت قرآن سے شیطان بھاگتا ہے:

حضرت ابو خالد الوائلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ وفد کی صورت میں عمرہ کے لئے روانہ ہوا تو ہم ایک منزل پر اترے اور میرے اہل وعیال میرے پیچھے تھے اچانک میں نے بچوں کا شور وغوغا سنا تو میں نے اپنی آواز قرآن کریم کے ساتھ اونچی کی تو کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیطانوں نے پکڑ لیا اور ہم سے کھیل کود کرنے لگے جب آپ نے قرآن پاک کے ساتھ اپنی آواز بلند کی تو وہ ہمیں پھینک کر بھاگ گئے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شام تک شیطان سے محفوظ رہنے کا وظیفہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
''جو شخص روزانہ سو مرتبہ

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر○

پڑھے گا تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمہ اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے پناہ دے گا۔
(بخاری بداء الخلق، مسلم، ترمذی فی الدعوات، ابن ماجہ فی الدعا)

اللہ کا ذکر شیطان سے حفاظت کا قلعہ ہے:

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم فرمایا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا ذکر کرو کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے دشمن لگ گئے یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط و محفوظ قلعہ میں آ گیا اور اپنے آپ کو دشمنوں سے بچالیا اس طرح کوئی شخص اپنے آپ کو شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی کے ذریعہ بچا سکتا ہے۔
(ترمذی کتاب الادب)

ایک کلمہ سے شیطان بے بس ہو گیا:

ابو الاسمر عبدی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رات کے وقت کوفہ کی لئے روانہ ہوا تو اچانک تخت کی صورت میں اسے کوئی چیز نظر آئی اور اس کے گرد جماعت بھی جمع تھی جو اسے گھیر رہی تھی تو یہ شخص ٹھہر کر ان کو دیکھنے لگا اچانک کوئی چیز آئی اور اس تخت پر بیٹھ گئی اس نے ایک بات کی جس کو یہ آدمی سن رہا تھا کہ حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ تو اس مجمع میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا میں اس کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تو اس نے کہا ابھی اور اسی وقت فوراً پیش کرو تو اس نے اپنا رخ مدینہ شریف کی طرف کیا اور تھوڑی دیر میں واپس آ گیا اور کہا میرا عروہ پر کوئی بس نہیں چلا اس نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ وہ صبح وشام ایک کلام پڑھتے ہیں اس لئے ان پر میرا کوئی بس نہیں چل سکتا پھر یہ مجمع منتشر ہو گیا اور یہ آدمی اپنے گھر واپس آ گیا جب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ایک اونٹ خرید اور چل پڑا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور جب حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کلام کے بارے میں پوچھا جو وہ صبح وشام کے وقت پڑھتے ہیں۔ پھر اس نے ان کے سامنے وہ قصہ بھی بیان کیا تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں صبح وشام کے وقت "تین مرتبہ یہ پڑھتا ہوں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَكْتُ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ:۔ ''ایک اللہ پر ایمان لایا بت، کاہن اور جادوگر اور غیر اللہ کا انکار کیا اور مضبوط رسی (اسلام) کو تھام لیا جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

انسان کھانے والی بھوتنی کی خطرناک حکایت:

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمی اپنی ایک شادی میں شرکت کے لئے آئے جب وہ ایک جگہ پر پہنچے تو سامنے ایک عورت آگئی اور اس نے پوچھا تم دونوں کیا چاہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہماری ایک شادی ہے اس میں جہیز دینا ہے۔ عورت نے کہا مجھے ان تمام باتوں کا خوب علم ہے لہٰذا جب تم دونوں فارغ ہوجاؤ تو میرے پاس سے گذرنا چنانچہ جب وہ فارغ ہوگئے تو اس کے پاس سے گذرے اس نے کہا میں تمہارے پیچھے چلوں گی تو انہوں نے دو اونٹوں میں سے ایک پر اس کو سوار کرلیا اور دوسرے کو اس کے پیچھے چلاتے رہے یہاں تک کہ وہ ریت کے ایک ٹیلہ پر جا پہنچے عورت نے کہا مجھے ایک کام ہے تو انہوں نے اس کے لئے اونٹ بٹھا دیا اور انہوں نے ایک گھڑی انتظار کیا جب اس نے دیر کردی تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پیچھے نشان قدم پر گیا اور اس نے بھی دیر لگا دی تو وہ شخص کہتا ہے میں اس آدمی کی تلاش میں نکل پڑا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ عورت اس کے پیٹ پر سوار ہے اور اس کا جگر نکال کر کھا رہی ہے جب میں نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور سوار ہوکر اپنا راستہ لیا اور تیزی سے بھاگا تو وہ واپس آکر کہنے لگی تم نے بہت جلدی کی میں نے کہا تم نے جو دیر لگادی ہے۔ تو وہ مجھ تک پہنچ گئی اور مجھے آکر دیکھا کہ میں پیلا پڑ گیا ہوں تو کہنے لگی تمہیں کیا ہوگیا؟ میں نے کہا ہمارے سامنے ایک ظالم وجابر بادشاہ ہے اس نے کہا کیا میں تمہیں ایک دعا نہ بتادوں کہ

جب تو اس کے ذریعہ دعا کرے گا تو وہ اس کو ہلاک کردے گی اور اس سے تمہارا حق دلا دے گی میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا اَذَرَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّہٗ وَخُذْلِیْ حَقِّیْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّہٗ ظَلَمَنِیْ۔

ترجمہ:۔ ''اے اللہ آسمان اوران چیزوں کے رب جن پر آسمانوں نے سایہ کیا اور زمینوں اور ان کے رب جب کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اڑا دیا ہے اور شیطانوں اور ان چیزوں کے رب جن کو شیطان نے گمراہ کیا تو احسان فرمانے والا ہے آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا ہے جلال و بزرگی والے اے اللہ! تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے میرا حق بھی فلاں سے دلا دے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

میں نے کہا اے عورت! یہ دعا مجھے دوبارہ سنا جب میں نے یہ دعا اس عورت سے یاد کرلی تو اسی ڈائن عورت کے خلاف ہی مانگی اور یوں کہا ''اللھم انھا ظلمتی واکلت اخی ''یعنی اے اللہ! اسی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اسی نے میرے بھائی کو کھایا ہے وہ شخص کہتا ہے کہ آسمان سے اس کی شرمگاہ پر آگ اتری جس نے اس کے دو ٹکڑے کردیئے اور اس کا ایک حصہ اسطرف جا گرا اور دوسرا اس طرف یہ عورت بھوتنی جو انسانوں کو کھا جاتی تھی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الھوتف)

جنات کا ایک اور خطرناک واقعہ:

حضرت ابو المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کے سایہ میں اترے قافلے والوں نے گمان کیا کہ یہاں جنات رہتے ہیں اچانک ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف سے آتے ہوئے دیکھا تو میں

نے کہا اے ابو شمیر! تم اس متعلق کیا کہتے ہو؟ تم نے اس پہاڑ میں کبھی کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک دن میں اپنی کمان اور تیر لئے اس پہاڑ پر چڑھ گیا اور پانی کے چشمہ کے پاس درخت کا ایک گھر بنایا اور اس میں رہنے لگا ایک مرتبہ میں نے اچانک کچھ پہاڑی بکریاں دیکھیں جو میری طرف آ رہی تھیں کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں انہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا اور اس کے گرد گھٹنے کے بل بیٹھ گئیں ان میں سے ایک دنبہ کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چیخنے والی نے چیخ ماری اور پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی مگر سب بھاگ گئی ان کے خیال میں حملہ ہوا اور ڈر گئے اور ان بکریوں کو چشمہ کے پاس آنے پر عار دلایا۔ پرندے ابو شمیر کے قبضہ میں آ گئے اسے ایک تیر آنکھ کی روشنی کی طرح تیزی سے واقع ہوا تو آواز آئی کہ ابن الاصبغ نے اس سے کشتی لڑی تو ایک کہنے والے نے کسی سے کہا تو تباہ ہو جائے اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا اس نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں اس نے کہا تجھ میں کیوں طاقت نہیں؟ کہا اس نے پہاڑ کی ٹیک لگاتے وقت (یا پہاڑ پر گھر بناتے وقت) اللہ کی پناہ نہ لے لی تھی جب میں نے یہ بات سنی تو میں مطمئن ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

سورہ فلق وسورہ ناس سے نظر بد اور جنات سے بچنے کا علاج:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) نازل ہوئیں جب یہ دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو انہیں اختیار فرما لیا (انہیں کے ذریعہ پناہ لینے لگے) اور باقی دوسرے اور وظائف کو چھوڑ دیا۔

(ترمذی کتاب الطب)

وضو اور نماز بھی شیطان سے پناہ کا ذریعہ ہیں:

آکام المرجان کے مصنف فرماتے ہیں شیطان سے پناہ حاصل کرنے

کے اعمال میں سے وضو اور نماز بھی ایک عمل ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔
بے شک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا تم میں سے جب کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرلیا کرے۔ (اس حدیث کو امام احمد، ابوداؤد نے بھی عطیہ سعدی سے روایت کیا)۔

چار باتیں شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں:

(۱) فضول نظر (بے کار ادھر ادھر دیکھنے) (۲) اور فضول گفتگو (۳) اور فضول کھانے (ضرورت سے زائد کھانے) (۴) اور لوگوں کی فضول ملاقات سے باز رہنا بھی شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اس لئے کہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلط وحملہ آور ہوتا ہے۔

نظر بد لگانے سے بچنے کا انعام خداوندی:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے نظر بد کرنا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا"۔ (حاکم)

شیطان کے مکر سے بچنے کا وظیفہ:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"حضرت جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا عفریت (دیو، بھوت) جنوں میں سے ہے جو آپ کے ساتھ مکر کرتا ہے لہٰذا آپ جب بھی اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔
(ابن ابی الدنیا مکائد شیطان، دینوری المجالسہ)

آیت الکرسی پڑھنے والے کی فرشتے حفاظت کرتے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
جو شخص اپنے بستر پر ٹیک لگاتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے گا اس کے لئے دو فرشتے مقرر کر دیئے جائیں گے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ (ابن الغریس کتاب فضائل القران)

تمام آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ میں ایک ایسی آیت کریمہ ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے جس گھر میں شیطان ہو یہ آیت پڑھنے سے شیطان نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان)

شیطان سے گھر محفوظ رکھنے کا وظیفہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص رات میں سورہ بقرہ کی دس آیتیں پڑھ لے گا تو اس رات صبح تک اس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا چار آیتیں سورہ بقرہ کے ابتداء کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں آیۃ الکرسی کے بعد کی اور تین آیتیں سورہ بقرہ کے آخر کی جو (للہ مافی السموت ومافی الارض) سے شروع ہوتی ہے۔ (داری، ابن المنذر، طبرانی)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اس دن نہ اس کے قریب شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر ہوگی نہ اس کے مال میں اور اگر انہی آیتوں کو کسی مجنوں پر پڑھا (دم کیا) جائے تو اس کو جنون

سے افاقہ ہو جائے گا۔ (دارمی، ابن الغریس فضائل القرآن)

نظر بد سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جو شخص سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اپنے گھر میں پڑھے گا تو اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی اور نہ کسی جن کی''۔ (الدیلمی)

شیاطین کے لئے سخت آیات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شریر جنات کے لئے زیادہ سخت آیات اور کوئی نہیں۔ (دیلمی)

شریر جن کے لئے سورہ بقرہ کی وہ دو آیات مندرجہ ذیل ہیں:

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ:۔''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان ۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات ودن کا بدلنا اور وہ کشتی جو لوگوں کے لئے دریا میں چلتی ہے اور وہ اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے زندگی دی اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل اور زمین کے درمیان حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں''۔

فائدہ:

ابوداؤد وترمذی میں ہے کہ ان دو آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

ہر ظالم، شیطان درندوں اور چوروں سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص ہر رات میں ان بیس (۲۰) آیتوں کی تلاوت کرے گا میں اس کا ضامن ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر قسم کے درندوں اور ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا۔ (وہ بیس آیتیں یہ ہیں) سورہ بقرہ کی ایک آیت (آیۃ الکرسی)، سورہ اعراف کی تین آیتیں، سورہ صافات کی دس آیتیں، سورہ الرحمٰن کی تین آیتیں، سورہ حشر کی آخری تین آیتیں۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الدعا)

مدینہ شریف جنات سے کیسے محفوظ ہوا:

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ (ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض) (پارہ نمبر ۸ سورہ اعراف، آیت ۵۴) نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی جو نظر تو نہیں آتی تھی لیکن یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عربی ہیں تو صحابہ کرام نے ان سے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے نکل چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔ (ابن ابی حاتم)

صبح تک فرشتوں کے پروں کا سایہ:

حضرت عبید اللہ بن ابی مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص سوتے وقت یہ آیت کریمہ (ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض

فی ستۃ ایام) پوری آیت پڑھ لے تو ایک فرشتہ صبح تک اس پر اپنا پر پھیلائے رہے گا۔ (ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ فی التفسیر)

سورہ یٰسین کی برکات:

حضرت عبید اللہ بن محمد عمر والد باغ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ایسے راستہ پر چلا جس پر جن، بھوت رہتے تھے تو اچانک ایک عورت میرے سامنے آئی جس پر پیلے رنگ کے کپڑے تھے جو ایک تخت پر بیٹھی تھی اور (اس کے اردگرد) شمعیں تھیں وہ مجھے بلا رہی تھی جب میں نے دیکھا تو سورہ یسین پڑھنے لگا تو اس کی ساری شمعیں بجھ گئیں اور وہ کہہ رہی تھی اے اللہ کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کیا اے اللہ کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کیا اس طرح میں اس سے محفوظ رہا۔ (ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

سورہ یٰسین سے دیوانگی ختم:

حضرت جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مجنون پر سورہ یسین کی تلاوت کی تو وہ اچھا ہوگیا۔

(ابن الغریس فضائل القرآن)

ستر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''جو شخص تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر سورہ حشر کی آخری آیتیں تلاوت کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے جو اس سے جن وانس کے شیطانوں کو دھکا دیتے رہیں گے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک''۔ (ابن مردویہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی

کے مثل بیان فرمایا مگر اس میں تعوذ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان سے دس مرتبہ اللہ کی پناہ مانگے۔ (ابن مردویہ)

سورہ حشر کی آخری آیتوں کے ذریعہ سے جنات سے محفوظ رہنے کا عمل:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں کھجور خشک کرنے کی ایک جگہ تھی انہوں نے اس کو کم ہوتا ہوا دیکھا رات کو اس کی نگرانی فرمائی چنانچہ اچانک انہوں نے ایک شخص کو دیکھا تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا جنوں میں سے ایک مرد ہوں ہمارا اس گھر میں آنے کا ارادہ ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اس لئے ہم تمہاری کھجور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں کچھ کمی نہیں فرمائے گا تو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو (اپنے کو جن کہنے میں) سچا ہے تو اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا تو اس نے ہاتھ بڑھا دیا تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح بالوں والا تھا اس کو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب تک تم ہماری جتنی کھجوریں لے چکے ہو وہ تمہارے لئے حلال و معاف ہیں کیا تم وہ افضل ترین عمل نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ آدمی جنات سے پناہ حاصل کرتا ہے؟ تو اس نے کہا وہ سورہ حشر کی آخری آیتیں ہیں۔ (ابن مردویہ)

سورہ اخلاص پڑھنے سے تکلیف اور شیطان سے بچ جاتا ہے:

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پوری سورہ دس مرتبہ پڑھ لے اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہوگی''۔

(ابن عساکر)

شیطان کے شعلہ سے نجات کا وظیفہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جنات کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کی گئی تھی جنات کی ایک جماعت آگ کا شعلہ لئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے آئی تو آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ کلمات نہ بتادوں جب آپ اُن کو پڑھیں تو اُن کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ ناک کے بل گر جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھیں۔

اعوذ باللہ الکریم وکلماتہ التامتہ التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ماینزل من السمآء وما یعرج فیھا من شر ماذرافی الارض وما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل وفتن النھار ومن شر طوارق اللیل والنھار الا طارق یطرق بخیریا رحمن۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کریم اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)''۔

(ابو نعیم۔ دلائل النبوۃ)

شیاطین کا حملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاعی وظیفہ:

حضرت ابو التیاح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن جنبش سے پوچھا گیا کہ جب شیاطین رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے دفاع فرمایا؟ حضرت عبد الرحمٰن نے جواب دیا کہ شیطانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہاڑوں اور وادیوں سے دھاوا بول دیا تھا ان میں سے ایک

شیطان کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ بھی تھا اس نے اس سے رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہا تو آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ آپ یہ پڑھیں۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوز ھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرا وبرا ومن شر ما ینزل من السمآء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر ما یلج فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل وفتن النھار ومن شر کل طارق الا یطرق بخیر یا رحمن۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کریم اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑی رحمت والے (اللہ)''۔

رسول اللہ ﷺ نے جب یہ کلمات پڑھے تو شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان شیطانوں کو جلا بھی دیا۔ (ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

پناہ مانگنے کا اثر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص صبح کو ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' پڑھ لے گا تو وہ شام تک شیطان (کے شر) سے محفوظ کر دیا جائے گا''۔

(ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ)

حضرت خضر وحضرت الیاس (علیہما السلام) کے ملاقات کے بعد آخری کلمات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام دونوں ہر سال موسم حج میں ملاقات کرتے ہیں اور یہ کلمات کہہ کر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ماکان من نعمتہ فمن اللہ بسم اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشآ اللہ لا حول ولا قوۃالا باللہ"۔

ترجمہ:۔"اللہ کے نام کی برکت سے جو اللہ چاہے، خیر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے جو نعمت بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے آفت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ٹال سکتا اللہ جو چاہے، کوئی گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ان مذکورہ کلمات کو تین مرتبہ صبح اور شام پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو غرق ہونے، جل جانے، چوری ہونے، شیطان و بادشاہ کے ظلم سے اور سانپ وبچھو سے محفوظ رکھے گا۔

(عقیلی ضعفا، دارقطنی کتاب الافراد، تاریخ ابن عساکر)

ہر قسم کی تکالیف سے نجات کا علاج:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح سے فارغ ہو کر قبلہ سے پھرنے اور قدم بدلنے سے پہلے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے گا۔

لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی كل شیی قدیر۔

تو اس کے لئے ہر دفعہ کے پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات ہر قسم کی مصیبت و پریشانی اور شیطان مردود سے محافظ

ہو جائیں گے۔ (مسند احمد، ترمذی کتاب الدعوات)

شیطان سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت عمارہ بن شیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد بیده الخیر یحیی ویمیت وهو علی کل شیی قدیر۔

نماز مغرب کے بعد دس بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسلح فرشتے (محافظ) بھیج دے گا جو اس کی صبح تک شیطانوں سے نگہبانی کریں گے۔ (ترمذی)

امام ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الدعا'' میں انہیں کلمات کے متعلق نماز مغرب و فجر کے بعد پڑھنا لکھا ہے۔

تورات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے غیر محرف (اصل) تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا تو شیطان شام سے صبح تک اس کے قریب بھی نہ بھٹکے گا وہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم انی اعوذ باسمك وکلماتك التامته من الشر فی السامه والعامته واعوذ باسمك وکلماتك التامته من الشر فی السامته والعامته واعوذ باسمك وکلماتك التامته من عذابك ومن شر عبادك اللھم انی اعوذباسمك بکلامتك التامته من الشیاطن الرجیم وخیر ماتعطی وخیر ماتبدی وخیر ما تخفی اللھم انی اعوذباسمك وکلامتك التامته من شر ماتجلی به النھار وان کان اللیل قال من شر مادجی به اللیل۔

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں ہر خاص و عام چیز کے شر سے اور میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب اور تیرے بندوں کے شر سے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور اس بھلائی کا جو عطا کی جاتی ہے اور اس بھلائی کا جو ظاہر کی جاتی ہے اور اس بھلائی کا جو پوشیدہ رکھی جاتی ہے، اے اللہ! میں تیرے نام کی برکت اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ذریعہ دن روشن ہوتا ہے اور اگر رات ہو تو یوں کہے ہر اس شئے کے شر سے جسے رات لاتی ہے''۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

شیطان کو دفع کرنے کا وظیفہ:

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم۔

پڑھ لے گا تو شام تک اس کو شیطان (کے شر) سے پناہ دے دی جائے گی اور جو شخص اسی کو شام کے وقت پڑھ لے گا تو صبح تک اس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مثل ان سے فرمایا اور اس میں اتنا اضافہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے اور شیطان کے درمیان ایک فرشتہ حائل و رکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اس سے اس طرح سے دفع کرتا ہے جس طرح غیر مملوک (جو کسی کی ملکیت نہ ہو) اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الدعاء)

بسم اللہ شریف مہر ہے:

حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جنات انسان کے ساز و سامان اور کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اٹھائے یا (اتار کر) رکھے تو ''بسم اللہ شریف'' پڑھ لیا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام مہر ہے ''بسم اللہ'' پڑھنے سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں گے۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کا وظیفہ:

حضرت ابو العالیہ ریاحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں میں سے ایک مکار مجھے فریب دیتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کلمات پڑھ لو۔

اعوذ بکلمات اللہ التامتہ اللاتی لا یجاوزھن برولا فاجر من شر ماذرافی الارض ومن شرما یخرج منھا ومن شرما یعرج فی السماء ومن شر ما ینزل منھا ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع فرما دیا۔ (امام بیہقی دلائل النبوۃ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خط سے ابو دجانہ کو جنات سے نجات مل گئی:

حضرت خالد بن ابی دجانہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے بستر پر سوتا ہوں تو اپنے گھر میں چکی چلنے کی آواز سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ جیسی بھنبھناہٹ سنتا ہوں اور بجلی کی چمک جیسی چمک دیکھتا ہوں جب میں گھبرا کر اور

مرعوب ہو کر سر اٹھاتا ہوں تو مجھے سیاہ (کالا) سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل جاتا ہے پھر میں اس کی طرف مائل ہوتا ہوں اور اس کی جلد چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی (سیہی ایک جانور ہے جس کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں) کی جلد کی طرح معلوم ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے میرا گمان ہوتا ہے کہ وہ مجھے بھی جلا دے گا اور میرے گھر کو بھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ! تمہارے گھر میں رہنے والا بُرا (جن) ہے رب کعبہ کی قسم اے ابو دجانہ! کیا تمہارے جیسے کو بھی کوئی ایذا دینے والا ہے؟ پھر فرمایا میرے پاس دوات اور کاغذ لے آؤ جب یہ دونوں چیزیں لائی گئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اے ابوالحسن! جو میں کہتا ہوں لکھو حضرت علی نے عرض کیا کیا لکھوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار و الصالحین۔ الا طارقا یطرق بخیریا رحمن اما بعد۔ فان الناولکم فی الحق منعته فان تک عاشقا مولعا اوفاجرا مقتحما اوراغبا حقا اومبطلا۔ ھذا کتاب اللہ تبارک وتعالیٰ ینطق علینا وعلیکم بالحق۔ انا کنا تستنسخ ما کنتم تعلمون۔ ورسلنا یکتبون ما تمکرون۔ اترکوا صاحب کتابی ھذا۔ وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام۔ والی من یزعم ان مع اللہ الھا آخر۔ لا الہ الا ھو کل شئی ھالك الا وجھه له الحکم والیه ترجعون۔ تغلبون حم لا تنصرون۔ حم عسق۔ تفرق اعداء اللہ۔ وبلغت حجۃ اللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس خط کو لیا اور لپیٹ لیا اور اپنے گھر لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری تو ایک چیخنے

والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا اے ابن دجانہ! لات وعزیٰ کی قسم ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا تمہیں تمہارے نبی کا واسطہ ہے اگر تم یہ خط مبارک یہاں سے اٹھالو تو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے نہ تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جواب دیا کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کی قسم میں اس خط کو یہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ حاصل کرلوں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری رات مجھ پر جنوں کی چیخ وپکار اور رونے سے طویل ہوگئی جب صبح ہوئی تو میں چلا اور میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی جو میں نے رات میں جنوں سے سنی تھی جو میں نے جنوں کو جواب دیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو دجانہ! (وہ خط اب تم) جنوں سے اٹھالو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا وہ جن قیامت تک عذاب کی تکلیف پاتے رہیں گے۔

خط کا ترجمہ:۔ ''اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا یہ خط ساری دنیا کے پروردگار کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گھروں کے دروازہ کھٹکھٹانے والے یعنی عمارتوں میں رہنے والے جنات اور بدکار اور صالحین مگر بھلائی لانے والے اے مہربان اسکے بعد بے شک ہمارے اور تمہارے لئے حق بات وسعت ہے لہٰذا اگر تو بہت گرویدہ ہونے والا عاشق ہے یا مشقت میں ڈالنے والا بدکار ہے یا حق کی طرف راغب ہے یا فساد پیدا کرنے والا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہم پر اور تم پر حق بولنے والی کتاب ہے بے شک ہم ختم کردیتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اور ہماری جماعت (ہماری بھیجی ہوئی جماعت) لکھتی ہے جو

کچھ تم فریب دیتے ہو میری اس کتاب کو دیتے ہو میری اس کتاب والے کو تم لوگ چھوڑ دو اور بتوں کی پوجا اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھاگ جاؤ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے مغلوب ہو جاؤ گے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی اللہ کے دشمن جدا ہو جائیں گے اور اللہ کی دلیل پہنچ گئی۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی سنتا جانتا ہے۔" (بیہقی دلائل النبوۃ)

"لا حول ولا قوۃ" کی برکت سے شیطان کے مکر سے محفوظ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اے محبوب! اپنی امت سے کہہ دو کہ وہ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" دس مرتبہ صبح کے وقت اور دس مرتبہ شام کے وقت اور دس بار سوتے وقت پڑھا کریں تو سونے کے وقت ان سے دنیا کی مصیبتیں دفع کر دی جائیں گی اور شام کے وقت شیطان کے مکر وفریب دور کر دیئے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غضب ختم کر دیا جائے گا۔ (دیلمی)

تین قسم کے لوگ شیاطین سے محفوظ رہتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔
تین قسم کے لوگ ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے
(۱) رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے (۲) سحر کے وقت گناہ کی مغفرت چاہنے والے (۳) اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔ (دیلمی)

گھر میں سفید مرغ رکھنے کی برکت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سفید مرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگر اور نہ کوئی درندہ اور نہ گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (طبرانی اوسط)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مرغ نماز کے لئے اذان دیتا ہے جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی:

(۱) محل شیطان کے شر سے۔

(۲) جادوگر کے شر سے۔

(۳) کاہن (جنوں سے دریافت کر کے غیب کی خبر بتانے والا) کے شر سے۔

(بیہقی شعب الایمان)

حارث بن ابی اسامہ اپنی ''مُسند'' میں حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی نگہبانی کرتا ہے اور اس کے اردگرد کے سات گھروں کی بھی۔'' (مسند حارث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''شاخ دار کلغی والا سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبرئیل کا بھی دوست ہے یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے سولہ گھروں کی بھی حفاظت کرتا ہے چار دا ہنی طرف سے بائیں جانب

سے اور چار سامنے سے اور چار پیچھے سے۔''

(عقیلی کتاب الضعفاء، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس
کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے۔'' جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے
یہ جنوں کو دفع کرتا ہے۔ (ابن حبان کتاب الضعفاء، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

جن کو مارنے کا عجیب علاج:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک طالب علم سفر کر رہا تھا کہ راستہ میں ایک شخص اس کے ساتھ ہو گیا جب وہ اس شہر کے قریب پہنچا جہاں اسے جانا تھا تو طالب علم سے کہا میرا تجھ پر ایک حق اور ذمہ ہے میں ایک جن ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے طالب علم نے کہا وہ کیا ہے؟ جن نے کہا جب تو فلاں گھر میں جائے گا تو وہاں مرغیوں میں ایک سفید مرغ بھی پائے گا اس کے مالک سے پوچھ کر اس کو خرید لینا اور اسے ذبح کر دینا میں نے کہا اے بھائی! مجھے بھی تم سے ایک کام ہے جن نے پوچھا وہ کیا ہے؟ طالب علم نے کہا شیطان سرکش ہو جائے اور اس میں جھاڑ پھونک وغیرہ کچھ فائدہ نہ دے اور آدمی کو پریشان کر دے تو اس کا کیا علاج ہے؟ جن نے کہا چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی کھال ایک عدد اتاری جائے جن کے اثر والے آدمی کے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر مضبوطی سے باندھ دی جائے پھر سداب بری (کالا دانہ) کا تیل لے کر اس کی ناک کے داہنے نتھ میں چار مرتبہ اور بائیں نتھ میں تین مرتبہ ڈال دیا جائے تو اس کا جن مر جائے گا اس کے بعد پھر کوئی دوسرا جن بھی اس کے پاس نہیں آئے گا وہ طالب علم کہتا ہے جب میں اس شہر میں داخل ہوا تو مکان میں آیا معلوم ہوا کہ بڑھیا کا ایک مرغ ہے میں نے اس سے بیچنے کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا تو میں نے اس کو

کئی گنہ قیمت میں خریدا جب میں خرید چکا تو جن نے دور سے مجھے شکل دکھائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے تو میں نے ذبح کر دیا جب میں نے ذبح کر دیا تو بہت سے مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے اور مجھے جادوگر کہنے لگے میں نے کہا نہیں میں جادوگر نہیں ہوں انہوں نے کہا جب سے تو نے مرغ کو ذبح کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے تو میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی ایک کھال اور سداب بری کا تیل منگوایا جب میں نے وہی عمل کیا تو وہ جن چیخ پڑا اور کہا کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا پھر میں نے اس کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے تو اسی وقت وہ جن مر کر گر پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شفا عطا فرمائی اور کوئی شیطان اس کے بعد اس کے پاس نہیں آیا۔ (ابن جوزی)

فائدہ:

سداب بری ایک قسم کا کالا دانہ ہوتا ہے جس کو عورتیں نظر بد اتارنے کے لئے جلاتی ہیں۔

شیطان کو ناکام کرنے کا وظیفہ:

حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ بننے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے گذشتہ رات ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے میں اپنے گھر کی چھت پر بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے راستہ میں ایک شور وغوغا سنا میں نے جھانک کر دیکھا تو شیطان اتر رہے تھے یہاں تک کہ وہ میرے گھر کے پیچھے ویران جگہ میں جمع ہو گئے پھر ابلیس آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ میرے پاس حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کون پیش کرے گا؟ تو ان میں سے ایک جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے چنانچہ وہ گئے اور واپس آئے اور کہا ہم، اس پر بالکل

قابو نہیں پاسکتے تو وہ دوسری مرتبہ پہلے سے بھی بلند آواز میں چیخا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس کون لائے گا؟ تو ایک دوسری جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے تو وہ جماعت گئی اور کافی دیر گزرانے کے بعد واپس آئی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے پھر وہ (ابلیس) تیسری مرتبہ چلایا میں نے گمان کیا کہ شاید زمین پھٹ گئی ہے کون عروہ بن زبیر کو میرے سامنے پیش کرے گا؟ تو ایک جنوں کی تیسری جماعت اٹھی اور چلی گئی بہت دیر کے بعد واپس لوٹی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پاسکے تو ابلیس غصہ میں گیا اور یہ جن بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھ سے میرے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص رات اور دن کے ابتداء میں یہ دعا پڑھ لے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

ترجمہ:۔ ”شان والے اللہ کے نام جو عظیم البرہان ہے شدید السلطان (تمام بادشاہوں کا بڑا) ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے۔“ (حاکم فی التاریخ، دیلمی مسند الفردوس، ابن عساکر)

شیطان کو بے بس کرنے کا وظیفہ:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ زوال کے وقت مسجد نبوی شریف میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میرے پاس کسی نے آکر کہا ”السلام علیك یا ابن الزبیر“ اے ابن زبیر! تم پر سلام ہو میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا میں نے اس کو جواب تو دے دیا لیکن میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس نے کہا آپ گھبرائیں نہیں میں خافیہ کے علاقہ کا ایک

آدمی ہوں میں آپ کے پاس ایک چیز کی خبر دینے آیا ہوں اور ایک چیز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں میں ابلیس کے ساتھ تین دن تک رہا وہ شام کے وقت کالے منہ والے نیلی آنکھوں والے شیطان سے پوچھ رہا تھا تو نے اس آدمی کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس شیطان نے اسے جواب دیا کہ میں اس پر اس کلام کی وجہ سے اس پر قابو نہیں پاسکا جس کلام کو وہ صبح وشام پڑھا کرتا ہے جب تیسرا دن ہوا تو میں نے (کالے) شیطان سے پوچھا کہ تم سے ابلیس کیا پوچھ رہا تھا؟ اس نے کہا وہ مجھ سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ میں ان کو اغوا کر کے لئے آؤں لیکن میں اس کلام کی وجہ سے ان پر قابو نہ پاسکا جو وہ صبح وشام پڑھتے ہیں اسی وجہ سے میں آپ کے پاس آیا کہ آپ سے پوچھوں کہ آپ صبح وشام کیا پڑھتے ہیں؟

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَاعْتَصَمْتُ بِہٖ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَکْتُ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی الَّتِیْ لَا انْفِصَامَ لَھَا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ:۔ ''میں اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لایا اس کو مضبوطی سے تھاما حد سی بڑھنے والے کا انکار کیا اور میں نے بڑی مضبوط رسی تھامی جو ٹوٹنے والی نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے۔'' (دینوری المجالسہ، ابن عساکر)

جنات کو قتل کرنے کے شرعی احکام

دولہا صحابی اور جن کا قتل:

حضرت ہشام بن زہرہ رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں حاضر ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں آپ کی نماز مکمل ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا اسی دوران میں نے گھر کے ایک کونہ میں کھجور کے گچھے کی جڑوں میں حرکت سنی میں اس طرف متوجہ ہوا تو وہ ایک سانپ تھا میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں دیکھ رہا ہوں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حجرہ میں ہمارے خاندان کا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی پھر میں اور وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق میں گئے یہ نوجوان دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر چلا آتا تھا اور رات اس حجرہ میں رہتا تھا ایک دن اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اپنے ہتھیار اپنے ساتھ لیتے جاؤ اس لئے کہ میں تمہارے متعلق بنو قریظہ کے یہودیوں سے اندیشہ کرتا ہوں چنانچہ وہ نوجوان اپنا ہتھیار لے کر روانہ ہوگیا جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا اس کی بیوی دروازوں کے درمیان کھڑی ہے جس کی وجہ سے اسے شرم وغیرت آ گئی اس کو مارنے کے لئے نیزہ اٹھالیا اس کی بیوی نے کہا نیزہ روکو اتنی جلدی نہ دکھاؤ پہلے گھر میں جا کر دیکھو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ کس چیز

نے مجھے گھر سے باہر نکالا ہے وہ نوجوان جب گھر میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے لہرا رہا ہے اس نوجوان نے اس پر نیزہ سے حملہ کیا اور سانپ نیزہ میں پرولیا پھر گھر سے باہر نکلا اور نیزہ صحن میں گاڑ دیا پھر سانپ نے تڑپ کر اس پر حملہ کیا اس کے بعد مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا سانپ یا نوجوان؟ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اور ہم نے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو ہمارے لئے زندہ فرمادے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دعا کرو پھر فرمایا مدینہ میں جو جنات ہیں وہ مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین دن تک تنگ کرو (مہلت دو) اگر پھر بھی تمہارے سامنے آئے تو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

فائدہ از مترجم:

عمل قلیل مفسد نماز نہیں جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو یہ عمل کثیر ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شک وشبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(درمختار جلد ا، بہار شریعت جلد ۳)

ایک اور روایت میں اس طرح ہے۔

انسانوں کے گھروں میں جنات بہت رہتے ہیں لہٰذا جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ نکال دو اگر چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو مار ڈالو کیونکہ وہ کافر جن ہے۔

کیا جنات کو قتل کرنا جائز ہے یا نہیں:

ابن تیمیہ نے کہا کہ جنوں کو ناحق و بلا وجہ قتل کرنا جائز نہیں جس طرح انسانوں کو ناحق قتل کرنا جائز نہیں۔ ظلم ہر حال میں حرام ہے لہٰذا کسی کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو جن مختلف شکلیں بدلتے رہتے ہیں کبھی کبھی گھرون کے سانپ بھی جنات ہوتے ہیں لہٰذا ان کو تین مرتبہ مہلت دینی چاہئے اگر چلے جاتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ مار ڈالا جائے اگر یہ اصلی سانپ ہوگا تو قتل ہو جائے گا اور اگر یہ جن ہوگا تو سانپ کی شکل میں انسانوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے نافرمان جن کو ظاہر ہونے پر اصرار کرے گا۔

مسلم جن کے قتل کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ:

حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہمیشہ ظاہر ہوتا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کے قتل کا حکم دے دیا تو اس کو قتل کر دیا گیا پھر وہ آپ کے خواب میں نظر آیا اور عرض کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک مسلمان بندے کو مروا ڈالا تو انہوں نے فرمایا اگر تو مسلمان ہوتا تو آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہ جھانکتا تو اس نے عرض کیا میں تو آپ کے پاس اس وقت آتا تھا جب آپ کا لباس درست ہوتا تھا اور وہ بھی صرف قرآن پاک سننے کے لئے آتا تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درہم صدقہ کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ یہ رقم مساکین پر تقسیم کر دی گئی۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

جن کے قتل کے بدلہ چالیس غلام آزاد کرنا:

حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں ایک سانپ دیکھا تو اسے مار ڈالنے کا حکم دیا

چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا تو وہ اسی رات (خواب) میں آیا اور ام المومنین سے کہا کہ یہ جن (جس کو آپ نے قتل کروا دیا) ان جنات میں سے تھا جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے وحی (سورہ الرحمٰن) کو سنا تھا تو ام المومنین نے کچھ لوگوں کو یمن بھیجا جوان کے لئے چالیس غلام خرید کر لائے اور آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔ (ابن ابی الدنیا)

زہریلے اور خبیث سانپوں (جنات) کو قتل کر دو:

حضرت نافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مخروطی عمارت (جس عمارت کی کرسی تکونی یا چکور ہو) کے پاس تھے وہاں انہوں نے ایک چمکدار جن دیکھا آپ نے فرمایا اس جن کا پیچھا کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابو البابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گھروں میں رہنے والے جنوں کے قتل کرنے سے منع فرماتے سنا ہے مگر زہریلے اور خبیث قسم کے سانپ اس لئے کہ یہ دونوں آنکھوں کی روشنی ختم کر دیتے ہیں اور عورتوں کے شکم میں موجود بچوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔
(مسلم کتاب السلام)

گھر کے جنات کو کب قتل کیا جائے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"گھروں میں رہنے والے سانپ بچھو جنات میں سے ہیں لہٰذا جو شخص اپنے گھر میں ان میں سے کچھ (کسی کو) دیکھے تو اس کو تین مرتبہ تنگ کرے (یعنی مہلت دے) پھر اگر اس کے بعد بھی وہ آئے تو اس کو قتل کر دے کیوں کہ وہ شیطان ہے۔" (ابو داود کتاب الادب)

حضرت ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھر کے سانپوں

(کو مارنے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''جب تم لوگ ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو کہہ دو ہم، تمہیں وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں تکلیف نہ دو اگر یہ جنات اس کے بعد بھی گھر میں آئیں تو ان کو مار ڈالو۔''

(ابو داود کتاب الادب)

کونسا سانپ جن ہوتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں تم ان سفید جنات کے سوا جو چاندی کی ڈالی کی طرح (سفید) ہوتے ہیں ہر قسم کے سانپ مار ڈالو۔ (ابو داود کتاب الادب)

آسمان سے باتیں چرانے والے جنات

شیطان آسمان کی باتیں کیسے چراتے تھے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک انصاری صحابی نے خبر دی اس حال میں کہ صحابہ کرام ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے خبر دی کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی روشنی پھیل گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو زمانہ جاہلیت میں تم اسے کیا کہتے تھے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں ہم تو زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے کہ آج کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا یا کوئی بڑا آدمی مرا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارے کسی موت یا کسی پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتے بلکہ ہمارا پروردگار جس کا نام برکت والا اور بلند وبالا ہے جب وہ کوئی حکم نافذ فرماتا ہے تو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں جو ان سے قریب ہیں یہاں تک اس دنیا کے آسمان والوں تک ان کی تسبیح پہنچ جاتی ہے پھر وہ فرشتے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں کے قریب رہتے ہیں ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ فرشتے ان فرشتوں کو اپنے رب کے فرمان سے مطلع کر دیتے ہیں پھر اس بات کو ان فرشتوں کے قریب رہنے والے دوسرے فرشتے سے پوچھتے ہیں اور ان سے ان فرشتوں سے قریب رہنے والے فرشتے سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتا ہے پھر اس خبر کو وہ جن اچک لیتا ہے جو کان لگائے ایسی خبروں کے انتظار میں رہتا ہے اور اپنے دوستوں کے کانوں تک اس خبر کو پہنچا دیتا ہے اور ان جنوں کو مارنے

کے لئے وہ شعلے پھینکتے جاتے ہیں (یعنی جو ستارے نظر آتے ہیں وہ حقیقت میں شعلے ہیں جن کے ذریعہ ان جنوں کو بھگایا جاتا ہے) جو خبر اس طرح کاہنوں اور ساحروں میں اپنی طرف سے جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں اور ایک بات کی بہت سی باتیں بنالیتے ہیں (اسی ملاوٹ اور اپنی جانب سے اضافہ کی وجہ سے جھوٹ ہو جاتی ہے جو قابل قبول نہیں رہ جاتی)۔ (مسلم کتاب السلام)

سچ بات میں سو جھوٹ کی ملاوٹ:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کاہن جو بات کہتے ہیں کبھی کبھی ہم اسے سچ بھی پاتے ہیں (یعنی ان کی باتوں پر اعتماد کرنا کیسا ہے؟) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وہ بات حق تعالیٰ کی ہے جسے جن اچک لیتا ہے تو وہ اس بات کو اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے (جس طرح ایک مرغ دوسرے مرغ کے کان میں اپنی آواز پہنچاتا ہے) پھر وہ کاہن اسی حق بات میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الطب، مسلم کتاب السلام)

ابلیس کو آسمان سے روک دیا گیا:

حضرت معروف بن خرَّبُوذ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جاتا تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو تین آسمانوں سے روک دیا گیا صرف چار آسمانوں تک جاسکتا تھا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس کو ساتوں آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔

(تاریخ ابن عساکر)

شہابے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے شروع ہوئے:

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک ہوئی تو شیاطین پر شعلے پھینکے گئے اس سے پہلے شہابے (شعلے) نہیں پھینکے جاتے تھے تو وہ عبد یالیل بن عمرو ثقفی نامی (کاہن، نجومی) کے پاس آئے اور کہا جب سے لوگوں نے ستاروں کا گرنا دیکھا ہے اس وقت سے لوگ فارغ ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ بے چین ہو گئے اور اپنے غلام آزاد کر دیئے اور اپنے جانوروں کو باندھ دیا تو جواب میں عبد یالیل نے کہا تم جلدی مت کرو بلکہ انتظار کرو اگر مشہور ستارے گرتے ہیں تو سمجھ لو کہ لوگوں کے فناء کا وقت آ گیا ہے اور اگر غیر معروف ستارے (شہابے) گرتے ہیں تو کوئی نئی چیز ظاہر ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے دیکھا تو وہ غیر معروف ستارے گرتے ہیں تو انہوں نے کہا یہ کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے چنانچہ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمد مبارک) کا سن لیا۔

(ابن عبدالبر، ابوداود، بیہقی دلائل النبوۃ، البدایہ والنہایہ ج ۳)

زمانہ جاہلیت میں بھی شہابے گرتے تھے:

عبد الرزاق اپنی ''تفسیر'' میں حضرت معمر بن ابی شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعلوں کے پھینکے جانے (ستارے گرنے) کے بارے میں پوچھا گیا کیا یہ زمانہ جاہلیت میں بھی گرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں گرتے تھے لیکن جب اسلام ظاہر ہوا تو زیادہ گرنے لگے۔

''لاحول ولا قوۃ'' کی شان میں عجیب حکایت:

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں تستر (شہر) کے فتح ہونے کے بعد اس کے راستوں میں سے کسی راستہ پر جا رہا تھا کہ

اچانک میں نے (ایک مرتبہ) ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ''۔
پڑھا تو وہاں کے بہادروں میں سے ایک بہادر نے میرا یہ کلام سن لیا تو اس نے کہا جب سے میں نے یہ کلام سنا ہے پھر آسمان سے سنا ہے پھر کسی سے نہیں سنا۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہ کے پاس وفد لے کر جایا کرتا تھا کسریٰ وقیصر کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آ کر میری بیوی کے پاس رہنے لگا جب میں واپس آیا تو میری بیوی نے کوئی خوشی کا اظہار نہیں کیا جیسا کہ سفر سے واپس آنے کی اس کے گھر والے کرتے ہیں تو میں نے کہا تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ گھر والوں نے کہا تم ہم سے غائب نہیں ہوئے ہو پھر وہ شیطان میرے سامنے ظاہر ہوگیا اور کہا تم تسلیم کرلو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لئے اور ایک دن میرے لئے ہوگا پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنوں میں سے ہوں جو (آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور ان کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے آج رات میری باری ہے کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا بہادر شخص کہتا ہے جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اپنی پشت پر بٹھالیا اس وقت اس کی شکل خنزیر جیسی تھی اس نے مجھ سے کہا اچھی طرح مجھے پکڑلو اس لئے کہ عنقریب تم عجیب اور خطرناک چیزیں دیکھو گے تم مجھے چھوڑنا نہیں ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے پھر وہ جنات اوپر چڑھے یہاں تک کہ آسمان سے چمٹ گئے تو میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَآءُ لَا يَكُوْنَ۔

''یعنی گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔''

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت

پر جا گرے اور میں نے کلمات یاد کر لئے جب صبح ہوئی تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور جب وہ (شیطان) آتا تو میں یہی کلمات پڑھتا تو اس سے وہ گھبراتا یہاں تک کہ گھر کے روشندان سے نکل جاتا پھر میں ان کلمات کو ہمیشہ پڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔

(ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف، ابوعبدالرحمٰن ہروی کتاب العجائب)

دوسرا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور وحی کے کلمات سنتے تھے اور ان کلمات کو لے کر زمین پر اترتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے تو زمین والے وہ اصل بات تو حق و صحیح پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے یہ شیاطین ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا اور وہ ان شرارتوں سے روک دیئے گئے پھر شیطانوں نے ابلیس سے اس بات کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے پھر اس نے پہاڑوں کے درمیان قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو شیطانوں نے کہا اللہ کی قسم یہی وہ نئی بات ہے اور اسیٰ کی وجہ سے ان پر شعلے پھینکے (شہابے چھوڑے) جاتے ہیں جب ستارے تم سے چھپ جاتے ہیں تو وہ اسے پا لیتے ہیں کبھی غلطی نہیں ہوتی لیکن وہ اسے قتل نہیں کرتے البتہ اس کا چہرہ اس کا پہلو اور اس کا ہاتھ جلا دیتے ہیں۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جنات کو آسمان سے دھتکار دیا گیا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہر قبیلہ کی آسمان میں ایک نشست ہوتی تھی جہاں سے وہ وحی سن کر کاہنوں کو خبر دیتے تھے

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا انہیں دھتکار دیا گیا۔
(ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

زمانہ فترت تک جنات آسمان پر بیٹھتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے درمیان زمانہ فترت میں جنات سے آسمان دنیا کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی وہ جنات آسمان میں سننے کے لئے اپنی نشست گاہوں پر بیٹھتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آسمان کی بہت زیادہ حفاظت کر دی گئی اور شیاطین پر شہابِ چھوڑے جانے لگے۔
(بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا شیاطین پر شہاب نہیں چھوڑے گئے لیکن جب رسول اللہ ﷺ کو نبی بنا کر جلوہ گر کیا گیا تو ان پر شہاب پھینکے گئے۔
(ابونعیم دلائل النبوۃ)

رمضان شریف میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
''جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں۔'' یعنی مضبوطی کے ساتھ جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے متعلق اپنے والد سے پوچھا اور عرض کیا کہ ماہ رمضان المبارک میں بھی انسان کو وسوسہ ہوتا ہے اور مرگی کا حملہ ہوتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا حدیث شریف میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سب سے پہلے جنات نے دی:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے اس طرح پہنچی کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کے تابع ایک جن تھا وہ ایک پرندہ کی شکل میں آیا اوراس عورت کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا تو عورت نے اس سے کہا اتر آؤ ہم تمہیں کچھ سنائیں اور کچھ تم ہمیں سناؤ اس نے کہا اب ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہمیں دوستی سے منع کردیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کر دیا ہے۔ (طبرانی اوسط، ابونعیم، بیہقی دلائل النبوۃ)

جنات کے اشعار

ایک جن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ پر ایمان لانے کی خبر دی:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمیں اپنی ابتداء اسلام کی بات سناؤ وہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہندوستان سے آیا تھا اور میرا ایک مشیر جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا کہتے ہیں میں ایک رات سو رہا تھا اچانک میرے پاس کوئی آیا اور کہا اٹھو اگر تم عقل رکھتے ہو تو غور و فکر کرو اور سمجھ کہ لوئی بن غالب کے نسب سے ایک رسول کی بعثت ہوئی ہے پھر اس نے یہ اشعار کہے۔

عجبت للجن وانجاسها	وشدها العيس باحلاسها
تهوى الى مكة تبغى الهدى	ماموءمنوها مثل ارجاسها
فانهض الى الصفوة من هاشم	واسم بعينيك الى راسها

ترجمہ:۔ ''میں جنوں اور ان کی نجاستوں سے اور بھورے رنگ کے (قیمتی) اونٹ کو بے قیمت ٹاٹ سے باندھنے پر حیران و متعجب ہوں۔''

''تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ آپ پر ایمان لانے والے وہاں کے مومن وہاں کے پلیدوں (کافروں) کی طرح نہیں ہیں۔''

''بنو ہاشم کی پونجی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس حاضری دو اور اس پونجی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو۔''

''پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا اے سواد بن قارب! بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک نبی مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے۔''

عجبت للجن وتطلابها — وشدها العیس باقتابها

تھوی الی مکۃ تبغی الھدی — ما صادق الجن ککذابھا

فانھض الی صفوۃ من ھاشم — وسم بعینیکم الی بابھا

ترجمہ: ”میں جنوں سے اوران کی سرگردانی سے اوران کے بھورے اونٹ کو کجاوہ سے باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔“

”تم ہدایت تلاش کرنے مکہ جاؤ جنوں کی سچائی ان کے جھوٹوں کے مثل نہیں ہے۔“

”تم بنو ہاشم کے سردار (حضرت محمد ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان کے دروازے کو اپنی آنکھوں سے بوسہ دو۔“

پھر جب تیسری رات ہوئی تو پھر میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا:

عجبت للجن وتخبارھا — وشدھا العیس باکوارھا

تھوی الی مکۃ تبغی الھدی — لیس ذوو الشر کاخیارھا

فانھض الی صفوۃ من ھاشم — ما مومنو الجن ککفارھا

ترجمہ: ”میں جنوں سے اوران کے خبر دینے اور بھورے اونٹ کو عمامہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے متعجب وحیران ہوں۔“

”تم ہدایت حاصل کرنے کے لئے مکہ جاؤ شریر جن نیکو کار جنوں کی طرح نہیں ہیں۔“

”بنو ھاشم کے عظیم الشان نبی کی بارگاہ میں جلدی جاؤ ایمان لانے والے خوش بخت جن (جنات) حضور ﷺ کا انکار کرنے والے کافروں کی طرح بد بخت نہیں ہیں۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اب بھی وہ تمہارا مشیر جن تمہارے پاس آتا ہے؟ حضرت سودا بن قارب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب سے میں نے قرآن کریم

پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اس جن کا بہترین عوض (بدلہ) ہے۔ (بیہقی دلائل النبوۃ)

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت عباس بن مرادس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ وہ دوپہر کے وقت نر کھجور کے شگوفہ کے پاس تھے کہ اچانک ان کے سامنے روئی کے مثل ایک سفید شترمرغ ظاہر ہوا جس پر ایک سفید آدمی سفید کپڑوں میں سوار تھا اس نے مجھ سے کہا اے عباس بن مرداس! تم دیکھتے نہیں آسمان پر پہرے دار مقرر کر دیئے گئے ہیں اور جنات گھبرا گئے اور گھوڑوں نے اپنے سوار اتار دیئے اور جو ذات والا صفات نیکی اور تقویٰ کے ساتھ پیر کے دن منگل کی شب مبعوث ہوئی ہے وہ قصواء نامی اونٹنی والے ہیں تو جو کچھ میں نے سنا اور دیکھا اس سے مرعوب ہو کر میں نکلا یہاں تک کہ میں اپنے ایک ضمار نامی بت کے پاس آیا جس کی ہم پوجا کرتے تھے اس کے اندر سے آواز آتی تھی میں اس کے پاس آیا اس کے اردگرد جھاڑو دیا پھر اس کو چھوا اور بوسہ دیا تو اچانک اس کے اندر سے چیخ مارنے والے نے چیخ ماری جو کہہ رہا تھا:۔

قل للقبائل من سليم كلها	هلك الضمار وعاش اهل المسجد
هلك الضمار وكان يعبد مرة	قبل الكتاب الى النبى محمد
ان الذى ورث النبوة والهدى	بعد ابن مريم من قريش مهتدى

ترجمہ:۔ ”قبیلہ نبوسلیم کے تمام قبیلوں سے کہہ دو کہ ضمار (بت) ہلاک ہو گیا اور مسجد والے (مسلمان) کامیاب وکامران ہو گئے۔“

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کتاب نازل ہونے سے پہلے جس ضمار بت کی پوجا کی جاتی تھی وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔“

”وہ ذات جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعد نبوت وہدایت کی

وارث ہوئی وہ ہدایت یافتہ قریش میں سے (تشریف لا چکی) ہے۔
(ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم، خرائطی الھواتف)

فائدہ از مترجم:

آکام المراجان، اور مکائد الشیطان، میں اس واقعہ کے اخیر میں قدرے اضافہ بھی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں یہ سن کر خوفزدہ ہوا اور اپنی قوم میں آ کر پورا واقعہ سنایا پھر اپنی قوم بنی حارث کے تین سو افراد کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مدینہ منورہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے عباس! تم کیسے مسلمان ہو گئے؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا تم (عباس) نے سچ کہا اس طرح سے میں اور میری قوم (سب) مسلمان ہو گئے۔ اور اس روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منگل کی شب میں پیدا ہوئے جب کہ صحیح ترین روایتوں سے ثابت ہے کہ شب پیر کو پیدا ہوئے تفصیل فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ میں ملاحظہ کریں۔

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جبل ابوقبیس پر جنات کا نداء کرنا:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی تو جبل ابوقبیس اور حجون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جن نے نداء کی۔

فاقسم لا أنثى من الناس أنجبت	ولا ولدت أنثى من الناس واحده
كما ولدت زهرية ذات مفخر	مجنبة يوم القبائل ماجده
فقد ولدت خير القبائل أحمدا	فأكرم بمولود وأكرم بوالده

ترجمہ: ''میں قسم کھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں ہوئی اور نہ انسانوں میں سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا''۔

''جیسا فخر وصفات والا بچہ حضرت آمنہ زہریہ (بنو زہرہ ایک قبیلہ

ہے) رضی اللہ عنہا نے جنا ہے یہ شان وشوکت والی قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے''۔

''حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے تمام قبیلوں سے بہترین اور بڑھکر بیٹا حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جنا ہے تو بڑی عظمت اور شان وشوکت والا بیٹا ہے اور بڑی ہی مکرم ومعظم شان والی ماں ہے''۔ (ابن ابی الدنیا)

جبل ابوقبیس پر ایک جن کے اشعار:

یاساکنی البطحاء لاتغلطوا	ومیزوا الأمر بعقل مضی
ان بنی زھرة من سرکم	فی غابر الدھر وعندالبدی
واحدة منکم فھاتوالنا	فیمن مضی فی الناس أومن بقی
واحدة من غیرکم مثلھا	جنینھا مثل النبی المتقی

ترجمہ: ''اے بطحاء (مکہ مکرمہ) کے رہنے والو! غلطی نہ کرو معاملہ کو روشن عقل کے ذریعہ ممتاز وجُدا گانہ کرلو''۔

''قبیلہ بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں زمانہ قدیم میں بھی اور اس زمانہ میں بھی''۔

''لوگوں میں سے جو گذر چکے یا جو موجودہ ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو اسے ہمارے سامنے لاؤ''۔

''ایک ایسی خاتون غیروں ہی میں سے لاکر دیکھا دو جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پاکباز نبی جنا ہو''۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

مازن طائی کیسے مسلمان ہوئے:

ھشام بن محمد کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے قبیلہ بنو طے کے شیوخ میں سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت مازن طائی رضی اللہ عنہ عمان کے علاقہ میں رہتے تھے اور اپنے علاقہ میں بتوں کی خدمت کرتے تھے انؓ کا اپنا بھی ایک

بت تھا جس کا نام ''ناجر'' تھا حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ناجر پر قربان کرنے والے دن ایک جانور ذبح کیا تو اس بت سے آواز سنی جو کہہ رہا تھا:۔

یا مازن أقبل الی أقبل — تسمع مالا یجهل

هذا نبی مرسل — جاء بحق منزل

فآمن به کی تعدل — عن حر نار تشعل

ترجمہ:۔''اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا''۔

ترجمہ:''یہ بھیجے ہوئے نبی ہیں جو نازل شدہ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں''۔

''تم ان پر ایمان لے آؤ تاکہ تو بھڑکنے والی آگ کی تپش سے بچ سکو''۔

وقودها بالجندل۔

''اس آگ کا ایندھن بڑی بڑی چٹانیں ہوں گی''۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے (کہ بت بھی بول رہا ہے) پھر میں نے چند دن بعد ایک اور عتیرہ (جانور) قربان کیا تو پہلے سے بھی زیادہ واضح آواز میں سنا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے۔

یا مازن اسمع تسر — ظهر خیر و بطن شر

بعث نبی من مضر — بدین الله الکبر

فدع نحیتا من حجر — تسلم من حر سقر

ترجمہ:''اے مازن! سنو خوشی کا اظہار کرو خیر ظاہر ہو گیا اور شر چھپ گیا''۔

''قبیلہ مضر سے اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے دین کے ساتھ ایک نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجے گئے''۔

''پتھر سے تراشے ہوئے (بت) کو چھوڑ دو تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جاؤ گے''۔ (بیہقی)

فائدہ:

عتیرہ اس ذبح کیے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اہل عرب رجب کے مہینہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی رجب کے مہینہ میں اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے جسے رجبیہ کہتے تھے جب قربانی کا حکم آ گیا تو رجبیہ کی سنت منسوخ ہو گئی لیکن اباحت اب بھی باقی ہے جس مہینہ جس دن چاہے اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔ چنانچہ ایک صاحب نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں عتیرہ کیا کرتے تھے اب ہمارے لئے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کے نام پر ہر ماہ میں کر سکتے ہو۔ (از مترجم)

حضرت ذباب بن الحارث کس طرح مسلمان ہوئے:

حضرت ابوخثیمہ عبدالرحمٰن بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھ سے حضرت ذباب بن حارث صحابی نے فرمایا کہ ابن وقشہ کا ایک مشیر جن تھا جو اس کو چند پیش آنے والی باتوں سے آگاہ کر دیتا تھا ایک دن وہ آیا اور اس کو ایک بات بتلائی تو ابن وقشہ نے میری طرف دیکھا اور کہا۔

یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب

بعث محمد بالکتاب یدعو بمکۃ فلا یجاب

ترجمہ:۔ ''اے ذباب! اے ذباب! ایک عجیب وغریب بات سنو''۔

''محمد ﷺ کو مکہ مکرمہ میں کتاب کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا گیا ہے وہ مکہ مکرمہ میں بلا رہے ہیں لیکن ان کو مانا نہیں جا رہا ہے''۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا ایسے ہی (جن کی طرف سے) کہا گیا ہے۔

(ابن شاہین کتاب الصحابہ، معانی المجلیس)

حضرت ام معبد کو بعثت رسول اللہ ﷺ کی ایک جن نے خبر دی:

ابن اسحاق کہتے ہیں حدیث شریف میں ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے ارادے سے نکلے تو تین راتوں تک ہمیں خبر نہ ہوئی کہ حضور ﷺ کس طرف تشریف لے گئے ہیں یہاں تک کہ مکہ کی نچلی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے گنگنانے والے اشعار گا رہا تھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے اس کی آواز سنتے جا رہے تھے۔ لوگ اسے دیکھ نہیں رہے تھے یہاں تک کہ وہ مکہ کی نچلی جانب نکل گیا وہ یہ اشعار کہہ رہا تھا۔

جزی الله رب الناس خير جزائه	رفيقين حلا خيمتي ام معبد
هما نزلا بالبر ثم ترحلا	فافلح من امسى فقيق محمد
يا مازن أقبل الى أقبل	تسمع مالا يجهل

ترجمہ: ”انسانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے ان دو ساتھیوں پر جنہوں نے ام معبد کے خیمہ میں قیلولہ کیا“۔

”وہ دونوں حضرات میدان میں اتر پڑے پھر کوچ کیا پس وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے حضرت محمد ﷺ کی رفاقت میں شام کی“۔

”اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا“۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سنی تو معلوم ہوا کہ آپ کس جگہ تشریف لے گئے ہیں آپ اس وقت مدینہ منورہ کی طرف رخ فرما چکے تھے“۔

حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کے اسلام کی خبر:

حضرت عبدالمجید بن ابی عبس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت

کرتے ہیں کہ قریش نے جبل ابوقبیس پر ایک بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا"۔

فان یسلم السعدان یصبح محمد　　بمکة لا یخشی خلاف المخالف

ترجمہ:۔"اگر دونوں سعد (سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ) مسلمان ہو جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مخالف سے فکرمند نہ ہوں گے"۔

تو ابوسفیان اور اشراف قریش نے کہا یہ سعدان کون ہیں؟ کیا یہ سعد بن ابی بکر، سعد بن زید اور سعد بن قضاعہ ہیں؟ جب دوسری رات ہوئے تو ان لوگوں نے جبل ابوقبیس پر (دوبارہ) پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔

ایا سعد سعد الاوس کن انت ناصرا　　ویا سعد سعد الخزرجین الغطارف

اجیبا الی داعی الهدی وتمنیا　　علی الله فی افردوس زلفة عارف

یامازن أقبل الی أقبل　　تسمع مالا یجهل

فان ثواب الله لطالب الهدی　　جنان من الفردوس ذات رفارف

خیر کهلین فی بنی الخزرج العز　　بشیرو ابن سعد بن عبادة

المجیبان اذ دعا أحمد الخیر　　فنالتها هناك السعادة

ثم عاشا مهذبین جمیعا　　ثم لقاهما الملیك شهادة

ترجمہ:۔"اے قبیلہ اوس کے سعد! تو مددگار ہو جاؤ اور اے سخاوت والے قبیلہ خزرج کے سعد! تم بھی مددگار ہو جاؤ"۔

"اے دونوں سعد! تم ہدایت کی دعوت دینے والے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت قبول کرو اور تم دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جنت الفردوس میں عارف الٰہی کے قرب کے آرزو و تمنا کرو"۔

"اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ اور ایسی بات سنو جس سے ناواقف نہیں رہا جا سکتا"۔

''اس لئے کہ ہدایت کے طلبگار کیلئے اللہ تعالیٰ کا ثواب وہ جنت الفردوس ہے جس کے فرش اور تکیے باریک ریشمی کپڑوں کے ہیں''۔

اشراف قریش نے کہا اس سعدان سے تو حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت سعد بن معاذ مراد ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، خرائطی، بیہقی)

علامہ ابن عبدالبر، حضرت عبدالمجید بن ابی عبس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات مدینہ منورہ میں ایک ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔

''اے عزت وشرف والے قبیلہ بنوخزرج کے بوڑھوں کے بہترین لوگو! سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کی طرف چلو''۔

''جب حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھلائی (اسلام) کی دعوت دی تو انہوں نے اس کو قبول کیا اور ان دونوں کو اسی وقت سعادت نیک بختی حاصل ہوگئی''۔

''پھر ان دونوں نے مہذب انداز میں زندگی گزاری پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا فرمائی''۔

جنگ بدر میں کفار کی شکست کی خبر:

حضرت قاسم بن ثابت ''دلائل'' میں روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ کے قریش میدان بدر کی طرف متوجہ ہوئے تو جس دن کفار پر مسلمانوں نے فتح و کامیابی پائی اسی دن مکہ مکرمہ میں ایک غیبی جن سے سنا گیا وہ ترنم بھری آواز میں یہ اشعار گنگنا رہا تھا جب کہ وہ خود نظر نہیں آ رہا تھا۔

زاد الحنیفیون بدرا وقیعة سینقض منهارکن کسریٰ وقیصرا

أبادت رجالا من لؤي وأبرزت حرائر یضربن الترائب حسرا

فیا ویح من أمسی عدو محمد لقد جاد عن قصد الهد وتحیرا

ترجمہ:۔ حنیفیون (قبیلہ حنیف کے لوگوں) نے جنگ بدر میں کیا دیکھا

عنقریب اس سے قیصر و کسریٰ کی بنیادیں اکھڑ جائیں گی''۔

''قبیلہ لوئی کے نوجوانوں کو ہلاک و برباد کر دیا اور ان کی عورتیں باہر نکل کر حسرت سے سینہ پیٹنے لگیں''۔

''ہائے افسوس اس پر جس نے حضرت محمد ﷺ سے دشمنی کی یقیناً وہ ہدایت کے قصد و ارادہ سے ہٹ گیا ہے اور حیران و پریشان رہا''۔

فائدہ:

اس میں کسی نے پوچھا کہ یہ حنیفیون کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا یہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی صحابہ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر ہیں۔(از مترجم)

اس کے بعد کچھ دیر نہ ٹھہرے ہوں گے کہ ان کے پاس مسلمانوں کی فتح مبین کی خبر آ گئی۔ (قاسم بن ثابت فی الدلائل)

جنات کا عورتوں پر ظاہر ہونا

جن سانپ کی شکل میں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر کے صحن میں تھا کہ اچانک میرے پاس میری بیوی کا قاصد آیا اور کہا کہ آپ فلانہ (میری بیوی) کے پاس جائیں چنانچہ میں نے اندر داخل ہوکر پوچھا کون ہے؟ تو اس (میری بیوی) نے کہا یہ سانپ ہے جب میں گھر سے باہر جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گئی تو اس کو دیکھا تھا پھر میں کچھ دیر ٹھہری رہی پھر مجھے یہ نظر نہیں آیا اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں، تو حضرت سعد نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر میں نے اس کے بعد تجھ کو دیکھا تو یقیناً تجھے قتل کرڈالوں گا تو وہ سانپ نکلا اور گھر کے دروازہ سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہوگیا۔ (یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سامنے ظاہر ہوا تھا)۔ (ابن ابی الدنیا)

جن کا حملہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت:

حضرت حسن بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے کچھ سوال کیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح یا گدھے کے مثل کوئی کالا جانور میرے اوپر گرا میں نے اس جیسا کالا اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب ہوا وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا کاغذ کا رقعہ آیا جب اس کو اس

(جن جانور) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

من رب کعب الی کعب أما بعد فلا سبیل لك علی المرأة الصالحة بنت الصالحین۔

ترجمہ: ''یہ رقعہ کعب کے رب کی جانب سے کعب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور میں اس کا واپس ہونا دیکھ رہی تھی۔ حضرت حسن بن حسین رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھایا جو ان کے پاس ابھی تک موجود تھا''۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

کالا سانپ اور حفاظت خداوندی:

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعین کرام جمع ہوئے ان میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم بن محمد اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم بھی تھے یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو غشی طاری ہوگئی اور ان حضرات نے چھت پھٹنے کی آواز سنی پھر ایک کالا سانپ (اژدھا) گرا جو کھجور کے بڑے تنا کے مثل (موٹا اور لمبا) تھا اور وہ اس خاتون کی طرف لپکنے لگا تو اچانک ایک سفید رقعہ گرا جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ من رب کعب الی کعب ○ لیس لك علی بنات الصالحین سبیل ○

ترجمہ: ''اللہ کے نام شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا بنو کعب کے رب کی طرف سے بنو کعب کی طرف تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے''۔

جب اس اژدھا نے یہ سفید کاغذ دیکھا تو اوپر چڑھا اور جہاں سے اترا تھا وہیں سے نکل گیا۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی دلائل النبوۃ)

شہید بدر کی برکت سے جن کے حملہ سے محفوظ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھیں ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ ایک حبشی (سیام فام آدمی) ان کے سینہ پر چڑھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ ان کے حلق میں ڈال دیا تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ آسمان کی طرف سے گر رہا تھا یہاں تک کہ ان کے سینے پر آ گرا تو اس (کالے آدمی) نے اس رقعہ کو لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

من رب لکین الی لکین اجتنب ابنة العبد الصالح٥ فانه لاسبیل لك علیھا٥

ترجمہ:۔ "یہ حکم نامہ لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دور رہو اس لئے کہ تمہارا اس پر کوئی حق نہیں ہے"۔

وہ فرماتی ہیں چنانچہ وہ سیاہ فام آدمی اٹھا اور اپنا ہاتھ میری حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا کہ سوجن آ گئی (اور کالا پڑ گیا) یہاں تک کہ میرا گھٹنا بکری کے سر کی طرح (سوج) گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھائی کی بیٹی! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمٹ کر رکھا کر تو یہ تمہیں ہرگز کبھی تکلیف نہیں دے گا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکی کو اس کے والد کی وجہ سے حفاظت فرمائی کیونکہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

(ابن ابی الدنیا، بیہقی)

جنات کا علم حاصل کرنا اور فتویٰ دینا

ابوعبدالرحمٰن ہروی بن شکر، حضرت یحییٰ بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ (ہم نے دیکھا) ایک شیخ جو سفید سر والا اور سفید داڑھی والا لوگوں کو فتویٰ دے رہا ہے تو حضرت حفص نے مجھ سے فرمایا اے ابوایوب! کیا تم اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے۔ یہ عفریت جن (سخت خبیث) ہے پھر حضرت حفص اس کے قریب گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا جب حضرت حفص نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنے جوتے اٹھائے اور بھاگ گیا لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے اور حضرت حفص کہنے لگے اے لوگو! یہ عفریت جن ہے۔

ایک جن کا خطاب کرنا:

حضرت ابوخلیفہ عبدی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت سخت صدمہ ہوا اور میری نیند اچاٹ ہو گئی خدا کی قسم میں ایک رات اپنے گھر میں اپنے بستر پر تھا اور میرے گھر میں کوئی نہ تھا اور میں اپنے بیٹے کی فکر میں پڑا تھا تو اچانک گھر کے ایک جانب سے کسی پکارنے والے نے مجھے آواز دی اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ یا أبا خلیفۃ" میں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" جبکہ میں سخت گھبرایا ہوا تھا پھر اس نے سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں تلاوت کیں جب وہ "وما عند اللہ خیرٌ للابرار۝" تک پہنچا تو کہا اے ابوخلیفہ! میں نے کہا "لبیک" اس نے پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ صرف تمہارے بیٹے ہی کیلئے زندگی مخصوص رہے اور دوسرے کیلئے نہیں؟ کیا تم اللہ کے نزدیک زیادہ شان والے ہو یا

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم بھی تو فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے۔ ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔ کیا تم اپنے بیٹے سے موت دفع کرنا چاہتے ہو؟ جبکہ تمام مخلوق کیلئے موت لکھی جا چکی ہے۔ یا تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو جاؤ اور اس کی مخلوق کے متعلق اس کی تدبیر کو رد کر دو۔ اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنی وسیع نہ ہوتی اگر دکھ اور غم نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی پھر اس نے کہا کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اس نے کہا میں تیرے پڑوسی جنوں میں سے ایک ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

جنات کا لوگوں سے مختلف سوال کرنا:

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جنات کے چند افراد انسانوں کی شکل اختیار کر کے ایک شخص کے پاس آئے اور کہا تم اپنے لئے کون سی چیز زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس آدمی نے کہا اونٹ پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا تم نے اپنے لئے سختی، محنت اور طویل مصیبت کو پسند کیا ہے تجھے مسافری لاحق ہو گی جو تمہیں تمہارے دوستوں سے دور کر دے گی (اس لئے کہ اونٹ والوں کو اسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے) پھر وہ جن اس کے پاس سے چلے گئے اور دوسرے آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ کہا غلاموں کو پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا پھر تو بہت عزت پاؤ گے اور میخوں کی طرح سخت غصہ پاؤ گے اور مال و دولت پاؤ گے اور دور دراز کے سفر کرتے رہو گے پھر یہ جن اس کے پاس سے نکل کر ایک تیسرے شخص کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا میں بکریاں پسند کرتا ہوں تو ان

جنوں نے کہا کھانا حلال کا ہوگا اور سائل کی ضرورت بھی پوری کرو گے لیکن جنگ میں شرکت نہیں کرسکو گے آرام بھی نہیں پاؤ گے اور درد دکھ سے نجات بھی نہ ملے گی۔ پھر وہ اس کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک چوتھے شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے لئے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟

اس شخص نے کہا درخت پسند کرتا ہوں تو جنوں نے کہا تین سو ساٹھ کھجور پورے سال کیلئے کافی ہیں جو سردی اور گرمی دونوں موسم کے مال ہیں پھر جنات اس کے پاس سے بھی چلے گئے اور ایک پانچویں آدمی کے پاس آئے اور کہا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا میں کھیتی باڑی پسند کرتا ہوں جنوں نے کہا تیری زندگی اس کام کیلئے مقرر ہوئی کہ اگر کاشت کاری کرے گا تو پائے گا اگر کاشت نہیں کرے گا تو کچھ نہیں پائے گا پھر وہ جن اس کے پاس سے بھی روانہ ہو گئے اور ایک چھٹے آدمی کے پاس پہنچے اور پوچھا تم اپنے لئے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ تا کہ میں تمہاری خاطر کروں چنانچہ وہ جنوں کیلئے روٹی لے آیا تو جنات نے کہا کارآمد گندم ہے پھر وہ ان کے پاس گوشت لے کر آیا تو جنوں نے کہا روح روح کو کھاتی ہے یہ جتنا کم ہوگا اتنا ہی اس کی زیادتی سے بہتر ہے پھر وہ کھجور اور دودھ لے کر آئے تو جنوں نے کہا کھجوروں کی کھجور ہے بکریوں کا دودھ ہے اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔

راوی کہتے ہیں جب کھا چکے تو جنات نے کہا آپ یہ بتائیں کہ کون شئے زیادہ میٹھی ہے؟ اور کون سی شئے زیادہ حسین ہے؟ اور کون سی چیز زیادہ خوشبو کے اعتبار سے عمدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا سب سے زیادہ میٹھی بھوکی داڑھ ہے جو بھوکی آنتوں میں ڈالتی ہے۔ اور سب سے حسین وہ بارش ہے جو اونچی زمین پر بادل کے ظاہر ہونے پر برسے۔ اور عمدہ خوشبو اس کلی کی ہے جو بارش کے بعد کھلتی

ہے۔ان جنات نے کہا آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آپ اپنے لئے کون سی شئے پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں موت کو پسند کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ آپ نے تو ایسی تمنا کی ہے جو آپ سے پہلے کسی نے بھی نہیں کی لہٰذا اب آپ ہمیں کچھ وصیت فرمائیں اور توشہ سفر عطا کریں تو آپ نے ان کیلئے دودھ کا ایک مشکیزہ دیا اور فرمایا یہ تمہارا توشہ سفر ہے جنات نے کہا کچھ اور بھی وصیت فرمائیں فرمایا: "لاالٰہ الا اللہ" پڑھا کرو یہ آگے پیچھے کی سب ضروریات کیلئے کافی ہے اس کے بعد وہ جنات آپ کے پاس سے روانہ ہو گئے اور آپ کو جن وانس پر ترجیح دی۔ حضرت ابوالنضر ہاشم بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ وہ آدمی جس کے پاس یہ جنات سب سے آخر میں آئے تھے وہ حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابن ابی الدنیا)

جنات کا انسانوں کو حکمت کی تعلیم دینا

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنگ میں شرکت کیلئے نکلے تو ہم ایک جزیرہ مین اترے اور ہم نے آگ جلائی اچانک وہاں ایک بہت بڑا حجرہ دکھائی دیا ہماری جماعت کے ایک شخص نے کہا میں نے ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا ہے شاید تمہیں اس کے رہنے والے سے اذیت ہو لہٰذا اپنی آگ یہاں سے اٹھا لو (یعنی قیام کی یہ جگہ بدل لو) جب اس حجرے میں رہنے والا رات کو آیا تو اس (گھر میں رہنے والے نے حجرے کے پاس سے ہٹانے والے) سے کہا تم نے ہمارے گھروں سے اپنے ساتھیوں کو دور کیا اس لئے میں تمہیں حکمت کا علم بتاتا ہوں جس سے تمہیں بھلائی ملے گی وہ یہ ہے کہ جب کوئی مریض تمہارے پاس درد کی شکایت کرے تو جو کچھ تیرے جی میں آئے کر کہ یہی اس کی دوا ہے تو وہی اس درد کی دوا ہوگی۔ (ابن ابی الدنیا الہواتف)

حکایت از مترجم:

ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الہواتف'' میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے پاس مسجد کوفہ میں لوگ علاج کیلئے جاتے تھے ایک مرتبہ ایک بڑے پیٹ والا شخص آیا اور کہا کہ تم مجھے اس بیماری کی کوئی دوا بتادو جو تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں کھاؤں یا نہ کھاؤں بہرصورت میری یہی حالت رہتی ہے یعنی پیٹ پھولا رہتا ہے؟ تو اس علاج کرنے والے جوان نے کہا اے لوگو! کیا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ یہ شخص جو مجھ سے علاج پوچھ رہا ہے آج دوپہر کو مر جائے گا تو وہ شخص واپس چلا گیا پھر جب تندرست ہونے کے بعد واپس آیا جب کہ اس حکیم کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ یہ

حکیم جھوٹا ہے میں تو زندہ ہوں حالانکہ اس نے کہا تھا کہ تم دوپہر تک مر جاؤ گے تو حکیم نے کہا اس سے پوچھو کہ اس کے درد کا کیا ہوا آرام آیا کہ نہیں اس نے کہا درد ختم ہو گیا تو حکیم نے کہا میں نے اسی علاج کیلئے تو تجھے اس طرح ڈرایا تھا۔

جنات کا انسانوں سے فیصلہ کرانا:

حافظ سلیمان محمد بن عبد اللہ زکیر رفعی ''کتاب العجائب'' میں حضرت ابو میسرہ حرانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں جن اور انسان قاضی محمد بن علاثہ مدینہ منورہ کے پاس ایک کنوئیں کا جھگڑا لے کر گئے ابو میسرہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات آپ کے سامنے ظاہر بھی ہوا؟ حضرت ابو میسرہ نے فرمایا میرے سامنے ظاہر تو نہیں ہوا لیکن میں نے ان کی گفتگو سنی ہے تو قاضی صاحب نے انسانوں کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کوئیں سے پانی لے لیا کریں اور جنات کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنوئیں سے پانی لیا کریں۔

اس حکایت کے راوی کہتے ہیں انسانوں میں سے جب کوئی کنوئیں سے غروب آفتاب کے بعد پانی لیتا تو اسے پتھر مارا جاتا۔ (کتاب العجائب)

جن وانس میں بڑا عالم کون ہے؟

علی بن سرح سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جنات کے چند افراد جمع ہوئے اور کہا ہمارا عالم انسانوں کے عالم سے بڑا (زیادہ علم رکھتا) ہے انسانوں اور جنوں کا اس کے متعلق اختلاف ہو گیا اور طے یہ پایا کہ قائف بن خثعم کے پاس چلتے ہیں چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور اس کے خیمہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بوڑھا شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا مقصد ہے؟ ان لوگوں نے کہا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ اس میں غور کریں (یعنی اونٹ تلاش کر دیں) تو بوڑھے نے کہا میں تو

کمزور ہوں میرا دل بھی میرے جسم کا ایک حصہ ہی ہے وہ بھی میرے جسم کی طرح کمزور ہو گیا ہے جنوں نے کہا آپ کو ہر حالت میں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا بوڑھے نے کہا میں نے تو تمہیں اپنی حالت بتادی ہے لیکن تم میرے بیٹے کے پاس جاؤ وہ تلاش کر دے گا انہوں نے کہا کیا آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی چھوٹا لڑکا بھیج دیں؟ تو بوڑھے نے اس کے سوا دوسرا کام کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ وہ جن بچے کے ساتھ چلے گئے جن خیمے سے نکلے اور کچھ دور ہوئے تو ان کے سامنے سے ایک پرندہ گزرا اس نے ایک پر نیچے کیا اور دوسرا اوپر کیا تو بچہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور شیخ نے انکار کر دیا اور میرے علاوہ اس کو کوئی یاد نہیں کر رہا ہے حالانکہ میں تو چھوٹا بچہ ہوں تم اللہ سے ڈرو اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے کہا کیوں چھوڑ دیں؟ تمہیں خرابی ہو ہمیں بتاؤ تو سہی۔ بچے نے کہا تم لوگوں نے اس پرندہ کو نہیں دیکھا جو تمہارے سامنے سے گزرا اس نے ایک پر جھکائے ہوئے تھا اور دوسرا اٹھائے ہوئے تھا اس نے مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم دی ہے کہ ان کا اونٹ گم نہیں ہوا ہے اس لئے یقیناً تم لوگ جن ہو انسان نہیں ہو تو جنوں نے کہا اللہ تمہیں رسوا کرے تم اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ (اس سے ثابت ہوا کہ جنات کے بجائے انسانوں ہی میں بڑے عالم ہیں)۔ (ابو عبدالرحمٰن ہروی کتاب العجائب)

جنات انسان سے ڈرتے ہیں:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آ کر کھڑا ہو گیا تو میں اسے پکڑنے کے لئے تیار ہوا تو اس نے چھلانگ ماری اور دیوار کے پیچھے جا گرا۔ میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد وہ پھر کبھی میرے پاس نہیں آیا۔ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات تم (انسانوں) سے اسی طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم جنات سے

ڈرتے ہو۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جتنا تم (انسانوں) میں سے کوئی شیطان سے گھبراتا ہے تو شیطان اس سے زیادہ تم سے گھبراتا ہے لہٰذا جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے نہ گھبرایا کرو، ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائیگا۔

(ابن ابی الدنیا)

حضرت ابوشراعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے یحیٰی جزار نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے ڈر رہا ہوں تو انہوں نے مجھے فرمایا جس سے تم ڈر رہے ہوں وہ اس سے زیادہ تم سے ڈرتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیاطین کو گھڑوں میں بند کردیا:

حضرت سفیان بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مغرب کے امیر و گورنر موسیٰ بن نصیر سے سوال کیا جب کہ موسیٰ بن نصیر کو لشکر اسلام کا سپہ سالار بنا کر بھیجا جاتا تھا حتیٰ کہ انہوں نے مغرب تک کے علاقے اور ممالک فتح کیے تھے کہ سمندر کی کوئی بات جو تم نے دیکھی یا سنی ہو بیان کرو۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں پہنچے تو ہم نے وہاں ایک تعمیر شدہ گھر دیکھا اور اس میں سترہ (۱۷) سبز گھڑے دیکھے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی تھی تو میں نے سب سے چھوٹے اور درمیانے اور سب سے بڑے گھڑے کو لانے کا حکم دیا چنانچہ اس گھر کے صحن میں لایا گیا میں نے ان میں سے ایک کے کھولنے کا حکم دیا جب اس میں سوراخ کیا گیا تو اس میں سے شیطان نکلا جس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ (حضرت سلیمان علیہ السلام) کو نبوت کا شرف بخشا ہے میں زمین میں فساد کرنے کے لئے پھر کبھی نہیں آؤں گا پھر اس شیطان نے ادھر ادھر دیکھا اور کہا اللہ کی قسم نہ تو میں حضرت سلیمان علیہ السلام

دیکھ رہا ہوں اور نہ ہی اس کا ملک پھر اس نے زمین میں غوطہ لگایا اور غائب ہو گیا پھر میں نے باقی گھڑوں کو ان کی جگہوں پر رکھ دینے کا حکم دیا تو وہ ان کی جگہوں پر رکھ دیا گیا۔ (ابو عبدالرحمٰن الہروی کتاب العجائب)

حکایت:

حضرت موسیٰ بن نصیر سے روایت کیا کہ وہ جہاد کے لئے سمندر کے راستہ سے چلے یہاں تک کہ وہ سمندر کی تاریکی میں پہنچے اور کشتیوں کو ان کے رخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا پھر انہوں نے کشتیوں میں کھٹکھٹانے کی آواز سنی جب دیکھا تو سبز رنگ کے مہر لگے ہوئے گھڑے نظر آئے ان میں سے ایک گھڑا اٹھالیا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے فرمایا اس کو نیچے سے سوراخ کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری کہ اللہ کی قسم اے اللہ کے نبی! میں واپس نہیں آؤں گا تو حضرت موسیٰ بن نصیر نے کہا یہ تو شیطانوں میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے قید کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے حکم دیا کہ گھڑے کے اس سوراخ کو بند کر دیا جائے پھر اچانک کشتی پر ایک آدمی دکھائی دیا جو گھور رہا تھا اور ان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا اللہ کی قسم تم لوگ وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم سب کو غرق کر دیتا۔ (عبدالرحمٰن الہروی کتاب العجائب)

فائدہ از مترجم:

مندرجہ بالا روایات میں حضرت موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا یہ وہی حضرت موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سمندروں کے راستوں سے جہاد پر مامور تھے اور اندلس جیسے عظیم ملک کو فتح کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جتنے زیادہ کافروں کو انہوں نے قید کیا کسی اور مسلمان جرنیل نے نہیں کیا۔ (از مترجم)

جنات بھی نیکی اور بدی کا بدلہ چکاتے ہیں:

ولید بن ہشام حذمی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عبید بن ابرص اور اس کے ساتھی سفر میں تھے کہ یہ ایک سانپ کے پاس سے گزرے جو گرمی کی شدت اور پیاس سے تڑپ رہا تھا ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنا چاہا تو عبید نے کہا یہ جس مصیبت میں گرفتار ہے وہ یہ ایک قطرہ پانی کا زیادہ محتاج ہے پھر وہ شخص اترا اور اس پر پانی ڈال دیا پھر وہ لوگ چل پڑے تو بہت بُری طرح سے بھٹک گئے اور راستہ بھی گم ہوگیا یہ اسی پریشانی کے عالم تھے کہ ایک ہاتف نے آواز دے کر کہا۔

یاایھاالرکب المضل مذھبہ ۔۔۔ دونك ھذا البکر منا فارکبہ

حتیٰ اذا اللیل تولی مغربہ ۔۔۔ وسطع الفجر ولاح کوکبہ

ترجمہ:۔ ''اے اپنے راستے سے بھٹکے ہوئے مسافرو! یہ جوان اونٹ ہے اور اس پر سوار ہو جا۔''

''یہاں تک کہ اپنے ڈوبنے کی جگہ پھر جائے اور صبح روشن ہو جائے اور صبح کے ستارے چمکنے لگیں۔''

فخل عنہ رحلہ وسبسبہ۔

تو اسے چھوڑ دے اور اس سے اتر جا۔

عبید کہتے ہیں چنانچہ وہ رات ہی کو وہاں سے چل پڑے جب دس دن اور دس رات کی مسافت کیے برابر چلے تو صبح طلوع ہوئی۔

یا ایھا البکر قد انجیت من غمر ۔۔۔ ومن فیافی تضل الراکب الھادی

ھلا تخبرنا بالحق نعرفہ ۔۔۔ من الذی جاد بالنعماء فی الوادی

انا الشجاع الذی ابصرتہ رمضا ۔۔۔ فی ضحضح نازح یسری بہ صادی

فجدت بالماء لما ضمن شاربہ ۔۔۔ رویت منہ ولم تبخل بانجادی

الخير يبقى وان طال الزمان به والشر اخبث ما اوعيت من زاد

ترجمہ:۔ ”اے نوجوان! تو نے ہمیں جہالت و بے خبری اور جنگل وبیابان سے نجات دی جس جنگل میں واقف کار سوار بھی گم ہو جاتے ہیں۔“

”تو کیا تم ہمیں حق بات سے آگاہ نہ کرو گے تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے جس نے اس وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے۔“

تو اس جن نے عبید کو جواب دیتے ہوئے کہا:۔

”میں وہی بہادر ہوں جس کو تم نے تپتی ہوئی ریت پر تڑپتے ہوئے دیکھا تھا جس کی وجہ سے میرا شکار آسان ہو گیا تھا (مجھے قتل کیا جا سکتا تھا)۔

”تم نے پانی کی سخاوت واہتمام اس وقت کیا جب کہ اس کا پینے والا بخل کرتا ہے تم نے اس سے سیراب کیا اور کم ہونے کے خوف سے بخل سے کام نہ لیا۔“

”نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ عرصہ دراز گزر جائے اور برائی بدترین چیز ہے جسے کوئی توشہ سفر نہ بنائے۔“ (ابن ابی الدنیا)

جن عورت کی حکایت:

حضرت ہیثم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی دونوں سفر پر نکلے تو اچانک ہم نے ایک عورت کو بیچ راستے میں کھڑا دیکھا اس ساتھی نے ہم سے پوچھا کہ ہم اسے سوار کرلیں تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کو سوار کرلو چنانچہ اس نے اس کو اپنے پیچھے سوار کرلیا میں نے اس عورت کی طرف دیکھا کہ اس نے اپنا منہ کھولا تو اچانک اس کے منہ سے حمام کی بھٹی کے مثل ایک شعلہ نکل رہا ہے تو میں نے اس عورت پر حملہ کر دیا اس عورت نے کہا میں نے تمہارا کیا کیا ہے؟ اور چیخ ماری تو میرے ساتھی نے کہا تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ پھر وہ تھوڑی دیر چلتا رہا پھر میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس عورت نے اپنا منہ کھولا اور اس کے منہ سے حمام کی بھٹی کے مثل ایک شعلہ نکلا تو میں نے پھر اس عورت پر حملہ

کردیا اس عورت نے کہا میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟ چیخ ماری تو میرے ساتھی نے کہا اس سے کیا چاہتے ہو؟

پھر وہ تھوڑی دیر چلتا رہا پھر میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس عورت نے اپنے منہ سے حمام کی بھٹی کی طرح ایک شعلہ نکالا تو میں نے پھر اس عورت پر حملہ کر دیا اس عورت نے یہی حرکت تین مرتبہ کی جب میں نے یہ تماشا بار بار دیکھا تو میں نے پختہ ارادہ کرلیا اور میں نے اس کو دبوچ لیا تو وہ زمین پر گر پڑی اور کہنے لگی اللہ تجھے غارت کرے تیرا دل کتنا سخت ہے جس نے بھی میری یہ حالت دیکھی اس کا دل اکھڑ گیا (ڈر کے مارے اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس کو مجھ سے مقابلہ کی سکت نہ رہی لیکن ایک تو ہے کہ ڈرنے کے بجائے مقابلہ کے لئے ڈٹ گیا)۔ (ابن ابی الدنیا)

جن کے پیشاب سے آدمی کے بال جھڑ گئے:

حضرت صمعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک شخص حضر موت شہر سے نکلا تو ایک جادوگر جن نے اس کا پیچھا کیا جب اسے خوف ہوا کہ اب جن مجھے پکڑ لے گا تو وہ ایک کنوئیں میں داخل ہوگیا تو جن نے اس کے اوپر پیشاب کردیا پھر جب وہ آدمی کنوئیں سے باہر نکلا تو اس کے بال گر چکے تھے اور ایک بال بھی اس کے سر پر باقی نہ رہا تھا۔

ہرن جنات کے جانور ہیں:

حمید بن ہلال سے روایت ہے کہتے ہیں ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ ''ہرن'' جنات کے جانور ہیں تو ایک مرتبہ ایک لڑکا آیا جس کے پاس کمان اور تیر تھے جو ارطاۃ درخت (ایک درخت ہے جس کا پھل عناب کی طرح سرخ ہوتا ہے)۔ کے پیچھے چھپا ہوا تھا اور اس کے سامنے ہرن کا ایک ریوڑ تھا اور وہ ان ہرنوں میں سے کسی ایک کا شکار کرنا چاہتا تھا تو ایک ہاتف نے آواز دی جو نظر

نہیں آ رہا تھا۔

ان غلاما عسر الیدین   یسعی بیدأو بلھزمین

متخذ الأرطاة جنتین   لیقتل التیس مع العنزین

ترجمہ:۔ ”بے شک لڑکا ہاتھوں کی تیراندازی کا ماہر ہے ہاتھ یا جبڑوں (تیراور کمان) سے کوشش کرتا ہے۔“

”ارطاۃ کے درخت کو ڈھال بنا رکھا ہے تا کہ ہرن یا جنگلی بکرے کو نیزوں سے مار ڈالے۔“ (ابن ابی الدنیا)

ایک اور واقعہ:

حضرت نعمان بن سھل الحرانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک بستی میں بھیجا تو اس نے دودھ والی ایک ہرنی دیکھی اس پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا تو جنوں میں سے ایک جن نے آواز دے کر کہا۔

یاصاحب الکنانۃ المسکورۃ   خل سبیل الظبیۃ المصرورۃ

فانھا لصیبۃ مضرورۃ   غاب ابوھم غیبۃ مذکررۃ

فی کورۃ لا بورکت من کورۃ

ترجمہ:۔ ”اے ٹوٹے ہوئے ترکش و تیر والے دودھ والی ہرنی کا راستہ چھوڑ دے۔“

”اس لئے کہ یہ محتاج ضرورتمند بچی کی ملکیت ہے جس کے والد کا غائب ہونا مشہور ہو چکا ہے۔“

”ایسے کھڈے میں (غائب ہو گیا) جہاں کسی کھڈے سے برکت (مدد) نہیں پہنچائی جاسکتی۔“

جن نے نیکی کا بہترین بدلہ دیا:

حضرت مالک بن نصر الدلانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے

شیخ کو بیان کرتے سنا فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مالک بن خزیم اپنے قبیلہ کے چند افراد کے ساتھ بازار عکاظ (عرب کا مشہور بازار) کے اردے سے نکلے تو انہیں سخت پیاس لگ گئی چنانچہ وہ لوگ پانی کی تلاش میں اس شخص کی طرح نکلے جس طرح کوئی خیمہ کا مالک اپنے خیمہ میں رہتا ہے (اور پانی تلاش کرتا ہے) ان میں سے ایک شخص نے ایک سانپ کا پیچھا کیا ایک پناہ گاہ کے سامنے آ گیا یہاں تک کہ مالک کے پالان میں داخل ہوکر پناہ لی وہ شخص بھی اس کے نشان پر چلا اور وہاں پہنچ گیا اور کہا اے مالک! بیدار ہو اس لئے کہ سانپ تیرے پاس ہے۔ چنانچہ مالک بیدار ہوا اور سانپ کی طرف دیکھا جو پناہ لئے ہوئے تھا مالک نے اس آدمی سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اسے چھوڑ دو چنانچہ اس نے چھوڑ دیا اس طرح سانپ بچ گیا اور محفوظ جگہ پر چلا گیا اور وہ قافلہ بھی چلا گیا جب انہیں سخت پیاس محسوس ہوئی تو ایک ہاتف نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا۔

(ابن ابی الدنیا)

یا أیھا القوم لا ماء أمامکم حتیٰ تسوموا المطایا یومھا التعبا

ثم اعدلوا اشامة فالماء عن کثب عین رواء وماء یذھب اللغبا

حتیٰ اذا ما أصبتم منه ریکم فاسقوا المطایا ومنه فاملؤ القربا

ترجمہ:۔"اے لوگو! تمہارے سامنے پانی نہیں ہے یہاں تک کہ تم اپنی سواریوں کو آج کے دن تکلیف دو یعنی اگرچہ دور دراز تک سفر کرلو"۔

"پھر تم سیدھے شامہ چلے جاؤ (اور پیاس پر قابو کرو) تو تمہیں ایک ٹیلہ کے پاس بہت زیادہ پانی مل جائے گا جو کمزوری کو ختم کر دے گا"۔

"یہاں تک کہ جب اپنے پھیپھڑوں کو پانی سے سیراب کرلو (خوب سیر ہو پی لو) اور تم اپنی سورایوں کو بھی پانی پلاؤ اور اپنے مشکیزے بھی بھرلو"۔

ہمارے شیخ فرماتے ہیں یہ لوگ "شامہ" پہنچے تو وہاں دیکھا کہ پہاڑ کی جڑ

میں ایک چشمہ جاری ہے انہوں نے خود بھی پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا اور کچھ اپنے ساتھ بھی لے لیا اور بازار عکاظ پہنچ گئے پھر جب واپسی میں اسی مقام پر پہنچے تو وہاں کچھ بھی نہ تھا اور ایک ہاتف نے آواز دی۔

یامالك عنی جزاك الله صالحة	هذاو داع لكم منی وتسلیم
لاتزهدن فی اصطناع الخیر مع أحد	ان الذی یحرم المعروف محروم
من یفعل الخیر لا یعدم مغبته	ماعاش والكفر بعد الغب مذموم
أنا الشجاع الذی أنجیت من رهق	شكرت ذلك ان الشكر مقسوم

ترجمہ:۔ ''اے مالک! اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے یہ میری جانب سے تمہیں الوداع اور سلام ہے۔''

''کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے کنارہ کشی اختیار نہ کرو بے شک جو بھلائی کرنے سے محروم کرتا ہے وہ خود بھی محروم رہتا ہے۔''

''جو خیر خواہی کرتا ہے وہ قابل رشک ہوتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے اور فائدہ اٹھانے کے بعد انکار کرنا مذموم حرکت ہے۔''

''میں وہی سانپ ہوں جس کو تم نے موت سے نجات دی میں نے اس کا شکریہ ادا کیا کیونکہ شکریہ ادا کرنا لازم وقابل رشک بات ہے۔''

پھر ان لوگوں نے چشمہ تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملا۔ (ابن ابی الدنیا)

گمشدہ ہرن تلاش کرنے والا جن:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت ابو بکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنو عقیل کے ایک شخص سے سنا ہے وہ کہتا تھا کہ میں نے ہرنوں میں سے ایک نر ہرن پکڑا اور اسے اپنے گھر میں لا کر باندھ دیا جب رات ہوئی تو ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا اے فلاں! تم نے یتیموں کا اونٹ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے

ایک لڑکے نے بتایا ہے کہ انسان نے اس کو پکڑلیا ہے رب کعبہ کی قسم اگر اس نے کوئی نقصان کیا تو میں بھی اسی جیسا نقصان کرڈالوں گا جب میں نے یہ بات سنی تو اس ہرن کے پاس گیا اور اسے چھوڑ دیا پھر اس سے سنا جو اس کو بلا رہا ہے میں اس آواز کی طرف گیا تو وہ اونٹ کی طرف بل بل (اونٹ کی آواز نکالنا) کر رہا تھا اور غضبناک ہو رہا تھا۔

حکایت:

حضرت ابو بکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص چوہے کے پاس پہنچا تو اس کے اوپر ہانڈی ڈھانک دی ابھی وہ پانی کے چشمہ کے پاس تھا کہ اچانک اس نے دو ننگے بدن آدمی دیکھے جس میں سے ایک کہہ رہا تھا ہائے کلیجہ اگر یہ خبیث ہے تو اس کو ذبح کردیا جائے۔ دوسرے نے کہا اگر میں نجات نہیں پاؤں گا تو میں اپنی جماعت کے مالک کو گم کردوں گا جب میں نے یہ بات سنی تو چوہے کے پاس آیا اور اس کے نیچے اس کی ایک چادر تھی پھر میں نے اسے کھول دیا تو وہ ہاتھوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے چلا گیا۔

حکایت:

امام بن ابی الدنیار رحمۃ اللہ علیہ قاد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک ہرن کو پکڑا جب رات ہوئی تو اس نے میرے پاس رات بسر کی رات میں ایک ہاتف کو آواز دیتے ہوئے سنا ہاتف کہہ رہا تھا۔

أیـا طـلـحة الـوادی ألا ان شـاتـنـا　　أصیبت بـلـلیـل وهی منك قریـب

أحسن لنا من بات یختل فرقا　　لـه بهـلیـع الـوادیمـن دبیـب

ترجمہ:۔ ”اے وادی کے درخت کیکر! سنو بے شک ہماری وہ بکری جو تم سے قریب تھی وہ رات میں ماری گئی۔“

”ہمیں اطلاع دو جس نے رات گزاری اس نے ہرن کے ریوڑ کو

فریب دیا اس کا دو دادیوں کے نیچے نومولود بچہ ہے۔"
پھر میں نے اس کو اطلاع دیکر چھوڑ دیا۔

انسانوں کا جنوں کی عبادت کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انسانوں کا ایک طبقہ جنوں کے ایک طبقہ کی عبادت کرتا تھا جنوں کی یہ جماعت تو مسلمان ہوگئی لیکن انسان پھر بھی ان جنوں کی عبادت کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ۔ (سورہ اسراء)

ترجمہ:۔" وہ مقبول بندے جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ (مقبول بندے) خود ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔" (بخاری، نسائی)

فائدہ از مترجم:

اس آیت کریمہ کے شان نزول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت ایک عرب کی جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتی تھی وہ جنات ایمان لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلایا اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کے مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا بلاشبہ جائز ہے اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا عجیب واقعہ:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حجاج بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ چند افراد کے ساتھ مکہ مکرمہ کے لئے راونہ ہوئے جب خوفناک وخطرناک وادی میں رات ہوگئی تو ان کے ساتھیوں نے کہا اے حجاج! اٹھو اپنے

اور اپنے ساتھیوں کے لئے امان پکڑو تو (حجاج اٹھے اور) اپنے ساتھیوں کے گرد چکر لگانے لگے اور یہ شعر کہہ رہے تھے۔

أعیذ نفسی وأعیذ صحبی   من کل جنی بهذا النقب

حتی أعود سالما ورکبی

ترجمہ:۔ ''میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے اس پہاڑی راستہ کے تمام جنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

حتیٰ کہ میں اور میری جماعت صحیح سالم لوٹ جائیں۔

حجاج علاط کہتے ہیں میں نے ان اشعار کے کہنے کے بعد ایک قاری کو یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذو امن اقطار السموات والارض فانفذو الا تنفذون الا بسلطن○ (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ:۔ ''اے جن وانس کے گروہ! اگر تم آسمان اور زمین کے کنارے سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اس کی حکومت ہے (تم اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے)۔

جب یہ مکہ مکرمہ میں پہنچے تو کفار قریش کو اس بات کی خبر دی جو انہوں نے سنی تھی تو قریش نے کہا اے حجاج! بے شک یہ حضرت محمد ﷺ کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت ان پر نازل ہوئی ہے۔ حجاج نے کہا، اللہ کی قسم اس کو میں نے خود بھی سنا ہے اور میرے ان ساتھیوں نے بھی سنا ہے۔

یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت عاص بن وائل رضی اللہ عنہ آئے تو کفار قریش نے ان سے پوچھا اے ابو ہشام! ابو کلاب جو کہہ رہے ہیں کیا تم نے بھی سنا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو حجاج بن علاط نے اپنا سارا واقعہ سنایا تو حضرت عاص بن وائل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تمہیں اس سے تعجب کیوں

ہے؟ یہ آیت جس کو تم نے سنا ہے یہ تو حضرت محمد ﷺ کی زبان مبارک پر القاء ہوئی ہے پھر کفار قریش نے مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف مائل ہونے سے منع کیا لیکن اس معاملہ میں میری بصیرت اور بڑھتی گئی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں تو میں اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گیا یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے جو کچھ سنا تھا آپ سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

''اے ابو کلاب! خدا کی قسم تو نے حق سنا اللہ کی قسم وہ میرے پروردگار کا کلام ہے جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا بے شک تم نے حق بات سنی ہے۔''

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اسلام کی تعلیم ارشاد فرمایئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کلمہ اسلام سے گواہی دلوائی اور فرمایا۔

یاسرالی قومك فادعھم الی مثل ماأدعك الیه فانه الحق

ترجمہ:۔ ''تم اپنی قوم کی طرف جاؤ اور ان کو اسی کی دعوت دو جس کی میں نے تمہیں دعوت دی ہے یہ دین حق ہے۔'' (ابن ابی الدنیا کتاب الھواتف)

جنات کے ذریعہ اسلام میں داخل ہونے کی ہدایت:

حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنی مجلس کے حاضرین سے فرمایا جنات کے واقعات میں سے کوئی واقعہ بیان کرو! تو ایک صاحب نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ملک شام کے ارادے سے نکلا ہم نے ایک ایسی ہرنی پکڑی جس کی سینگ ٹوٹی ہوئی تھی اس وقت ہم چار تھے ہمارے پیچھے سے ایک شخص آیا اور کہا اس کو چھوڑ دو میں نے کہا مجھے اپنی زندگی کی قسم میں اس کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا اس نے کہا بسا اوقات تم نے ہمیں اس راستہ میں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہم دس افراد سے بھی

زائد ہیں تو ہم میں سے کوئی ایک کسی کو بھی اچک لے گا۔ اے امیر المومنین! پھر اس نے مجھے غافل کردیا یہاں تک کہ ہم گرجا (راہبوں کے رہنے کی جگہ) پہنچ گئے جس کو ''دیــر الـضیف'' (مہمانوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں) پھر ہم وہاں سے بھی روانہ ہوئے اور وہ بھی ہمارے ساتھ تھا کہ اچانک ایک ہاتف نے ندادی۔

یـاأیهـا الـركـب السراع الأربعة　　خـلـوا سبـيـل الـنـافـر الـمـروعة

مهلا عن العضبا ففي الأرض سعة　　ولـم أقـل قـول كـذوب امـعـة

ترجمہ:۔''اے چار افراد کی تیز رو جماعت! اس بھاگنے والی خوفزدہ ہرنی کو چھوڑ دو۔''

''اس ہرنی کو چھوڑ دو جس کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہے وسیع زمین (جنگل) سے اور ہرنی مل سکتی ہے میں جھوٹے فسادی کی طرح جھوٹ نہیں بولتا۔''

جب اس نے یہ کہا تو اے امیر المومنین! پھر میں نے اس کی رسی اپنی سواری سے کھول دی پھر ہماری طرف ایک بہت بڑا قبیلہ آیا اور انہوں نے ہمارے سامنے کھانے پینے کی چیزیں پیش کیں ہم ملک شام چلے گئے اور اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر واپس لوٹے تو جب ہم اسی جگہ پہنچے جہاں اس قبیلہ نے ہمارا استقبال کیا تھا تو وہ زمین بالکل خالی تھی وہاں کچھ بھی نہ تھا اے امیر المومنین! مجھے یقین ہوگیا کہ وہ جنوں کا قبیلہ تھا پھر میں اس گرجا گھر کی طرف متوجہ ہوا جہاں ہم پہلے اترے تھے تو اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو یہ کہہ رہا تھا۔

اياك لا تعجل وخذهامن ثقة　　انـي اسيـر الـجـديـوم الـحـقـحـقـة

قد لاح نجم واستوى بمشرقة　　ذوذنـب كـالـشـعـلـة الـمـحـرقـة

يخرج من ظلماء عسرموبقة　　انـي امـرؤ أبـاؤه مـصـدقـة

ترجمہ:۔''تم جلدی نہ کرو اور (میری نصیحت) مضبوطی سے تھام لو ب

شک میں تیز ترین جانے والے دن کی طرح بہت تیز چلتا ہوں۔''

''ایک ستارہ چمکا ہے اور مقام طلوع کو گھیرے میں لے لیا ہے جو جلانے والے شعلہ کی طرح دم دار ہے۔''

''یہ ہلاک کردینے والی تنگ وتاریک وادی سے طلوع ہوتا ہے میں وہ شخص ہوں جس کی خبر درست وصحیح ہوتی ہے۔''

تو اے امیر المومنین ! جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ ظاہر ہو چکے تھے (اپنی نبوت کا اعلان فرما چکے تھے) اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے چنانچہ میں مسلمان ہوگیا۔

رسول اللہ ﷺ کی طرف بلانے والا جن:

ایک اور شخص نے بیان کیا اے امیر المومنین ! میں اور میرا ایک ساتھی ہم دونوں بھی اپنے کسی کام کی غرض سے نکلے تو ہم نے ایک سوار شخص کو دیکھا جب ہم مقام مزجر پہنچے تو اس نے بلند آواز سے نداء دی۔

احمد یا أحمد والله أعلی وامجدہ محمد أتانا یاله یوحدہ یدعوالی الخیر والیه فاعمد۔

ترجمہ:۔''اے احمد! اے احمد! اللہ بہت بلند اور بزرگی والا ہے حضرت محمد ﷺ ہمارے پاس صرف ایک معبود کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائے وہ ہمیں بھلائی کی دعوت دیتے ہیں تم ان کے پاس جاؤ۔

اس کی اس بات نے ہمیں گھبرا دیا پھر اس نے اپنے بائیں جانب سے آواز دے کر کہا۔

انجز ما أوعد من شق القمر   حان له والله اذا دین ظهر

ترجمہ:۔''انہوں نے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کردیا اللہ کی قسم اس وقت دین غالب وظاہر ہوگیا۔

جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ اسلام کی دعوت دے رہے تھے چنانچہ میں بھی مسلمان ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جن نے بعثت نبوی ﷺ کی خبر دی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک ذبح شدہ جانور کے پاس تھا کہ اس کے اندر سے ایک ہاتف نے آواز دی۔ "اے ذریح! اے ذریح! چیخنے والا چیخ رہا ہے کامیاب معاملہ، نجات دہندہ (دینے والا) ہدایت کے لئے کہہ رہا ہے "لا الہ الا اللہ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے جو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں چنانچہ میں بھی مسلمان ہو گیا۔ (ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف)

فائدہ از مترجم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مشہور ہے اس اور اس واقعہ میں موافقت کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ یکے بعد دیگرے دونوں واقعات وقوع پذیر ہوئے ہوں یا یہ واقعہ بھی ان کے اسلام لانے کا ایک سبب ہو۔

خریم بن فاتک کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں اس کی تلاش میں نکلا جب ہم ایک وادی میں پہنچے تو ہم یہ کہہ رہے تھے "نعوذ بعزیز ھذا الوادی" یعنی ہم اس وادی کے بادشاہ کی پناہ لیتے ہیں پھر میں نے اپنی اونٹنی کو باندھ دیا اور یہ کہا:۔

أعوذ بعزيز هذا الوادي	أعوذ بعظيم هذا الوادي
ويحك (لا) عذ بالله ذي الجلال	منزل الحرام والحلال
ووحد الله ولا تبالي	ما هول الجن من الأهوال

اذ تذکر اللہ علی الأمیال　　وفی سھول الأرض والجبال

وصار کید الجن فی سفال　　الا التقی وصالح الأعمال

ترجمہ:۔ ''میں اس وادی کے بادشاہ کی پناہ لیتا ہوں میں اس وادی کی عظیم ہستی کی پناہ لیتا ہوں۔''

پھر اچانک ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی جو کہہ رہا تھا۔

''خرابی ہو تمہیں (سنو) جلال والے اللہ کی، حرام وحلال کے نازل کرنے والے کی پناہ مانگ''۔

''اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو ایک جان اور اس چیز سے خوف زدہ نہ ہو جس سے جنات ڈارتے ہیں۔''

''میلوں میل اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرو اور زمین اور پہاڑوں کی نرمی میں بھی۔''

''اور جنوں کے مکروفریب پستی میں چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اچھے اعمال کرتے رہو۔''

میں نے اس کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

یا أیھا القائل ماتقول؟　　أرشد عندك أم تضلیل

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات　　جاء بیاسین وحامیمات

وسو بعد مفصلات　　محللات ومحرمات

یامر بالصلوۃ والزکوۃ　　ویزجر الأقوام عن ھنات

قد کن فی الأنام منکرات

ترجمہ:۔ ''اے کہنے والے! تو کہہ رہا ہے؟ کیا تیرے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی۔''

''یہ اللہ کے رسول ہیں بھلائی کے مالک ہیں یاسین اور حامیمات (کئی

تم) لے کر تشریف لائے۔"

"اور مفصلات کے بعد حلال وحرام چیزوں کے متعلق بھی سورتیں لے کر آئے۔"

"نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے ہیں اور قوم کو رنج و تکلیف کی چیزوں سے روکتے ہیں۔"

"مخلوق میں برائیاں ہوگئی ہیں۔"

میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اس نے جواب دیا میں مالک بن مالک جن ہوں میں نے ایمان قبول کر لیا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے نجد کے جنوں کے پاس بھیجا ہے (تاکہ میں انہیں اسلام اور اللہ کی عبادت واطاعت کی دعوت دوں اے خریم! تم بھی اسلام قبول کر لو)۔

میں (خریم) نے کہا کیا مجھے کوئی ایسا شخص مل سکتا ہے جو میرے اونٹ کو میرے گھر پہنچا دے تاکہ میں ان کے پاس حاضر ہو کر اسلام قبول کر لوں اس نے کہا میں اسے تمہارے گھر والوں کے پاس صحیح سلامت پہنچا دوں گا جب تم اپنے گھر پہنچو گے تو تمہارا اونٹ بھی تمہارے گھر پہنچ چکا ہوگا۔ حضرت خریم فرماتے ہیں میں دوسرے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوا (چونکہ جمعہ کا دن تھا) تو نبی کریم ﷺ اس وقت منبر پر خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے جلوہ افروز ہو چکے تھے جب حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اس شخص نے کیا کیا جس نے تیرے لئے ضمانت لی تھی کہ تیرا اونٹ تیرے گھر والوں تک صحیح سلامت پہنچا دے گا سنو! اس نے تیرا اونٹ تیرے گھر صحیح سلامت پہنچا دیا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے خریم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو اس وقت حضور نبی کریم ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو میں نے کہا اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بٹھا دیتا ہوں جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوں گے

تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا واقعہ عرض کروں گا چنانچہ جب میں اونٹ بیٹھا چکا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا اے خریم! خوش آمدید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارے مسلمان ہونے کی خبر مجھے مل چکی ہے آجاؤ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو تو میں داخل ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا کی پھر آپ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا۔

تمہارے ساتھی (مالک بن مالک) نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اس نے پورا کر دیا ہے اور تمہارا اونٹ تمہارے گھر میں پہنچ چکا ہے۔

(ابن ابی شیبہ فی التاریخ طبرانی، ابن عساکر)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو جنوں نے قتل کیا:

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے (ایک روایت میں ہے کہ پیشاب کر رہے تھے) تو آپ کو جنوں نے قتل کر دیا حاضرین نے کسی کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا۔

قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ   رمیناہ بسہمین فلم فؤادہ

ترجمہ:۔ ''ہم نے خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے ہم نے اس پر ایسے دو تیر چلائے جو اس کے دل کے نشانہ سے خطا نہ ہوئے۔'' (مسند حارث بن ابی اسامہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان منہ کے بل گر جاتے:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس خبر لانے والے جن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر لانے میں دیر کر دی تو حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس گئے جس کے پیٹ میں شیطان بولتا تھا انہوں نے اس سے اس تاخیر کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا

میں نے اس کو چادر میں بندھا ہوا چھوڑ دیا (میں اس کو اس حال میں دیکھ رہا ہوں) وہ (عمر رضی اللہ عنہ) صدقہ کے اونٹ جمع کر رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ شان تھی کہ جب بھی کوئی شیطان آپ کو دیکھ لیتا منہ کے بل گر پڑتا فرشتے آپ کے سامنے ہوتے تھے اور روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) آپ کی زبان پر بولتے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن عساکر)

فائدہ از مترجم:

بخاری ومسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! جس راستہ پر چلتے ہو شیطان اس راستہ سے ہٹ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور بیس سے زائد مواقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آیت مقدسہ واحکام نازل فرمائے۔ (از مترجم)

مذکورہ واقعہ قدرے تفصیل سے:

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچانے میں دیر ہوگئی وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا تو اس نے عورت سے جا کر کہا اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جا کر امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر ہمیں لا کر دے اس لئے کہ وہی ہمارے سردار ہمارے معاملات درست کرنے والے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ اس وقت یمن میں ہے عنقریب آجائے گا تو تھوڑی دیر انتظار میں رکے رہے پھر وہ حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا تم دوبارہ جاؤ اور حضرت امیر المومنین کے متعلق خبر دو کیونکہ وہ ہمارے سردار ہیں اور ان کی خبر کی تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کر دیا ہے تو شیطان نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی شان والے شخص ہیں جن کے قریب جانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان روح القدس جلوہ گر ہیں

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی شیطان پیدا فرمائے جب بھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنتے ہیں تو منہ کے بل گر ہی جاتے ہیں۔

(عبداللہ بن احمد بن حنبل کتاب فضائل صحابہ)

جن کا خبریں پہنچانا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دشمنان اسلام کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر اسلام روانہ فرمایا پھر (چند دنوں بعد) ایک شخص مدینہ منورہ آیا اور اس نے اطلاع دی کہ مسلمان دشمنوں پر فتح یاب ہوگئے اور یہ خبر مدینہ منورہ میں مشہور ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق پوچھا تو آپ کو بتایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ابو الہیثم مسلمان جنوں کے خبر رساں (ڈاکیا) ہیں عنقریب انسانوں کا خبر رساں بھی پہنچنے والا ہے چنانچہ چند دنوں میں وہ بھی پہنچ گیا (کیونکہ جن تیز رفتار ہوتے ہیں اس لئے اس نے جلدی خبر پہنچا دی اور انسان اتنی جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لئے انسان کے ذریعہ میں اطلاع ملی)۔

اب تو اس قدر جدید زمانہ ہے کہ موبائل، اور دیگر برقی آلات کی وجہ سے ایک سیکنڈ سے بھی پہلے ہر خبر دنیا کے کونے پہنچ جاتی ہے۔

صحابہ اور علماء کی وفات کی خبر دینا:

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل مکہ کے ایک شیخ نے مجھے اُشی بن نباش بن زرارہ تیمی کے بارے میں خبر دی انہوں نے کہا کہ میں چند افراد کے ساتھ ملک شام کے ارادے سے نکلا تو ہم ایک وادی میں اترے جس وادی کو "وادی غول" کہتے ہیں اس وادی سے محبت ہوگئی میں رات کے ایک حصہ میں بیدار ہوا تو ایک کہنے والا کہہ رہا تھا۔

ألا هلك النساك خير بني فهر — وذو الباع والمجد التليد وذو الفجر

ألا أيها الناعي أخا الجود والفجر — من المرء تنعاه لنامن بني فهر

ترجمہ:۔ ''سنو! قبیلہ بنو فہر کے اچھے عبادت گزار لوگ ہلاک ہو گئے فیاضی کرنے والے اور قدیم عزت و بزرگی والے بھلائی و بخشش کرنے والے۔''

تو میں نے اپنے دل میں کہا اللہ کی قسم میں اس کا جواب ضرور دوں گا چنانچہ میں نے یہ شعر کہا۔

''خبردار اے لوگو! میں سے فیاض اور سخاوت کرنے والے بھائی کی خبر دینے والے قبیلہ بنو فہر کے ایسے شخص کی تو نے ہمیں خبر دی۔'' (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

لقط المرجان میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعض علمائے حضرات کی شہادت یا ان کی وفات پر جنوں کے نوحہ کرنے اور ان کی وفات کی خبر دینے کے متعلق اشعار روایت کا ذکر ہے ہم یہاں ذیل میں ان میں سے چند خاص خاص کا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔ (از مترجم)

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جنات کا رونا:

ابو عاصم رقی بیان کرتے ہیں کہ ہم سے خلیجی نے بیان کیا کہ جس رات حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو جنات ان پر رو رہے تھے تو وہ جن آواز سنا رہے تھے مگر وہ نظر نہیں آ رہے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے۔

ذهب الفقه فلا فقه لكم　　فاتقوا الله وكونوا اخلفا

مات نعمان فمن هذا الذى　　يحى الليل اذا سدفا

ترجمہ: ''فقیہ چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔''

''حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو اب کون ہے جو راتوں کو قیام کرے جب رات کی تاریکی ہو۔''

حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر جن کا نوحہ کرنا:

عباس دوری اپنی ''تاریخ'' میں کہتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب وہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے لئے نکلے تو ان کے گھر والوں کو ان کا نوحہ سنائی دینے لگا پھر جب لوگ حج سے واپس آئے تو حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ حضرت وکیع کا وصال کب ہوا؟ تو لوگوں نے کہا فلاں رات میں تو وہ وہی رات تھی جس میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں نے نوحہ سنا تھا۔

فائدہ:

علامہ بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''آکام المرجان'' میں حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور حافظ الحدیث اور جید عالم تھے جو ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات کثرت سے تلاوت قرآن کرتے اور زہد و تقویٰ کے مالک تھے اور حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے ایک سو ستانوے ۱۹۷ھ میں اڑسٹھ (۶۸) سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (از مترجم)

ہارون رشید کی وفات کی خبر دینا:

ابوالولید حسان بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے ان کے والد نے ابراہیم بن عبداللہ سعدی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ منارہ پر اذان دینے کے لئے چڑھے اور صبح ہونے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک کتے کی شکل جیسے چیز کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی اور ایک کتا اس کی مخالف سمت سے آیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا سویق! دوسرے نے کہا بلیق! اس نے پوچھا کیا خبر ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ گزشتہ رات امیر المومنین انتقال فرما گئے ہیں میں

نے منارے سے اتر کر وہ تاریخ نوٹ کر لی بعد میں معلوم ہوا کہ ہارون رشید کا اسی رات انتقال ہو گیا ہے۔ (حاکم تاریخ نیشاپور)

المتوکل جعفر کی موت پر جنات کا نوحہ کرنا:

عمرو بن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جس رات متوکل کا قتل ہوا اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی یہ اشعار پڑھ رہا ہے لیکن وہ نظر نہیں آ رہا ہے۔

یانائم اللیل فی جثمان یقظان آفض رموعك یا عمروبن شیبان

ترجمہ:۔ ''اے وہ شخص جس کی آنکھیں جسم میں سوتی ہیں۔ اے عمرو بن شیبان! اپنے آنسو بہاؤ۔''

میں اس کی وجہ سے گھبرایا تو یہ آواز تین مرتبہ آئی پھر میں نے لونڈی سے کہا کہ مجھے دوات اور کاغذ دے تو اس نے میرے پاس رکھ دیا پھر یہ اشعار کہے۔

ألا تری العصبة الأنجاس مافعلوا بالهاشمی وبالفتح بن خاقان

وافی الی الله مظلوما فعج له أهل السماوات من مثنی ووحدان

وسوف تاتیکم أخری مومة توقعوها لها شان من الشان

فابکوا علی جعفر وارثوا خلیفتکم

فقد بکاه جمیع الانس والجان

ترجمہ:۔ ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ چند غنڈوں نے ہاشمی بادشاہ اور فتح بن خاقان کے ساتھ کیا کیا۔''

''اللہ سے اس ظلم کی فریاد کر رہے ہیں آسمان والوں کے سامنے ان قاتلوں کا بھی برا انجام ہوگا۔''

''اور عنقریب تم کو بھی وہ مصیبت پہنچے گی کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی ہی ہوتا ہے۔''

''خلافت کے منبر پر آؤ اور اپنے خلیفہ کا مرثیہ کہو اور آہ بکا کرو کہ تمام جن وانس اس پر آہ بکا کر رہے ہیں۔'' (ابن ابی الدنیا)

جنات کے لئے جانور ذبح کرنا:

یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں مجھ سے ابن وھب نے کہا کہ بعض خلفاء نے ایک چشمہ جاری کیا اور جنوں کے لئے اس چشمہ پر ایک جانور ذبح کیا تاکہ اس کا پانی جذب نہ ہو پھر وہ جانور لوگوں کو کھلا دیا یہ خبر جب ابن شہاب امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ کیا انہوں نے وہ چیز نہیں ذبح کی جو ان کے لئے حلال نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے کھانے سے منع فرمایا ہے جو جنوں کے لئے اور ان کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔

عجیب حکایت:

آکام المرجان کے مصنف "علامہ قاضی بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ" فرماتے ہیں میں نے شیخ شمس الدین ابن قیم حنبلی کے خط سے نقل کیا انہوں نے مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ یہ واقعہ بعینہ مکہ مکرمہ میں اسی سال واقع ہوا جس سال خلفاء نے اس چشمہ کو جاری کیا۔ تو مجھ سے امام الحنابلہ نجم الدین بن محمود الکیلانی نے بیان کیا اور کہا کہ جب میں اس جگہ جس کا ذکر ہوا (چشمہ پر) پہنچا تو ایک مرگی زدہ آدمی کنواں کھودنے والوں میں سے نکلا جو بات نہ کرتا تھا اسی حالت میں دیر تک رہا پھر ہم نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ اے مسلمانو! تمہیں ہم پر ظلم کرنا حلال نہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ہم نے تم پر کس طرح ظلم کیا؟ اس نے کہا ہم اس سرزمین پر رہنے والے ہیں اور اللہ کی قسم اس میں میرے سوا کوئی مسلمان نہیں ہے اور تم نے ان کو میرے پیچھے بندھا ہوا چھوڑا ہے، ورنہ تم ان سے برائی کے ساتھ ملتے اور انہوں نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے وہ کہتے ہیں ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم اس پانی کے پاس سے ہماری زمین میں گزرو یہاں تک کہ تم ہمارے لئے ہمارا حق چھوڑ دو یعنی (ہمارا حق ادا کرو) میں نے پوچھا تمہارا حق کیا ہے؟

اس نے کہا تم ایک بیل لے کر اسے خوب عمدہ طریقہ سے آراستہ کرو اور

اسے کپڑا پہناؤ اور اسے اندرون مکہ سے تیزی کے ساتھ دوڑاؤ یہاں تک کہ وہ یہاں پہنچے پھر تم اسے ذبح کر کے عبدالصمد نامی کنویں میں اس کا خون اور اس کا گوشت پوست اور سری ہمارے لئے ڈال دو تو تمہارا معاملہ باقی رہے گا (پانی جاری نہ ہوگا) میں نے اس سے کہا ٹھیک ہے میں یہ کام کروں گا یہ کہنا تھا کہ اچانک وہ آدمی جو مرگی زدہ تھا ٹھیک ہوگیا پھر میں نے یہ واقعہ مکہ والوں سے بیان کیا تو انہوں نے ایک بیل خریدا اور اسے آراستہ کیا اور ہم بیل لے کر نکلے اور اسے دوڑایا یہاں تک کہ ہم کنویں کے پاس پہنچے پھر ہم نے اسے ذبح کیا اور اس کا خون اور گوشت پوست وغیرہ سب اسی کنویں میں ڈال دیا جس کنویں میں ڈالنے کا کہا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں جب ہم اس جگہ پہنچتے تھے تو وہاں پانی جذب ہو جاتا تھا اور ہمیں نہیں معلوم کہ پانی کہاں جاتا تھا اور نہ ہی کوئی چشمہ اور کوئی نشان نظر آتا تھا۔ جب ہم نے اس کنویں میں بیل ذبح کر کے ڈالا تو گویا کسی نے میرے ہاتھ سے لے لیا اور اس نے مجھے وہ جگہ بتادی اور کہا اس جگہ کنواں کھودو چنانچہ ہم نے وہاں کنواں کھودا تو اس جگہ سے خوب پانی ابلنے لگا اور مکہ مکرمہ تک پانی پہنچ گیا۔

(آکام المرجان)

جنات کے لئے جانور ذبح کرنا منع ہے:

میں (امام جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں، ابن حیان نے ''تاریخ الضعفاء'' میں عبداللہ بن اذینہ کی سند سے تخریج کیا وہ ثور بن زید سے وہ امام زہری سے وہ حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے لئے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو عبید نے ''الغریب'' میں اور امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں یونس کی سند سے تخریج کیا وہ امام زہری سے اور زہری اس حدیث کو مرفوعا روایت کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنوں کے لئے جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو عبید کہتے ہیں لوگوں میں سے کوئی شخص گھر بنا کر فارغ ہوتا تو ایک جانور ذبح کرتا اور کہتے کہ جب کوئی شخص یہ کام کرلے گا تو جن اس گھر والوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

سرکار دو عالم ﷺ کے بعثت کی خبر:

مرداس بن قیس دوسی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت حضور ﷺ کی بارگاہ میں کاہنوں کا ذکر ہورہا تھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ ہمارے یہاں بھی اس میں سے کوئی چیز تھی اور وہ یہ کہ ہمارے یہاں ایک لونڈی خلصہ نامی تھی اور ہم اس کے بارے میں اچھائی کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے اچانک ایک دن وہ ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے قبیلہ دوس والو! کیا تم میرے بارے میں بھلائی کے سوا کچھ جانتے ہو؟ ہم نے کہا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں اپنی بکریوں میں تھی کہ اچانک مجھے ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور میں نے وہ چیز محسوس کی جو ایک عورت ایک مرد سے محسوس کرتی ہے (یعنی کسی نے مجھ سے صحبت کی) پھر کچھ ہی دنوں بعد حمل محسوس ہوا اور میں نے ایک عجیب الخلقت بچہ جنا جس کے کتے کی طرح دوکان تھے وہ ہم میں رہا یہاں تک کہ ایک مرتبہ جب وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو اس نے ایک چھلانگ لگائی اور اپنے کپڑے اتار کر بلند آواز سے چلانے لگا خرابی ہے خرابی اللہ کی قسم گھاٹی کے پیچھے گھوڑ سوار ہیں اور خوب صورت لڑکیاں ہم سوار ہوئے ہم نے ان کو پالیا اور ان کو شکست دیکر مال غنیمت حاصل کرلیا اور اس طرح وہ ہم سے جب کبھی کوئی بات کہتا تو وہ ایسے ہی ہوتی جیسا اس نے کہا ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ ہوئی اب وہ ہمیں جھوٹی خبریں دینے لگا ہم نے اس سے کہا تیرا خانہ خراب ہو تجھے کیا ہوگیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ مجھے

معلوم نہیں جو مجھے سچی خبریں دیتا تھا اب وہ جھوٹی خبریں دینے لگا ہے مجھے تین دن میرے گھر میں قید کردو پھر میرے پاس آنا چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا تین دن گزرنے کے بعد جب ہم اس کے پاس پہنچے تو وہ ایسے تھا گویا کہ آگ کا انگارہ اس نے کہا اے قبیلہ دوس کے لوگو! آسمان پر پہرا لگ چکا ہے سید الانبیاء ﷺ تشریف لاچکے ہیں ہم نے پوچھا کہاں؟ اس نے جواب دیا مکہ مکرمہ میں۔ پھر بولا جب میں مرجاؤں تو مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کردینا اور میں جلد ہی آگ بن جاؤں گا جب تم مجھے سلگتا دیکھو تو مجھے تین پتھر مارنا اور ہر پتھر پر کہنا سمك اللھم ،اے اللہ! تیرے نام کی برکت سے تو میں ٹھنڈا ہو جاؤں گا اور میری آگ بجھ جائے گی تو ہم نے ایسا ہی کیا یارسول اللہ ﷺ! کچھ ہی عرصہ بعد جب حجاج واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کی بعثت کی خبر دی۔ (امام خرائطی الھواتف، ابن عساکر)

آٹا پیسنے والا جن:

نوف البکالی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی تھی جو ہر رات تین بوری آٹا پیستی تھی اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو سمندر کی طرف لے گیا تو اسے مشکل پیش آئی اور اس نے چکی لے لی پھر وہ خود ہر رات اس کا گندم لے جاتا اور تھوڑی دیر میں پیس کر آپ کے پاس لے آتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اس کام سے منع فرمادیا پھر آپ نے اس لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اس واقعہ سے آگاہ کردیا تو آپ نے خود سمندر کے گرد چکی پیسی چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ (خرائطی کتاب اعتلال القلوب، سلفی طیوریات)

ابلیس کی خواہش پوری ہوگئی:

حضرت مجاہد مشہور تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ خود تو سب کو دیکھے اور اس کو کوئی دوسرا انسان نہ دیکھ سکے

اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہو سکے اور یہ کہ جب وہ بوڑھا ہو تو دوبارہ جوان ہو جائے چنانچہ اس کے تینوں سوال پورے کر دیئے گئے۔(ابو الشیخ فی التفسیر)

جنات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے:

نعیم بن عمر سے روایت ہے کہ جنات انسان کی طرح شیطانوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

شیطان سے مقابلہ کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو وہ شیطان سے منہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر جمائے رہے اس لئے کہ وہ تمہارے ان (شیطان) سے ڈرنے سے زیادہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس سے ڈر جائے گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور ڈٹ جائے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔ (ابو الشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا یہاں تک کہ میں نے شیطان کو دیکھا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان یاد کیا اور میں ڈٹ گیا چنانچہ وہ مجھ سے ڈر کر بھاگ گیا۔

کلام کی حقیقت شیطان نے بتائی:

طیوریات میں ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے شیاطین قیدیوں میں سے ایک شیطان قیدی سے پوچھا کلام کی کیا حقیقت ہے؟ اس نے کہا ''ہوا'' آپ نے پوچھا اس کا قبضہ میں لینے کا طریقہ ہے؟ اس نے کہا کتاب۔

جن کی دعوتِ اسلام کا عجیب واقعہ:

حضرت کلبی سے روایت ہے کہ خنافر بن التوم کاہن تھا وہ ایک سرسبز

وادی میں پہنچا زمانہ جاہلیت میں اس کا ایک رہنما جن تھا جو زمانہ اسلام میں گم ہو گیا یہ کاہن کہتا ہے کہ میں اس وادی میں ایک رات تھا کہ اچانک عقاب کی رفتار کی طرح وہ میرے پاس آیا، خنافر کہتا ہے میں نے پوچھا کیا تم شصار (چھوٹے پرندہ) ہو اس نے کہا (ہاں) میں کچھ سنانا چاہتا ہوں میں نے کہا کہو میں سنوں گا۔ اس نے کہا لوٹ آ غنیمت پائے گا ہرامت کی انتہا ہوتی ہے اور ہر ابتدا کی انتہا ہے۔ میں نے کہا ہاں بالکل درست ہے اس نے کہا ہر حکومت کی ایک عمر ہوتی ہے پھر چند سال حکومت کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ تمام دین و مذھب منسوخ ہو گئے ہیں اور حقائق اصل دین کی طرف لوٹ آئے میں نے ملک شام میں آل العدام کے کچھ لوگوں کو حاکموں پر حکام دیکھے ہیں جو بارونق کلام کے طلبگار ہیں وہ گڑھے ہوئے شعر بھی نہیں اور پر تکلف سجع بندی بھی نہیں میں اس کی طرف جھکا تو مجھے ڈانٹا گیا تو میں واپس آ گیا پھر جھانک کر میں نے کہا کس چیز سے خوش ہو رہے ہو اور کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہو؟

انہوں نے کہا بہت بڑا خطاب ہے جو بادشاہ جبار کی طرف سے آیا ہے اے شصار! تو بھی وہ سچا کلام سن کر اس کی تصدیق کر اور واضح ترین راستہ پر چل سخت ترین آگ سے نجات پائے گا میں نے پوچھا وہ کون سا کلام ہے؟ انہوں نے کہا وہ کلام کفر و ایمان کے درمیان فرق و امتیاز کرنے والا ہے جس کو قبیلہ مضر کے رسول (حضرت محمد ﷺ) لے کر آئے ہیں پھر انسانوں میں سے بھیجا گیا تو وہ غالب ہوا پھر وہ ایسا فرمان لائے ہیں جو سب پر غالب ہو گیا ہے اور راستہ کو نہایت واضح کرنے والے ہیں جس سے باقی تمام نشان مٹا دیئے گئے ہیں اس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

میں نے پوچھا بڑی نشانیوں کے ساتھ کون مبعوث ہوئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا تمام انسانوں سے افضل حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ پر اگر ایمان لے آؤ

تو دولتوں سے مالا مال کر دیئے جاؤ گے اور اگر نافرمانی ومخالفت کرو گے تو دوزخ کی آگ میں جلا دیئے جاؤ گے اے خنافر! میں نے تو ایمان قبول کرلیا ہے اور تیری طرف بھاگا دوڑا آیا ہوں لہٰذا آ تو بھی ہر نجس اور کافر سے دور ہوجا اور ہر مومن کے ہمراہ ہوجا ورنہ تیرا میرا راستہ الگ ہے۔

وہ کاہن کہتا ہے میں سوار ہوکر صنعاء (یمن) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اسلام پر بیعت کی اور اسی کے متعلق میں نے کہا ہے۔

ألم تر أن الله عاد بفضله وغنقذ من لفح الرجيم خنافرا

دعاني شصاء للتي لور فضتها لأصليت جمرا من لظى الهون جائرا

ترجمہ: ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے لوٹا دیا اور خنافر کو دوزخ کی آگ کی لپٹوں سے نجات عطا فرمائی۔''

''مجھے شصار نے اس دین کی دعوت دی کہ اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو ظالم بن کر ذلت کے شاعلوں کے ساتھ دوزخ کے انگاروں میں ڈال دیا جاتا۔''

(امام ابن درید کتاب الاخبار المنثور)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنات نے بھی مذمت کی:

حضرت نائلہ بنت فرافصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے کچھ لوگ گھر میں داخل ہوئے اس وقت کمرے میں تھی ایک ہاتف ایک کونے سے ان لوگوں کو پکار کر کہہ رہا تھا جس کو وہ لوگ سن رہے تھے مگر اس کو دیکھ نہیں رہے تھے۔

فان تكن الدنيا تزول عن الفتى ويورث دار الخلد فالخلد أفضل

وان تكن الأحكام ينزل بها القضا فما حلية الانسان والحكم ينزل

فلا تقتلوا عثمان بالظلم جهلة فانكم عن قتل عثمان تسألوا

ترجمہ:۔ ''اگر دنیا اس جوان سے زائل ہو جاتی ہے اور یہ جوان جنت کا وارث بن جاتا ہے تو جنت ہی افضل ہے۔''

''اگر شہادت کے احکام نازل ہو چکے ہیں تو اب انسان کیا حیلہ کر سکتا ہے۔''

''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جہالت و ظلم کی وجہ سے قتل مت کرو اس لئے کہ تم سے (قیامت کے دن) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔''

لیکن ظالموں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور ہاتف کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی۔ (ابن نجار فی التاریخ)

انسانوں کے گرد جنات کا گھومنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ جب شب معراج مجھ پر آئی اور میں پہلے آسمان پر چڑھا تو میں نے اپنے نیچے دیکھا تو مجھے آگ کا شعلہ اور دھواں اور آوازیں نظر آئیں میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کے گرد گھوم رہے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں غور و فکر نہیں کرتے اگر یہ اس میں غور و فکر کرتے تو ان کو بڑے بڑے عجائب نظر آتے۔ (احمد، ابن ابی شیبہ)

بیت المقدس کی تعمیر کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو شیاطین سے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گھر تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے جس کے پتھر لوہے سے نہ کاٹے گئے ہوں تو شیاطین نے کہا اس بات پر اس شیطان کے سوا کسی کو طاقت نہیں جس کے لئے سمندر میں پانی پینے کی ایک جگہ ہے جہاں وہ آیا کرتا ہے تو حضرت

سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم اس کے پانی پینے کی جگہ جاؤ اور اس کا پانی نکال کر اس کی جگہ شراب بھر دو جب وہ پینے کے لئے آیا تو اسے بو محسوس ہوئی تو اس نے کچھ کہا اور اس نے پانی نہیں پیا لیکن جب اس کو بہت سخت پیاس لگی تو اس کو پی لیا (نشہ سے مست ہوگیا) اس طرح اس کو گرفتار کر لیا گیا جب شیاطین اس شیطان کو قید کر کے لا رہے تھے تو راستہ میں ان شیاطین نے ایک شخص کو دیکھا جو پیاز کے بدلے لہسن بیچ رہا تھا تو وہ ہنس پڑا پھر وہ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو لوگوں کے سامنے غیب کی باتیں بتا رہی تھی تو اس کو بھی دیکھ کر ہنس پڑا جب اسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کے ہنسنے کی خبر دی گئی یا وہاں بھی ہنسنے لگا تو آپ نے اس سے پوچھا؟

تو اس نے جواب دیا کہ میں ایسے آدمی کے پاس سے گزرا جو دوا (لہسن) کو بیماری (پیاز) کے بدلہ میں بیچ رہا تھا (اس وجہ سے ہنس پڑا) اور میں ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو غیب کی خبریں دے رہی تھی حالانکہ اس کے نیچے خزانہ تھا مگر اس کو اس کا علم نہ تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے بیت المقدس کی تعمیر کی نوعیت بتائی تو اس شیطان نے کہا کہ اس کے پاس لوہے کی اتنی بڑی دیگ لائی جائے جس کو بہت بڑی جماعت بھی نہ اٹھا سکے پھر اس کو گدھ کے بچوں پر رکھ دی جائے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر یہ گدھ اس ہانڈی کے پاس گیا لیکن گدھ بچوں تک نہ پہنچ سکا اور یہ گدھ آسمانی فضاء میں اڑ گیا پھر واپس آیا تو اس کی چونچ میں ایک لکڑی تھی جس کو اس نے ہانڈی پر رکھ دیا اور وہ ہانڈی دو ٹکڑے ہوگئی تو یہ اس لکڑی کے حاصل کرنے کو دوڑے لیکن اس نے اس کو پہلے ہی اٹھا لیا تو (معماروں نے بیت المقدس کے لئے) اس طرح سے بغیر لوہے سے کاٹے پتھر بنائے تھے (اسی لکڑی سے جسے گدھ نے دیگ پر رکھ کر اس کے ٹکڑے کر دیئے تھے) معماروں نے پتھر تراش کر بیت المقدس کی تعمیر کی اس طرح بغ

لوہے کے پتھر تراشنے کا کام لیا گیا۔

(علامہ ابو بکر واسطی کتاب فضائل بیت المقدس)

بسم اللہ کی برکت کا حیرت انگیز واقعہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پر مذاکرہ کر رہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی نے کہا سورہ توبہ کا آخری حصہ افضل ہے ایک دوسرے صحابی نے کہا سورہ بنی اسرائیل کا آخری حصہ افضل ہے ایک تیسرے صحابی نے کہا سورہ کھیعص اور طٰہٰ افضل ہے اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے علم کے مطابق مختلف اقوال بیان کئے اور ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدی کرب الزبیدی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ لوگوں نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے عجیب وغریب فضائل کو کیسے بھلا دیا اللہ کی قسم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابو ثور! (حضرت عمرو بن معدی کرب کی کنیت ہے) ہم سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے فضائل عجیبہ بیان کرو تو حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اے امیر المومنین! زمانہ جاہلیت میں ہم پر سخت قحط آ پہنچا تو میں نے کچھ رزق کی تلاش کے لئے جنگل میں گھوڑا ڈال دیا میں اسی حالت میں جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا کچھ مویشی اور خیمہ نظر آیا جب میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت عورت نظر آئی گویا کہ مخلوق کی حسین ترین عورت ہے اور خیمہ کے صحن میں ایک بوڑھا ٹیک لگائے ہوئے ہے میں نے کہا جو کچھ تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے وہ سب مجھے دے دے تیری

ماں تجھ پر روئے اس نے کہا اے شخص! اگر مہمانی چاہتا ہے تو اتر آ اور اگر مدد چاہتا ہے تو ہم تیری مدد کریں گے میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے یہ سب مجھے دے دے تو وہ بوڑھا ایسے بوڑھے کی طرح اٹھا جو کھڑا نہیں ہو سکتا پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا پھر اس نے مجھے اپنی طرف کھینچا کہ میں اس کے نیچے ہو گیا اور وہ میرے اوپر ہو گیا اس نے مجھ سے کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دو؟

میں نے کہا چھوڑ دو تو وہ میرے اوپر سے اٹھ گیا پھر میں نے اپنے دل میں کہا اے عمرو! تو عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے کمزور سے بھاگنے سے زیادہ بہتر مرجانا ہے چنانچہ میرے دل نے پھر مقابلہ کے لئے اکسایا اور بھڑکایا تو میں نے کہا یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے چنانچہ وہ پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے میرے قریب ہوا اور اس نے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ گیا اور وہ میرے سینے پر سیدھا چڑھ کر بیٹھ گیا اور کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا بلکہ معاف کر دے چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا میں نے پھر کہا اپنا سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھ پر روئے وہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ پڑا میں نے کہا مجھے چھوڑ دو اس نے کہا اب تیسری بار تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا پھر اس نے کہا اے لونڈی! تیز دھار کی تلوار لے آ چنانچہ وہ اس کے پاس تلوار لے آئی تو اس نے میرے سر کا اگلا حصہ (چوٹی) کاٹ دی پھر اتر گیا اے امیرالمومنین! ہم عربوں میں یہ رواج ہے کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی ہے تو اس کے اگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں شرم آتی تھی۔

چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہو گیا جب پورا سال گزر گیا تو اس نے مجھ سے کہا اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ جنگل کی طرف چلو تو میں اس کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم ایک وادی میں پہنچے اس نے جنگل والوں کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے ایک پرندہ بھی باقی نہ رہا پھر دوبارہ آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے پھر تیسری بار آواز لگائی تو ایک لمبے کھجور کے درخت کی طرح لمبا کالا آدمی نظر آیا جو اونی لباس پہنے ہوئے تھا جس سے مجھ پر رعب طاری ہو گیا اس بوڑھے نے کہا اے عمرو! گھبرا مت اگر ہم ہار گئے تو تم کہنا میرا ساتھی (بوڑھا) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے اس پر غالب آ جائے گا لیکن مقابلہ میں وہ لمبا کالا آدمی غالب آ گیا تو میں نے کہا میرا ساتھی لات وعزیٰ کی وجہ سے غالب ہو گا تو اس نے مجھے ایک ایسا تھپڑ مارا کہ میرا سر اکھڑ جاتا میں نے کہا میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا پھر جب ہم جیت گئے تو میں نے کہا میرا ساتھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے غالب آ گیا تو اس بوڑھے نے اس کو اٹھا کر زمین میں اس طرح گاڑ دیا جس طرح گھاس کو گاڑا جاتا ہے پھر اس کے پیٹ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا اے عمرو! یہ اس کا دھوکہ اور کفر ہے میں نے کہا آپ کا اور اس پلید کا کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا وہ لڑکی جس کو تم نے خیمہ میں دیکھا وہ فارعہ بنت مستورد ہے ایک جنات مرد تھا جس سے میرا بھائی چارہ تھا اور وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دین کا پابند تھا یہ اس کی قوم تھی ہر سال ایک جنات ان میں سے میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا تو اللہ تعالیٰ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت سے مجھے ان پر فتح عطا فرماتا تھا۔

پھر ہم جنگل میں چلتے رہے تو وہ میرے ہاتھ کا تکیہ بنا کر سو گیا اور میں نے اس کے نیچے سے اس کی تلوار کھینچ کر اس پر ایک وار کر کے دونوں پنڈلیاں کاٹ دیں اس نے مجھے کہا اے غدار! تو نے کیسا خطرناک دھوکہ دیا ہے لیکن میں اس کو مارتا رہا یہاں تک کہ میں نے اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر میں خیمہ میں آیا تو لونڈی میرے سامنے آئی اور کہا اے عمرو! بوڑھے نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس کو جنات نے قتل کر دیا ہے اس نے کہا تو جھوٹ بول رہا ہے بلکہ اے غدار! تو نے اس کو قتل کیا ہے پھر وہ خیمہ میں جا کر رونے لگی اور یہ اشعار کہہ رہی تھی۔

عین جودی لفارسی مغوار	وأندبیه بواکفات غرار
لهف نفسی علی بقائك یا عمرو	أسلمته الحیاة لأقدار
بعد ماجزما به كنت تسمو	فی زبیدو معشر الكفار
ولعمری لورمیته أنت حقا	دمت منه بصارم بتار
فجزاك المليك سوء اوهونا	عشت منه بذلة وصغار

پھر میں اسے قتل کرنے کیلئے خیمہ میں داخل ہوا تو مجھے کوئی نظر نہیں آیا گویا کہ اس کو زمین نے نگل لیا تھا۔ (دینوری المجالسہ)

جنات کا ایک بچہ اٹھا کر لے جانا:

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت ہے کہ مجھے سعد بن نصر نے خبر دی کہ جنوں کے ایک گروہ نے قیافہ بنی اسد کا تذکرہ کیا اور ان کے پاس آ کر کہا ہماری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تم ہمارے ساتھ قبیلہ ثقیف میں سے کسی کو لگا دو تو اچھا ہے انہوں نے اپنے ایک کم عمر لڑکے کو ساتھ کر دیا جوان کے ساتھ چل پڑا چنانچہ ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور چل پڑا تو انہیں ایک عقاب نظر آیا جس کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا تو وہ لڑکا کانپ کانپ کر رونے لگا جنوں نے اس سے

پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ بچے نے کہا تم نے ایک بازو توڑ دیا او دوسرا چھوڑ دیا میں علی الاعلان اللہ کی قسم کھاتا ہوں تم انسان نہیں ہو اور نہ اونٹنی کی تلاش میں نکلے ہو چنانچہ وہ اسے وہیں پھینک کر چلے گئے اور وہ لڑکا گھر واپس آ گیا۔

(دینوری المجالسہ)

ہر جاندار کو پانی پلانے کا ثوب ملتا ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے پانی کا کنواں کھودا۔ اس سے کسی انسان یا جن یا درندہ یا پرندہ کے پیاسے جگر نے پیاس بجھائی۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اسے اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ (فوائد سمیہ، المختارہ مقدسی)

شیاطین کے نام

شیطان کی طرف نسبت کرنا ممنوع ہے:

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرب کے ایک قبیلہ کا وفد حاضر ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا بتاؤ تم کون اور کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا بنو نہم سے۔ آپ نے ان سے فرمایا نہم تو شیطان ہے (تم شیطان کے بندے نہیں ہو بلکہ) تم اللہ تعالیٰ کے بندے کی اولاد ہو۔ (ابن اثیر الھنایہ)

حضرت ابوسلمہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ "الھواء وشیطان سواء" تو شیطان کا نام ہے جو نفوس کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے۔
(ابن اثیر الھنایہ)

رسول اللہ ﷺ نے شیطان والے نام بدل دیئے:

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سلول سے فرمایا جن کا نام "حُباب" تھا تمہارا نام عبداللہ ہے کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔ (طبقات ابن سعد)

حضرت خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے میرے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا، حُباب، فرمایا اس کا نام حباب نہ رکھو اس لئے کہ حباب شیطان کا نام ہے۔ (طبرانی)

اجدع شیطان کا نام ہے:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الاجدع ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ''الاجدع شیطان'' یعنی اجدع شیطان کا نام ہے۔

(ابن ابی شیبہ)

شہاب بھی شیطان کا نام ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جس کو ''شہاب'' کہا جاتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہشام ہو (اب تمہارا نام ہشام رہے گا) اس لئے کہ شہاب شیطان کا نام ہے۔

(بیہقی شعب الایمان)

اشہب بھی شیطان کا نام ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک ماری اور کہا اشہب تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اشہب'' شیطان کا نام ہے ابلیس نے اس کو چھینک اور الحمدللہ کے درمیان مقرر کیا ہے تاکہ اس کو یاد کیا جائے۔ (ابن ابی شیبہ)

اشعار تعلیم دینے والا جن:

اعشیٰ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں قیس بن معدی کرب سے ملاقات کے ارادے سے حضر موت (ایک شہر کا نام) کیلئے نکلا تو میں یمن کے ابتدائی علاقہ ہی میں بھٹک گیا اور بارش بھی شروع ہوگئی میں نے ادھر اُدھر نگاہ

دوڑائی تو میری نگاہ بالوں (اون) کے بنے ہوئے ایک خیمہ پر پڑی چنانچہ میں نے اس کی طرف جانے کا ارادہ کرلیا وہاں خیمہ کے دروازہ پر ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی میں نے اس کو سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری اونٹنی کو کمرے کے اس جانب لے گیا جس کے دروازے پر وہ خود بیٹھا تھا اس نے مجھے کہا اپنا کجاوہ کھول لو اور کچھ آرام کرلو چنانچہ میں نے کجاوہ کھول دیا اور وہ میرے لئے کوئی چیز لایا میں اس پر بیٹھ گیا اس نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں جارہے ہو؟ میں نے کہا میں اعشی ہوں اس نے کہا اللہ تیری عمر لمبی کرے کہاں جارہے ہو؟ میں نے کہا میں قیس بن معدی کرب کے پاس جارہا ہوں اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے اشعار میں اس کی تعریف کہی ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا وہ مجھے بھی سناؤ چنانچہ میں نے شعر کہنا شروع کیا۔

رحلت سميه غدوة أجمالها غضبى عليك فما تقول بدالها

ترجمہ:۔ سمیہ صبح اپنی سواری سے چلی گئی اے سمیہ! تجھ پر میرا غضب ہو اے قیس بن معدی کرب! تم اس کے بیچنے والے کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

اس نے کہا بس بس کافی ہے کیا یہ قصیدہ تم نے کہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے ابھی اس کا صرف ایک ہی شعر سنایا تھا کہ اس نے پوچھا یہ سمیہ کون ہے؟ جس کی طرف تم نے شعر کی نسبت کی ہے۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا لیکن اس کا نام میرے دل میں ڈال دیا گیا ہے اور میں نے اس کو اچھا جانا اس لئے میں نے اس کی طرف شعر کی نسبت کر دی تو اس نے پکارا اے سمیہ! باہر آؤ تو ایک پانچ سالہ لڑکی باہر آکر کھڑی ہوگئی اور پوچھا اے ابو کیا کام ہے؟ اس نے کہا اپنے چچا کے سامنے میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے قیس بن معدی کرب کی تعریف کی ہے اور اس کا پہلا شعر تمہارے نام سے منسوب کیا ہے تو اس نے

فوراً شروع سے اخیر تک سارا قصیدہ سنا دیا اور ایک حرف بھی نہیں بدلا جب وہ سارا قصیدہ سنا چکی تو اس نے کہا اب واپس چلی جاؤ چنانچہ وہ واپس ہوگئی پھر اس نے پوچھا کیا تو نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان عداوت تھی جس کا نام یزید بن مسہر ہے اور کنیت ابوثابت میں نے اس کی بُرائی بیان کی ہے اور اس کو لاجواب کیا ہے اس نے کہا تم نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟ میں نے کہا ایک پورا قصیدہ کہا ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

ودع هريرة ان الركب مرتحل وہ تطيق وداعا أيها الرجل

میں ابھی یہ ایک شعر ہی کہنے پایا تھا کہ اس نے کہا بس کرو پھر اس نے پوچھا یہ ہریرہ کون ہے؟ جس کی طرف تم نے اس شعر کو منسوب کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا اس کو بھی اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح سے سمیہ کا ذکر کیا ہے تو اس نے آواز دی اے ہریرہ! تو ایک لڑکی پہلی لڑکی کی ہم عمر ظاہر ہوئی اس نے کہا اپنے چچا کو میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں نے ابوثابت یزید بن مسہر کی مذمت بیان کی ہے تو اس نے وہ قصیدہ شروع سے آخر تک بغیر کوئی حرف چھوڑے سب سنا دیا تو میں شرمندہ ہوا اور میں حیرت میں پڑ گیا اور کپکپی نے مجھے گھیر لیا جب اس نے میری یہ حالت دیکھی تو اس نے کہا اے ابوبصیر! گھبرا مت میں تمہارا وہی دوست ہوں جو تمہاری زبان پر شعر القاء کرتا ہے تب جا کر میرے نفس کو سکون ہوا اور میرا ہوش ٹھکانے لگ گیا اور بارش بھی رک گئی تو میں نے اس کو کہا مجھے راستہ بتا دو تو اس نے مجھے راستہ بتایا اور میرے روانہ ہونے کی سمت دکھادی اور کہا ادھر اُدھر نہ مڑنا قیس کے علاقہ میں پہنچ جاؤ گے۔ (آمدی شرح دیوان الاعشٰی)

دوسرا واقعہ:

وکیع "الغرر" میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سفر کیا تو میرے اونٹ پر (سفر میں) رات ہوگئی میں نے اپنے اونٹ کو پانی پلانا چاہا چنانچہ میں چاہنے لگا کہ میرا اونٹ آگے بڑھے تو اللہ کی قسم میرا اونٹ آگے نہ بڑھا اور میں نے پانی کے قریب ہوکر اسے باندھ دیا پھر پانی لایا تو میں نے دیکھا کہ پانی کے پاس کچھ بدشکل لوگ ہیں چنانچہ میں بیٹھ گیا میں ان کے پاس ہی تھا کہ اسی دوران ان کے پاس ایک آدمی آیا جوان لوگوں سے بھی زیادہ بدشکل تھا ان لوگوں نے کہا یہ شاعر ہے ان لوگوں نے کہا اے ابو فلاں! یہ شعر پڑھ اس لئے کہ یہ مہمان ہے تو اس نے پڑھا۔

ودع هريرة ان الركب مرتحل　　وهل تطيق وداعا أيها الرجل

میں نے پوچھا یہ قصیدہ کس نے کہا؟ اس نے کہا یہ قصیدہ میں نے کہا ہے اگر تم نہ کہتے تو میں تمہیں ضرور خبر دیتا کہ یہ قصیدہ مجھے اعشیٰ بن قیس بن ثعلبہ نے نجران میں اول سال میں سنایا تھا اس نے کہا بالکل تم سچ کہتے ہو میں ہی وہ شخص ہوں جس نے اس کی زبان پر یہ قصیدہ القاء کیا تھا اور میرا نام مسحک ہے کسی شاعر کا شعر ضائع نہ ہوگا جسے میمون بن قیس کے پاس رکھا گیا ہوگا۔

جنات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دینا:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ کتے جنات ہوتے ہیں چنانچہ بنی فیروز کا ایک کتا ہمارے کتے کے پاس آیا یا ہمارا کتا بنو فیروز کے کتے کے پاس گیا اس نے کہا مجھے چربی کھلاؤ تو میں تمہیں ایک خبر سناؤں گا دوسرے کتے نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے البتہ میرے گھر والوں نے گوشت بھونا ہے اس کی سیخ لے آتا ہوں تم اس کو کھالینا چنانچہ وہ اس کے پاس

ایک سیخ لے آیا جب وہ کھا کر فارغ ہوا تو بتایا کہ حضرت محمد ﷺ کا وصال ہو گیا ہے چنانچہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے متعلق سے پہلی خبر ہے جو فارس والوں کو ملی۔ (اصمعی کتاب الاصمعیات)

فائدہ از مترجم:

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں قبیلوں کے کتے حقیقت میں جن تھے اور جنوں کے ذریعہ دنیا کے کونے میں تاروفون کی بہ نسبت بھی بہت جلد خبر پہنچ جاتی ہے اور علاقہ کے جن اسی علاقہ کی زبان بولتے ہیں اور جو شکل وصورت چاہتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ (از مترجم)

نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ ہونا شیطانی کام ہے:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ ایک تبع تابعی سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی بندہ نماز میں کسی طرف التفات کرتا ہے تو شیطان اس کی گردن موڑ دیتا ہے۔ (المصنف)

فائدہ:

امام احمد، ابو دوأد، نسائی، ابن خزیمہ اور حاکم بافادۂ تصحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کی رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے جب اس نے منہ پھیرا تو اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے اور اِدھر اُدھر لومڑی کی طرح دیکھنا ممنوع ہے (امام احمد باسناد حسن) جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو فرماتا اے ابن آدم! کس طرف التفات کرتا

ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے؟ جس کی طرف تو التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے تو ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے تو اللہ عزوجل اپنی رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (بزار) نماز میں التفات سے بچو کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔ (ترمذی میں باسناد حسن) جو لوگ نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں ان کی نگاہ اچک لی جائے گی۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) (از مترجم)

ختیعور بھی شیطان کا نام ہے:

امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ ختیعور شیطان کا نام ہے اور ''المختار'' میں ہے شیطان کا نام ختیعور ہے۔ ابو ھدرش کہتے ہیں کہ ''ختیعور'' شیطان کی اولاد میں سے ایک ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ ان جنوں میں سے ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے سے زمین پر رہتے تھے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ (النہایہ)

ضروری وضاحت:

لقط المرجان کے ص ۲۰۶ سے ص ۲۱۰ تک عربی فصاحت وبلاغت کے عمدہ ترین اشعار ہیں عوام الناس کے فائدہ کی چیز نہیں اس سے علماء وادباء ہی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں اس لئے ان اشعار کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

خواب کا شیطان:

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شیطان نفوس کے لئے مقرر کیا گیا ہے جس کا نام ''الـلھـو'' ہے یہ (نیند کے وقت) نفوس میں خیال ڈالتا ہے اور ان کے درپے رہتا

ہے اگر اس نفس کو (خواب میں) اوپر کو بلند کیا جائے تو وہ بھی اس کے ساتھ جاتا ہے جب وہ آسمان تک پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ نفس جو خواب دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے (اس لئے کہ آسمان پر شیطان کی رسائی نہیں ہوتی وہ صرف زمینی خوابوں میں اپنے بُرے اثرات ملا سکتا ہے تو وہ خواب کبھی جھوٹے ہوتے ہیں اور کبھی سچے بھی ہوتے ہیں)۔ (حکیم ترمذی نوادر الاصول)

شیاطین کے پر بھی ہوتے ہیں:

حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیطانوں کے پر ہوتے ہیں؟ تو حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں ان کے پر ہیں جب ہی تو وہ فضاء میں اڑتے ہیں ورنہ کیسے اڑتے۔ (ابن جریر)

صالحین جنات

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے والوں سے جنوں کو نفرت:

حضرت سلمہ بن شبیب سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ رہنے کا عزم وارادہ کیا اور اپنا گھر بیچ دیا جب میں نے اس کو خالی کر کے خریدار کے سپرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہوکر (جنوں کو مخاطب کر کے) کہا اے گھر والو! ہم تمہارے پڑوسی رہے تو تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے ہم نے تم سے بھلائی ہی دیکھی اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں "فعلیکم السلام ورحمته الله وبرکاته" یعنی لہٰذا تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تو گھر میں سے کسی جواب دینے والے نے جواب دیا اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے ہم نے بھی تم سے بھلائی ہی دیکھی اور ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں اس لئے کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی شیعہ ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا ہے۔ (ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ)

قرآن کی تلاوت سے چار جنات فوت ہوگئے:

یحییٰ بن عبدالرحمٰن قصری سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی نے اس نے خلید سے روایت بیان کی حضرت خلید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کھڑے ہوکر نماز ادا کر رہا تھا اور یہ آیت کریمہ میں نے تلاوت کی۔

کل نفس ذائقة الموت ○

اور بار بار اسی آیت کو دہراتا رہا تو گھر کے ایک کونے سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا اس آیت کو بار بار کیوں دہراتے ہو؟ تم نے ہمارے چار جنوں

کو قتل کر دیا ہے اور اس آیت کو دہرانے کی وجہ سے جن اپنے سر بھی آسمان کی طرف نہیں اٹھا سکے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی فرماتی ہیں حضرت خلید رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرنے کے بعد ایسے بے خود ہو گئے کہ ہم نے پہچاننے سے انکار کر دیا گویا وہ نہیں ہیں جو تھے۔

(ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ، ابن ابی الدنیا)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو معرفت کی تعلیم دینے والا جن:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ایک دن سفر میں نکلے اور میں ایک پہاڑ کے دامن میں تھا کہ رات ہو گئی وہاں مجھ سے کوئی انس و محبت کرنے والا نہ تھا کہ اچانک آدھی رات کو کسی پکارنے والے نے پکارا کہ تاریکیوں میں دل نہیں پگھلنے چاہئے بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو پگھلنا چاہئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تعجب میں پڑ گیا میں نے پوچھا مجھے جن نے پکارا ہے یا انسان نے پکارا ہے اس نے کہا بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے مومن جن نے پکارا ہے اور میرے ساتھ میرے دوسرے بھائی بھی ہیں میں نے پوچھا کیا ان کے پاس بھی وہ (ایمان) ہے جو تمہارے پاس ہے؟ کہا جی ہاں بلکہ ان کے پاس مجھ سے زیادہ (ایمان) ہے تو ان میں سے دوسرے (جن) نے مجھے آواز دی بدن سے خدا کا غیر اس وقت تک نہیں جاتا جب تک کہ دائمی مسافر (بے گھر) نہ ہو جائے میں نے اپنے دل میں کہا ان کی باتیں کتنے اونچے درجہ کی ہیں۔ پھر ان میں سے تیسرے (جن) نے مجھے پکارا کہ جو تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اسے کسی قسم کی فکر لاحق نہیں ہوتی تو میری چیخ نکل گئی اور غشی طاری ہو گئی پھر مجھے خوشبو سونگھنے ہی سے افاقہ ہوا میں نے دیکھا تو میرے سینہ پر ایک نرگس کا پھول رکھا ہوا ہے میں نے اسے سونگھا تو

ہوش آیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کوئی وصیت بھی کرو تو ان سب نے کہا اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کے دلوں کو جلا وحیات عطا فرماتا ہے لہٰذا جس نے غیر خدا کی طمع کی بے شک اس نے ایسی جگہ طمع کی جو طمع کے قابل نہیں اور جو شخص (طبیب) معالج کے چکر میں رہے گا تو اس کی بیماری ہمیشہ رہے گی۔ اسکے بعد انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے میں اس وقت سے ہمیشہ اس کلام کی برکت اپنے دل میں پاتا رہا۔

(عبداللہ شیرازی حکایات الصوفیہ، تاریخ بخاری، ابن جوزی)

جنات بھی وعظ ونصیحت سنتے ہیں:

حضرت ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نیشاپور میں وعظ وتقریر کے لئے رکا تھا تو میری آنکھیں خراب ہوگئیں۔ مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان راتوں میں سے ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ایک شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے اے شیخ! آپ اتنی جلدی واپس نہیں جاسکتے کیونکہ نوجوان جنوں کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں حاضر ہے اور آپ کا وعظ سن رہی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے پر تیار نہیں جب تک وہ اپنے مقصد تک نہیں پہنچ جاتے۔ آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے شاید اللہ تعالیٰ ان کو جلا بخش دے پھر جب صبح ہوئی تو میری آنکھیں درست ہوگئیں گویا مجھے کبھی تکلیف ہی نہ ہوئی۔ (ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ)

ایک جن عورت کا نصیحت کرنا:

حضرت صالح بن عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کسی جنات سے ملاقات کر کے بات کرنا چاہتا تھا تو میں نے ایک (جن) عورت کو دیکھا تو اس کے ساتھ ہولیا میں نے اس سے کہا تو مجھے کچھ نصیحت کر تو اس نے کہا لکھو غزالہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جا کہ یہ تمام کاموں (میں مشغول ہونے)

سے بہتر ہے اور ایک لمحہ بھی غافل مت ہو اگر وہ لمحہ تجھ سے فوت ہو گیا تو وہ کبھی ہاتھ نہیں آ سکتا۔ (ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حکایات پر ''چنے ہوئے جنات'' کے بیان میں باب متعین کیا ہے اور یہ سب جنوں سے بعید ہے۔

گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تم اپنے گھروں کے لئے قرآن پاک کا کچھ حصہ ذخیرہ کرلو اس لئے کہ جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی وہ گھر والوں کے لئے مانوس بن جائے گا اور اس کی خیر و برکت بڑھ جائے گی اور اس میں مومن جن رہائش اختیار کریں گے اور جب اس گھر میں تلاوت نہیں کی جائے گی تو وہ گھر اس کے رہنے والوں پر وحشت بن جائے گا اور اس کی خیرو برکت بھی کم ہو جائے گی اور اس میں کافر جنات بسیرا کریں گے۔ (تاریخ ابن نجار)

جنات کا اشعار کہنا:

محمد بن داؤد نے ''کتاب الزہرۃ'' میں ایک باب متعین کیا ہے۔'' ان اشعار کا بیان جو ایسے لوگوں سے سنے گئے کہ ان کے کہنے والے نظر نہیں آتے ان میں بہت سے وہ اشعار ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ بشر بن مروان نے جریر کی ہجو بیان کرنے کے لئے بہت سے شعراء جمع کئے تو بارق کے ایک آدمی کے سوا کسی کو اس کی ہجو (برائی) پر نہیں پایا جب جریر کو اس کی خبر پہنچی تو جریر آیا اور کہا اے میرے دوست! اگر چراغ روشن ہو تو رات اس کو آدھے مکان سے ہرگز نہیں روک سکتی جس چراغ کو اس کا کوئی غیر شخص روشن کرے پھر جب صبح

ہونے کے قریب ہوئی تو ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا!

یہاں بھی لقط المرجان کے ص ۲۱۴ سے ص ۲۳۲ تک امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الزھرۃ'' کے حوالے سے جنوں کے ایسے اشعار بیان کئے ہیں جن کو کسی کہنے والے نے کہا لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے ان اشعار میں عوام الناس کے لئے کوئی فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان اشعار کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں حاضر ہونے والا صحابی جن:

حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کیا تو آپ کے ساتھ آپ کے چند مریدین بھی تھے جب بھی یہ لوگ کسی منزل پر قیام کرتے تو ان کے پاس سفید کپڑے میں ایک جوان آ جاتا مگر نہ تو وہ ان کے ساتھ کھاتا نہ پیتا۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدوں کو وصیت فرمائی کہ وہ اس سفید پوش نوجوان سے بات چیت نہ کریں پھر جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ایک گھر میں جا کر قیام کیا جب یہ حضرات گھر سے نکلتے تو وہ شخص داخل ہو جاتا اور جب یہ حضرات داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے مگر ان لوگوں میں سے ایک صاحب بیت الخلاء میں رہ گئے اسی دوران وہ جن داخل ہوا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا چنانچہ اس نے تھیلی کھولی اور ایک گدر کھجور (جو کھجور پکنے کے قریب ہو'' اور ایک روایت میں مینگنی آیا ہے) نکال کر کھانے لگا جب وہ صاحب بیت الخلاء سے نکلے اور ان کی نظر اس (سفید پوش نوجوان) پر پڑی تو وہ نوجوان جن وہاں سے چلا گیا اس کے بعد پھر کبھی ان حضرات کے پاس نہیں آیا پھر ان صاحب نے حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا یہ شخص ان جنات میں سے ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا ہے۔ (علامہ ابن العماد کتاب شرح ارجوزۃ الجان)

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ کا عجیب وغریب واقعہ:

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال حج کے لئے گیا میں ایک راستہ سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ میں سب لوگوں سے الگ ہو کر شارع عام سے ہٹ کر کسی دوسرے راستہ پر چلوں چنانچہ میں نے عام راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیا تو میں تین دن رات مسلسل چلتا رہا نہ مجھے کھانے کا خیال آیا نہ پینے کا نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی آخر کار میں ایک ہرے بھرے جنگل میں پہنچا جہاں پھلدار درخت اور خوشبودار پھول تھے اور اس باغ کے درمیان میں ایک چھوٹا سا تالاب تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا یہ جنت ہے اس سے مجھے بہت تعجب ہوا ابھی میں اسی فکر میں تھا اچانک لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آ گئی جن کے چہرے آدمیوں کی طرح تھے نفیس پوشاک خوب صورت پٹکے سے آراستہ و پیراستہ تھے ان لوگوں نے مجھے آتے ہی گھیر لیا اور سب نے مجھے سلام کیا میں نے جواب میں "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہا۔ کہاں میں اور کہاں آپ لوگ؟ پھر میرے اس سوال کے بعد میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ لوگ جن ہیں اور یہ عجیب وغریب سرزمین ہے اتنے میں ان میں سے ایک شخص بولا ہم لوگوں کے درمیان ایک مسئلہ درپیش ہے اور اس میں ہمارا باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جنوں میں سے ہیں ہم نے لیلۃ الجن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا مقدس کلام رسالت پناہ پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سننے کا شرف حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام کی وجہ سے تمام دنیاوی کام ہم سے چھین لئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جنگل میں یہ تالاب مقدر فرما دیا ہے۔

میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر میں نے اپنے ساتھیوں کو چھوڑا ہے اس کے اور ہمارے درمیان (یہاں سے) کتنا فاصلہ ہے؟ یہ سن کر ان میں

سے ایک مسکرایا اور کہا اے ابواسحاق! اللہ عزوجل ہی کے لئے اسرار وعجائبات ہیں یہ مقام جہاں اس وقت آپ ہیں آپ کے ساتھیوں میں سے ایک نوجوان کے سوا آج تک کوئی نہیں آیا اور وہ بھی یہیں وفات پا گیا اور دیکھئے وہ اس کی قبر ہے اور اس کی قبر کی جانب اشارہ کیا وہ قبر تالاب کے کنارے پر تھی جس کے اردگرد ایسے خوش نما وخوشبودار پھول تھے جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ دیکھے پھر اس جن نے کہا آپ کے ساتھیوں اور آپ کے درمیان اتنے مہینہ کی مسافت کا فاصلہ ہے اور راوی کہتے ہیں یا اتنے سال کا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں مسافتوں میں سے حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے کس کا ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ان جنوں سے کہا اس جوان کا کچھ حال بیان کرو؟ تو ان میں سے ایک نے کہا ہم یہاں تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے اس میں گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک شخص ہمارے پاس آیا اور ہمیں سلام کیا ہم نے جواب دیا اور ہم نے اس سے دریافت کیا اے نوجوان! تم کہاں سے آئے ہو، اس نے جواب دیا نیشاپور کے ایک شہر سے۔ ہم نے پوچھا تم وہاں سے کب نکلے تھے؟ اس نے جواب دیا سات دن ہوئے پھر ہم نے پوچھا تم کو اپنے وطن سے نکلنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔

وانیبوا آلی ربکم واسلمو لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ (سورہ زمر)

ترجمہ:۔ ”اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو (توبہ کرو) اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔“

ہم نے اس سے پوچھا؟ الانابۃ التسلیم، العذابہ کے کیا معنی ہیں؟

اس نے جواب دیا ”الانـــابۃ“ کے معنی اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسی کا

ہو جانے کے ہیں۔

راوی کہتے ہیں اصل قصہ میں ''التسلیم'' کا ذکر نہیں ہے شاید تسلیم کے معنی اپنی جان اسی کے سپرد کر دینا کے ہیں اور یہ جانے کہ اللہ ہی اسی کا مالک حقیقی ہے پھر کہا اور عذاب اور ایک زوردار چیخ ماری اور اسی وقت مر گیا ہم لوگوں نے اسے یہاں دفن کر دیا اور یہ اس کی قبر ہے اللہ اس سے راضی ہو۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کے اس اوصاف کے بیان کرنے سے مجھے تعجب ہوا پھر میں اس کی قبر کے قریب گیا تو اس کے سرہانے نرگس کے پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور

یہ عبارت لکھی ہوئی تھی ''ھذا قبر حبیب اللہ قتیل الغیرۃ'' یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے دوست کی قبر ہے اسے غیرت نے مارا ہے۔ اور ایک ورق پر ''الانابۃ'' کا معنی لکھا تھا

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کچھ لکھا تھا میں نے پڑھا پھر جنوں نے مجھ سے اس کی تفسیر کے متعلق سوال کیا؟ تو میں نے اس کی تفسیر بیان کر دی تو وہ بہت خوش ہوئے پھر جب ان کا اختلاف واضطراب جاتا رہا تو انہوں نے کہا ہمیں ہمارے مسئلہ کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر مجھے نیند آ گئی جب مجھے ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مسجد (تنعیم) کے پاس اپنے آپ کو دیکھا اور میرے پاس پھولوں کا گلدستہ تھا جو سال بھر اسی طرح باقی رہا پھر کچھ عرصہ بعد وہ خود بخود گم ہو گیا۔ (امام عبداللہ یافعی روض الریاحین)

ایک نوجوان لڑکے نے جن عورت کو لاجواب کر دیا:

مقامات حریری کے مصنف علامہ حریری فرماتے ہیں عرب کی کہانیوں میں سے ایک کہانی یہ ہے کہ ایک جن عورت نے عربوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا

دلائل سے غالب آنے والے ہر شخص کے سامنے آ کر رک جاتی اور ہر ایک سے مقابلہ کرتی مگر کوئی شخص اس کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہ سکتا تھا یہاں تک کہ عرب کے نوجوان لڑکوں میں سے ایک نے اس کے سامنے آ کر کہا میں تم سے مقابلہ کروں گا۔

جن عورت:۔ مقابلہ شروع کرو۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ دولہا بادشاہ ہو جاتا ہے۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ پیدل چلنے والا سوار ہو جاتا ہے۔

نوجوان:۔ قریب ہے۔

جن عورت:۔ شترمرغ پرندہ ہوتا ہے

نوجوان:۔ اب لڑکا خاموش ہو گیا۔

جن عورت:۔ میں تم سے مقابلہ کروں گی۔

نوجوان:۔ کہو کیا کہتی ہو۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تم حیران ہو زمین سے کہ اس کی مٹی کیوں خشک نہیں ہوتی اور چارا نہیں اگاتی۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تو کنکریوں سے حیران ہے کہ چھوٹی کنکریاں بڑی کیوں نہیں ہوتیں اور بڑی کنکریاں بوڑھی کیوں نہیں ہوتیں۔

جن عورت:۔ میں حیران ہوں۔

نوجوان:۔ تو اپنی دونوں رانوں کے درمیان گڑھے سے حیران ہے کہ

اس کی گہرائی کو کیوں نہیں جانا جاتا اور اس گڑھے کو کیوں نہیں بھرا جاتا۔

کہتے ہیں کہ وہ جن عورت اس نوجوان کا کامل جواب سن کر شرمندہ ہو کر چلی گئی پھر واپس لوٹ کر نہ آئی۔ (علامہ حریری درۃ الغواص)

ایک جن کی حکمت آموز نصیحت:

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو عمرو بن العلاء کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی۔

وان امرأ دنیاہ أکبر من ھمہ لمستمسك منھا بحبل غرور

ترجمہ: "وہ آدمی جس کی تگ و کوشش دنیا ہی ہو تو وہ غرور کی رسی تھامے ہوئے ہے"۔

میں نے اس سے اس نقش کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں دوپہر کو اپنے مال و اسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والے کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا یعنی اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ مال و اسباب صرف یہیں کام آئے گا پھر جب میں نے دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا میں نے پوچھا تم انسان ہو یا جن؟ اس نے کہا انسان نہیں بلکہ میں جن ہوں چنانچہ میں نے اپنی انگوٹھی پر اس شعر کو نقش کرا لیا۔
(ابن عساکر فی التاریخ)

چار سو سالہ پرانا شاعر جن:

فوائد البختری میں ہے قبیلہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں عبدالملک بن مروان کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ اچانک اس کے پاس حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین! میں نے آج بہت ہی عجیب واقعہ دیکھا ہے اس نے پوچھا تم نے کیا دیکھا ہے؟ اس شخص نے کہا میں شکار کھیلتے کھیلتے بے آب و گیاہ چٹیل میدان میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جس کے ابرو آنکھوں میں گرے ہوئے تھے اور لاٹھی کی

ٹیک لگائے ہوئے کھڑا تھا میں نے پوچھا اے بوڑھے! تو کون ہے؟ اس نے کہا اپنے کام کو جاؤ اور مجھے چھوڑو اس چیز کے متعلق سوال نہ کر جس کے جاننے کا کوئی فائدہ نہیں میں نے کہا کیا تم عرب کے اشعار بھی کچھ نقل کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں بھی ان کی طرح کے شعر کہتا ہوں جیسے وہ کہتے ہیں میں نے کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے یہ اشعار سنائے۔

أقول والنجم قد مالت أواخره — الى المغيب تبين نظرة حار

المحة من سنا برق رأى بصري — أم وجه نعم بدالي أم سنا نار

بل وجه نعم بدا والليل معتكر — ولاح من بين أثواب وأستار

شیخ نے کہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ یہ اشعار نابغہ بنو ذبیان کے ہیں میں نے کہا اے شیخ! قبیلہ بنوذ بیان کے بھائی نے ان اشعار کے کہنے میں تم سے پہل کی ہے تو وہ شیخ ہنس پڑا پھر کہا اللہ کی قسم نابغہ میرے لفظوں میں اشعار کہتا تھا میں ابوھادر بن ماہر ہوں پھر اس نے میرے گھوڑے کی گردن پر ٹیک لگائی اور کہا تم نے میرا بچپن یاد دلا دیا ہے اللہ کی قسم یہ اشعار میں نے چار سو سال پہلے کہے ہیں پھر میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اسکا کوئی نام ونشان نہ تھا تو عبدالملک نے اس شخص سے کہا یقیناً تو نے عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ (فوائد التجزی)

جنات نے علم نحو سیبویہ سے پڑھا:

حضرت ابو الحسن بن کیسان سے فرماتے ہیں میں ایک رات سبق یاد کرنے کے لئے جاگتا رہا پھر میں سو گیا تو میں نے خواب میں جنات کی ایک جماعت دیکھی جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر و شاعری میں مذاکرہ کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ہم میں علماء بھی ہوتے ہیں میں نے پوچھا پھر تم نحو کے مسائل میں کن علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا سیبویہ کے پاس۔ (تاریخ خطیب بغدادی)

موصل کا شیطان، ابن درید شاعر کے پاس:

علامہ ابن درید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں فارس کے علاقہ میں اپنے گدھے سے گر پڑا اور ساری رات درد سے کراہتا رہا تو رات کو خواب میں میرے پاس کوئی شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا شراب کے بارے میں کچھ اشعار کہو میں نے کہا کیا ابونواس نے شراب کے بارے میں کہنے والے کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ (جو میں کہوں) اس نے کہا آپ اس سے بڑے شاعر ہیں تو کیا یہ اشعار آپ نے نہیں کہے۔

وخمراء قبل المزج صفراء بعده　　أتت بين ثوبي نرجس وشقائق

حكت وجنة المعشوق حزنا فسلطوا　　عليها مزاجا فاكتست ثوب عاشق

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا شیطان ابوزاجیہ ہوں میں نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا موصل میں۔ (تاریخ ابن نجار)

دو جنتی شیطان:

ابوعلی اشعث رحمۃ اللہ علیہ ایک متروک اور متہم راوی الحدیث ہے اس کی کتاب "کتاب السنن" میں ایک ابیض نامی جن کا ذکر آیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اسناد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شیطان کو ذلیل ورسوا فرمائے (الحدیث) اس حدیث میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا "میرے ساتھ بھی ایک شیطان تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی تو وہ مسلمان ہوگیا اس کا نام ابیض ہے وہ جنت میں ہے ہامہ بن ھیم بن لاقیس بن ابلیس اور ابیض دونوں جنت میں جائیں گے۔ (علامہ ابن حجر الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

کذاب اسود عنسی کے دو شیطان:

حضرت نعمان بن برزخ فرماتے ہیں اسود عنسی کذاب قبیلہ بنو عبس کا ایک آدمی تھا جب اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اس وقت اس کے ساتھ دو شیطان تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شفیق تھا یہ دونوں شیطان لوگوں کے تمام معاملات وواقعات کی اسود عنسی کو اطلاع دیتے تھے (یعنی یہ کذاب اپنے ان دونوں شیطانوں کی شہ پر لوگوں کو گمراہ کرتا اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا) پھر ان دونوں کا قصہ بیان کیا۔ (بیہقی سنن الکبریٰ)

کذاب اسود عنسی کا قصہ (از مترجم):

روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حجتہ الوداع سے واپس تشریف لائے تو بعض اشقیاء وجہال کو دعوائے نبوت کا خبط سمایا چنانچہ مسلمہ بن ثمامہ، اسود بن کعب عنسی، طلیحہ بن خولید اسدی اور ایک عورت جس کا نام سجاح بنت الحارث بن سوید تھا ان لوگوں نے دعوائے نبوت کیا انہیں میں سے اسود عنسی دوسرا مدعی نبوت ہے جو عنس بن قدحج سے منسوب تھا اس کا نام علیہ تھا اور اسے ذوالخمار بھی کہتے ہیں "خمار" کے معنی دوپٹہ کے ہیں چونکہ یہ اپنے منہ پر دوپٹہ ڈالا کرتا تھا اور بعض اس ذوالخمار حاء کے ساتھ بتاتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بتاتے ہیں کہ وہ کہتا تھا جو شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ گدھے پر سوار ہوتا ہے ارباب سیر کہتے ہیں کہ وہ ایک کاہن تھا اور اس سے عجیب وغریب باتیں ظاہر ہوتی تھیں وہ لوگوں کے دلوں کو اپنی چرب زبانی سے گرویدہ کر لیتا تھا اور اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے جس طرح کاہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کو زمانہ کی خبریں لاکر بتاتے ہیں اس ملعون کا پورا قصہ اس کی ابتداء اور انجام کا یہ ہے کہ باذان جو ابنائے فارس سے تھا اور کسریٰ کی جانب سے یمن کا حکم تھا اس نے آخر میں توفیق اسلام پائی اور حضور اکرم ﷺ نے باذان کو صنعا کی حکومت پر یمن میں

برقرار رکھا جب اس نے وفات پائی تو اس کی مملکت کو تقسیم فرما کے کچھ اس کے بیٹے شہر بن باذان کو دیا کچھ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اور کچھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو مرحمت فرمایا پھر اسود عنسی نے خروج کیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے لشکر کے ساتھ اہل صنعا پر غالب آیا اور وہ مملکت اپنے قبضہ وتصرف میں لے لیا شہر بن باذان کو قتل کر دیا اور مرزبانہ جو شہر بن باذان کی بیوی تھی اس کی خواہش کی فردہ بن مسیک نے جو رسول اللہ ﷺ کی جانب سے وہاں کے عامل تھے اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو ایک خط لکھا جس میں تمام حالات اور واقعات کو بیان کیا حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما جو اس نواح میں تھے باہمی اتفاق رائے سے حضرموت چلے گئے جب یہ خبر بارگاہ رسالت میں پہنچی تو اس جماعت کو حضور اکرم ﷺ نے لکھا کہ متفقہ طور پر جس طرح بھی ممکن ہو اسود عنسی کے شر و فساد کے دفع کرنے کی کوشش کرو اور مادہ فساد کا خاتمہ کرو اس پر تمام فرمانبرداران نبوت ایک جگہ جمع ہو گئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا کہ اسود عنسی وہ شخص ہے جس نے تیرے باپ اور تیرے شوہر کو قتل کیا ہے اس کے ساتھ تیری زندگی کیسے گزرے گی؟ اس نے کہلوایا میرے نزدیک یہ شخص مخلوق کا بدترین دشمن ہے اس پر مسلمانوں کی جماعت نے پیغام بھیجا کہ جس طرح تمہاری سمجھ میں آئے اور جیسے بھی ممکن ہو اس ملعون کے خاتمہ کی تدبیر کرو چنانچہ مرزبانہ نے فیروز دیلمی کو جو مرزبانہ کے چچا کا بیٹا اور نجاشی کا بھانجا تھا اور وہ دسویں سال آ کر مسلمان ہو گیا تھا اور ایک اور شخص کو جس کا نام داود یہ تھا آمادہ کیا کہ رات کے وقت دیوار میں نقب لگا کے اسود کی خوابگاہ میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیں جو وہ مقررہ رات آئی تو مرزبانہ نے اسود کو خالص شراب بہت زیادہ پلادی یہاں تک کہ وہ مدہوش ہو کر سو گیا وہ اپنے دروازہ پر ایک ہزار پہرے دار رکھتا تھا فیروز دیلمی نے ایک جماعت کے ساتھ دیوان خانہ میں نقب لگائی اور اس

بد بخت کے سر کو تن سے جدا کر دیا اس وقت بڑی شدید آواز گائے کے ڈکارنے کی طرح اس کے منہ سے نکلی پہریداروں نے جب یہ آواز سنی تو اس کی طرف دوڑے مرزبانہ گھر سے نکل کر ان کے سامنے آ گئی اور کہا خاموش رہو کیونکہ تمہارے نبی پر وحی آ رہی ہے جب صبح ہوئی اور موذن کو اس حالت کی اطلاع ملی تو اس نے اذان میں

''اشھد ان محمد رسول اللہ'' کے بعد'' اشھد ان علیہ کذاب'' بڑھا کر کہا۔

حضور اکرم ﷺ کی رحلت فرمانے کے بعد مدینہ منورہ میں پہنچی لیکن رحلت فرمانے سے ایک دن پہلے واقعہ کی کیفیت وحی کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوگئی تھی اور فرمادیا تھا کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور اسے فیروز نے قتل کیا ہے اور فرمایا فاز فیروز، فیروز کامیاب ہوا۔

بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ اس ملعون کا قتل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوا جبکہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل کو مسلمانوں کی ایک فوج پر امیر مقرر کر کے بھیجا تھا اس واقعہ میں بھی اسود کا قتل فیروز کے ہاتھ سے ہے لیکن اکثر محدثین اور علماء سیر کا خیال وہی ہے جو پہلے مذکورہ ہوا۔ کذافی مدارج النبوۃ۔ (مترجم)

اذان سن کر جنات بھاگ جاتے ہیں:

مطرف بن عبداللہ نیشاپوری ان سے حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کو قبیلہ بنی سلیم کی کان (خزانہ) پر نگران مقرر کیا گیا تھا اور یہ کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے جب حضرت زید رضی اللہ عنہ اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے شکایت کی تو آپ نے اذان دینے کا حکم فرمایا کہ اونچی آواز سے اذان دیں چنانچہ لوگوں نے

ایسا ہی کیا تو یہ مصیبت ٹل گئی۔ (طبقات ابن سعد)

شیطان کا بیٹا روم کا بادشاہ ہوگا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حمل الضان کے ظاہر ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے کسی نے سوال کیا یہ حمل الضان کیا ہے؟ فرمایا ایک آدمی ہے جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا وہ آدمی ملک روم کا بادشاہ بنے گا اور میدان میں پچاس کروڑ فوجیں دریا میں اور پانچ لاکھ فوجیں خشکی میں لائے گا یہاں تک کہ عمق کی سرزمین پر اترے گا۔ (نعیم بن حماد کتاب الفتن)

فائدہ:

اسی سی ملتی جلتی حدیث صحیح مسلم میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ظہور قرب قیامت میں ہوگا مسلمان روم فتح کریں گے پھر شیطان ان میں اعلان کرے گا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا مسلمان یہ خبر سنتے ہی شام پہنچیں گے تو دجال خروج کرے گا مشکوٰۃ باب الملاحم میں تفصیل کے ساتھ حدیث درج ہے وہاں ملاحظ فرمالیں۔
(از مترجم)

دجال شیطانوں میں سے ہوگا:

نعیم اپنی ''سنن'' میں کثیر بن مرہ سے روایت کرتے ہیں دجال انسان نہیں ہوگا بلکہ شیطان ہی ہوگا۔

حیرت انگیز واقعہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ازاد بن ہرمز جب کسریٰ کے فوجی افسر تھے ان سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں ہم کسریٰ کے دروازہ پر اجازت کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ہمیں اجازت ملنے میں دیر ہوگئی اور گرمی سخت تھی اور ہم بے

قرار ہو گئے تھے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا۔

''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَآءُ لَمْ يَكُنْ''

ترجمہ:۔ ''گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے اللہ تعالیٰ نے جو چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔''

پھر قوم میں سے ایک شخص نے کہا سمجھ رہے ہو تم نے کیا کہا؟ اس نے کہا جی ہاں بے شک اللہ تعالیٰ انہی کے کہنے والے سے پریشانی دور فرماتا ہے اس نے مجھ سے کہا کیا میں اس کی وضاحت کے متعلق تم سے بات نہ کروں؟ میں نے کہا بیان کرو اس نے کہا میری ایک نہایت خوب صورت بیوی تھی جب میں سفر سے آتا تو وہ میرے لئے اس طرح سجتی جیسے دلہن شوہر کے لئے سنورتی ہے ایک مرتبہ میں کسی سفر سے واپس آیا تو وہ پراگندہ حال تھی میں نے اس سے کہا اے فلانہ! اس نے کہا جی؟ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا کہ جس طرح تم پہلے میرے لئے سنورتی تھی آج تم میرے لئے نہیں سنوری؟ اس نے کہا تم تو جدا بھی نہیں ہوئے میں نے کہا میں تو ابھی آیا ہوں اس نے اپنی باندی کو پکارا اور پوچھا اے فلانہ! کیا تیرا آقا فلاں سفر پر گیا تھا؟ باندی نے کہا نہیں میں خاموش ہو گیا ابھی میں پھاٹک کے چھوٹے دروازے کے پاس اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ جب میں نے پردہ ہٹایا تو اچانک ایک آدمی نظر آیا اس نے میری طرف اشارہ کیا میں باہر نکلا تو دیکھا کہ وہ میری شکل وصورت میں ہے اس نے کہا میں ایک جن ہوں اور میں تیری بیوی پر فریفتہ ہو گیا ہوں اور میں اس کے پاس تیری صورت میں آتا ہوں وہ اس سے منع نہیں کرتی (اس کے شوہر کی صورت میں ہوتا تھا تو وہ اسے اپنا شوہر ہی سمجھتی تھی اور اس لئے منع نہیں کرتی تھی) لہٰذا تم اختیار کر لو کہ دن کا وقت تمہارے لئے ہوگا اور رات کا وقت میرے لئے ہوگا یا رات تمہاری ہوگی اور دن میرا ہوگا جب وہ جن دور ہوا تو اس نے مجھے گھبرا دیا اور مجھے بے چینی ہوئی تو میں نے کہا کہ دن

تیرے لئے اور رات میری ہوگی اس نے کہا نہیں لیکن میں تم سے بدعہدی نہیں کروں گا اور نہ ہی تم اس کے سوا کچھ دیکھو گے پھر میں نے رات کے متعلق غور کیا اور اس سے مجھے وحشت ہوئی تو میں نے کہا دن میرے لئے ہوگا اور رات تمہاری ہوگی پھر میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرا رہا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور وہ پھاٹک کے چھوٹے دروازے پر رکا رہا جب اس نے میری طرف اشارہ کیا تو میں باہر نکل گیا اور وہ داخل ہوگیا اور وہ میری صورت میں اور میرے تمام ان احوال و گفتار میں تھا جن کو میری بیوی جانتی تھی جب وہ میری بیوی کے پاس گیا تو میرا گمان تھا کہ وہ میں ہی ہوں پھر ہم اسی حال میں ٹھہرے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر ایک دن شام کو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اشارہ کیا تو میں نکل کر اس کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا اے فلاں! آج رات کو تو اپنی بیوی کے ساتھ ہو جا میں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس میں تیرے لئے بہتری ہے میں نے کہا وہ کیسے؟ تو نے مجھے آج کی رات کا کہا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ ہو جاؤں دوسری راتوں کے لئے نہیں کہا کہ تو اپنی بیوی کے ساتھ ہو جا کیا تو نے مجھ سے کبھی کوئی چیز پائی؟ اس نے کہا نہیں میں نے کہا پھر تو نے مجھ سے کیوں کہا؟ اس نے کہا اس رات میں ہماری اس چیز کی باری ہے جو ہم آسمان سے چوری کرتے ہیں میں نے پوچھا کیا تم لوگ آسمان کی باتیں چوری کر سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گے؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا مجھے ڈر ہے کہ تمہارا دل برداشت نہ کر سکے گا میں نے کہا اللہ کی قسم میرا مرتبہ اور مقام کسریٰ کی بارگاہ میں بہادری ہی کی وجہ سے ملا ہے اس نے کہا اچھا تم اسے پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو تم اپنا منہ دوسری طرف کرو چنانچہ میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اچانک وہ خنزیر کی شکل کا ہوگیا اور اس کے دو بازو تھے پھر اس نے مجھ سے کہا چڑھ جاؤ تو میں اس کی پیٹھ پر سوار ہوگیا پھر وہ مجھے آسمان و زمین

کے درمیان لے گیا یہاں تک کہ ہم پہنچ گئے سیدھے کھڑے ہوئے سلم درخت کے مثل تک تو میں ٹھہرا آخری کنارے پر ہم رات کے تھوڑے حصہ تک ٹھہرے تھے کہ اچانک شعلہ نے پہلے کو جلا دیا (جو جن اس سے پہلے چڑھا تھا) پھر پہلے سے نیچے والا چڑھا تو پہلا ٹھہر کر چڑھ کر اس جگہ کھڑا ہو گیا جہاں اس کے آگے والا جن کھڑا تھا پھر سارے جن اس جگہ چڑھ گئے جہاں آگے والا ٹھہرا تھا پہلے والے جن کے نقصان کی وجہ سے تو ہم ویسے ہی تھوڑی دیر ٹھہر گئے اس جن نے مجھ سے کہا تم نے کوئی آواز سنی میں نے کہا ہاں کیوں نہیں اچانک ساتویں آسمان سے آواز آئی سارے آسمان جلاتے ہیں یہاں تک کہ پہلے آسمان تک پہنچ گئے اور کہہ رہا تھا۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شآء اللہ کان ومالم یشآء لم یکن○

ترجمہ:۔ ''گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔''

یہ کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر ان کلمات کی وجہ سے چیخ پڑا، چنانچہ میں اور وہ جن ایک چٹیل میدان میں پڑے تھے جب میں نے دیکھا تو وہ میرے پہلو میں پڑا ہوا تھا یہاں تک کہ فجر روشن ہو گئی پھر میں غمزدہ حالت میں بیٹھ گیا اور میں نے کہا یہ وہی معاملہ ہے جس کا اس نے میرے ساتھ ارادہ کیا کہ وہ مجھے اس چٹیل میدان میں چھوڑ کر چلا جائے گا اور وہ میری بیوی کے ساتھ دن رات دونوں وقت خلوت کرے۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا رہا کہ اچانک کانپ رہا ہے اور بیٹھ گیا گویا وہ جن ہے پھر اس نے مجھ سے کہا اے فلاں! کیا تو نے دیکھا جو آج رات ہمارے پاس پیش آیا؟ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو اپنے دل میں سوچ رہا ہے کہ میں تجھے یہاں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور تیری بیوی سے خلوت کروں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرا مجھ پر حق ہے

اللہ کی قسم میں تیرے ساتھ وعدہ خلافی نہ کروں گا لہٰذا تو اپنا منہ دوسری طرف کر چنانچہ میں نے اپنا دوسری طرف کیا تو وہ خنزیر کی شکل میں ہوگیا جس کے دو بازو وہیں تھے پھر اس نے کہا سوار ہوجا تو میں اس کی پشت پر سوار ہوگیا پھر مجھے کچھ پتہ نہ چلا اور میں اپنے گھر پہ ہوں پھر میں گھر میں داخل ہوا تو میں کچھ بھی نہ جان سکا میں اس دن شام تک اسی عالم میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے مجھے اشارہ کیا کہ میں رات جدا گزاروں یہاں تک کہ اس کی آنکھیں انگارہ ہوگئیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس معاملہ میں کب تک ایسے رہوں کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح دیکھے اور وہ اسے نہ بدل سکے (اپنے آپ کو غیرت دلائی) اللہ کی قسم ضرور بالضرور بات کہوں گا جو میں نے آسمان سے سنی تھی خواہ مجھے مار ڈالے یا میں اسے مار ڈالوں چنانچہ میں نے سکون لیا اور پڑھا۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ ما شآء اللہ کان ومالم یشآء لم یکن ○

ترجمہ:۔ ”گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔“

میں پڑھتا رہا قسم اللہ کی وہ جل کر راکھ ہوگیا پھر میں اس کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ بیس برس تک رہا۔ (ابو نعیم کتاب معرفۃ الصحابہ)

فائدہ:

اس واقعہ کو اختصار کے ساتھ علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے ”کتاب الاشرف“ میں اور ابو عبدالرحمٰن ہروی نے ”کتاب العجائب“ میں حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جو پہلے گزر چکا ہے۔

جنات کی تعداد انسانوں سے زیادہ ہے:

حضرت ابو الاعیس خوانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنوں اور انسانوں کے دس

حصے ہیں تو انسان اس میں سے ایک حصہ ہیں اور نو حصے جنات ہیں۔

(ابن عساکر فی التاریخ)

کعبہ شریف کا طواف کرنے والی جن عورتیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ چند عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہی ہیں جنہوں نے مجھے تعجب وحیرانی میں ڈال دیا جب وہ عورتیں طواف سے فارغ ہوئیں تو وہ اس دروازے سے نکل گئیں جو باب الخذامین سے متصل ہے میں نے دل میں کہا میں ان کے پیچھے جاؤں تاکہ میں ان کے گھر دیکھ لوں چنانچہ وہ چلتی رہیں یہاں تک کہ ایک دشوار گزار (مشکل ترین) گھاٹی میں پہنچیں پھر اس گھاٹی پر چڑھ گئیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی ان کے پیچھے پیچھے اتر گیا پھر وہ ایک ویران جنگل میں داخل ہوگئیں تو میں بھی اس کے پیچھے داخل ہوگیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ابن زبیر! آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں ان سے پوچھا اور آپ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو انہوں نے مجھے تعجب میں ڈال دیا یعنی وہ مجھے انسان کے سوا کوئی اور مخلوق معلوم ہوئیں چنانچہ میں نے ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا انہوں نے کہا یہ ہماری عورتیں تھیں اے ابن زبیر! آپ کیا پسند کریں گے؟ میں نے کہا پختہ تازہ کھجور کھانے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تازہ کھجور کا کہیں نام نشان نہیں ہے لیکن وہ میرے پاس پکی ہوئی تازہ کھجور لے آئے جب میں نے کھالیا تو انہوں نے مجھ سے کہا جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ بچی ہوئی کھجوریں

اٹھالیں اور گھر واپس آ گیا میرا ارادہ تھا کہ یہ کھجور مکہ والوں کو دکھاؤں گا جب میں گھر میں داخل ہوا تو یہ کھجوریں میں نے ٹوکری میں رکھ دیں اور ٹوکری کو صندوق میں رکھ دیا پھر میں اپنا سر رکھ کر سو گیا اللہ کی قسم میں نیند اور بیداری کے عالم میں تھا کہ اچانک گھر میں شور غوغا کی آواز سنائی دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کھجوریں کہاں رکھی ہیں؟ دوسرے نے کہا ''صندوق میں پھر ایک نے کہا صندوق کھولو پھر انہوں نے صندوق کھولا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کھجوریں کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا ٹوکری میں اس نے کہا ٹوکری کھولو انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں کھول سکتے اس لیے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ عزوجل کا نام (بسم اللہ شریف) پڑھ کر بند کیا ہے تو ایک جن نے کہا یہ جس طرح ہے اسی طرح مکمل اٹھالو۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ وہ اس کو اٹھا کر لے گئے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اتنا کسی چیز پر افسوس نہیں کیا جتنا اس پر افسوس کیا کہ ان کو کیسے میں اچھل کر پکڑلوں اس وقت وہ میرے گھر ہی میں تھے۔ (ابن عساکر فی التاریخ)

کیا شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا؟

سوال:

علامہ ابن عقیل علیہ الرحمۃ کہتے ہیں اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود سے بلا واسطہ کلام فرمایا؟

جواب:

اس سلسلہ میں علامہ نے اختلاف فرمایا ہے حق اور صحیح یہ ہے جس پر محققین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس مردود سے براہ راست کلام نہیں فرمایا بلکہ کسی فرشتے کی زبان کے ذریعہ اس سے گفتگو فرمائی اس لئے کہ باری تعالیٰ کا کسی سے کلام فرمانا اس پر رحمت وخوشنودی فرمانے اور اس کی عزت وشان بڑھانے کے لئے ہوتا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے علاوہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اس کلام فرمانے کی وجہ سے فضیلت عطاء فرمائی گئی ہے۔

کیا شیطان فرشتوں میں سے تھا؟

سوال:

علمائے کرام رحمہم اللہ نے شیطان کے احوال کے متعلق اختلاف فرمایا کہ کیا وہ فرشتوں میں سے تھا؟

جواب:

کہا گیا ہے کہ ہاں وہ فرشتوں سے تھا اور منصف علیہ الرحمۃ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فسجدو الاابلیس ابی" (سورہ بقرہ)

"سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا۔"

اس آیت میں "الا" حرف استثناء اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "الا ابلیس" سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس جن میں سے تھا یہ حضرات اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ جنات بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جن کو جنات کہا جاتا ہے جس طرح فرشتوں کی ایک قسم کو کروبیون (اشرف ومقرب ملائکہ) اور دوسری قسم کو روحانیون کہا جاتا ہے۔

شیطان کی حقیقت اور اس کے مردود ہونے کا واقعہ:

علامہ ابن جریر، حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبائل میں سے ایک ایسے قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا ہے ان کو ملائکہ کے درمیان میں جھلسنے والی آگ سے پیدا کیا گیا ابلیس کا نام حارث تھا اور یہ جنت کے دربانوں میں سے ایک تھا اس قبیلہ کے علاوہ تمام فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا وہ آگ کی زبان ہے جب آگ شعلہ زن ہوتی ہے تو وہ آگ کے کنارے ہوتی ہے زمین پر سب سے پہلے جنات ہی رہتے تھے تو ان لوگوں نے زمین پر فساد برپا کیا اور خون بہائے اور ایک دوسرے کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لئے فرشتوں کا لشکر دے کر ابلیس کو بھیجا اس نے جنوں سے قتال کیا یہاں تک کہ جنوں کو سمندر کے جزیروں اور پہاڑوں کے اطراف میں بھگا دیا جب ابلیس نے یہ کیا تو اس کے نفس میں غرور آ گیا اس نے کہا میں نے ایسا کام کیا ہے جو کسی اور نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی پہلے سے اس بات سے باخبر ہے لیکن فرشتوں کو اس کا علم نہ ہو سکا تو جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" یعنی میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے عرض کیا کیا تو زمین میں

ایسے کو نائب بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون ریزیاں کرے جس طرح جنوں نے فساد پھیلایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں ابلیس کے دل میں تکبر اور غرور پر باخبر ہوں جس پر تم (فرشتے) آگاہ نہ ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چپکنے اور بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔ اور آپ کا جسد خاکی چالیس رات تک ابلیس کے سامنے رکھا رہا ابلیس آپ کے پاس آتا آپ کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتا اور منہ سے داخل ہو کر پیچھے سے نکل جاتا اور پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتا پھر کہتا تو کچھ نہیں ہے اگر تو پیدا نہ ہوتا تو کیا حرج تھا اگر مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا تو ضرور بالضرور تجھے ہلاک و برباد کر دوں گا اور اگر مجھے تم پر مسلط کیا گیا تو یقیناً میں تجھے گناہوں میں ملوث کر دوں گا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا اور جو اس کے دل میں تکبر پیدا ہو چکا تھا اس کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا اس سے بہتر ہوں اور عمر میں بڑا ہوں اور طاقتور جسم کا مالک ہوں اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر چھین لی اور ہر قسم کی بھلائی سے محروم و مایوس کر دیا اور اس کو شیطان مردود قرار دیا۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس فرشتوں میں مکرم تھا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابلیس قبیلہ کے اعتبار سے اشراف ملائکہ اور مکرم فرشتوں میں سے تھا یہ جنت کا داروغہ تھا آسمان دنیا کا حکمران تھا مجمع البحرین روم اور فارس بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف جاری تھا اور ایک مغرب کی طرف اور یہ زمین کا بھی حکمران تھا اس لئے اس کے نفس نے اس کو گمراہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے باوجود دیکھ رہا ہے کہ اسے اس درجہ آسمان والوں پر عظیم اور بلند مرتبہ ہے اسی وجہ سے اس کے دل میں

تکبر وغرور آ گیا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے نہیں جانا جب سجدہ کرنے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا تکبر ظاہر فرمادیا اور قیامت تک کے لئے اس کو ملعون قرار دیا۔ (ابن جریر طبری، ابن المنذر)

ابلیس آسمان وزمین کا حکمران تھا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرشتوں کے ایک قبیلہ کا نام جن تھا اور ابلیس بھی انہیں میں سے تھا اور ابلیس آسمان اور زمین کے مابین حکمرانی کرتا تھا جب اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب فرمایا اور اس ابلیس کو شیطان مردود قرار دے دیا۔

(ابن جریر طبری، ابن المنذر، ابوالشیخ کتاب العظمۃ، بیہقی شعب الایمان)

جن کو جن کہنے کی وجہ:

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابلیس کو پہلے آسمان کا ذمہ دار مقرر کردیا گیا اور ابلیس فرشتوں کے اس قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ان کا نام جن اس لئے ہے کہ وہ جنت کا داروغہ وذمہ دار تھا اور یہ ابلیس اپنی حکمرانی کے ساتھ جنت کا داروغہ بھی تھا پھر اس کے دل میں تکبر وغرور آ گیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب کچھ اس لئے عطا فرمایا ہے تاکہ فرشتوں پر میری برتری ظاہر کرے۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس ہوا کے نظام چلانے والے دس فرشتوں میں سے ایک تھا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہوا کا نظام چلانے والے دس فرشتوں میں سے دسواں (ایک) ابلیس تھا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

ابلیس کا اصل نام:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام ”عزازیل“ تھا

اور یہ ابلیس چار پروں والے مقرب فرشتوں میں سے تھا پھر اس کے بعد اللہ کی رحمت سے مایوس و محروم کر دیا گیا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابو المثنی فرماتے ہیں کہ ابلیس کا نام "نائل" تھا جب اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا تو اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کا نام ابلیس اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر قسم کی خیر سے محروم و مایوس کر دیا۔ (ابن جریر طبری)

ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا:

حضرت ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے ابلیس کے متعلق اختلاف کیا تو ان میں سے ایک نے فرمایا کہ ابلیس فرشتوں کے اس قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا۔

(ابن المنذر، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

عبدالرزاق اور علامہ ابن جریر طبری، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان

فسجدو الا ابلیس کان من الجن (سورہ کہف)

ترجمہ:۔ "سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے جو قوم جن سے تھا"

کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ میں سے تھا جس کو جنات کہا جاتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر ابلیس فرشتوں میں سے نہ ہوتا تو اس کو سجدہ کا حکم بھی نہ دیا جاتا یہ پہلے آسمان کا نگران تھا۔

جنات قیامت تک جنتیوں کے زیور بنائیں گے:

ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان۔

فسجدو الاابلیس کان من الجن (سورہ کہف)

ترجمہ:۔ ''سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو قوم جن سے تھا''

کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جنات فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں جو قیامت قائم ہونے تک ہمیشہ جنتیوں کے لئے زیور بناتے رہیں گے۔ (ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس کی شکل تبدیل کردی گئی:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا تو اس کی شکل کو دوسری شکل میں بدل دیا گیا پھر ابلیس نے اس کے لئے آہ وزاری اور فریاد کی اور ایسا رویا کہ دنیا میں قیامت تک کے رونے والوں کو اس میں شمار کیا جاسکتا ہے (یعنی عرصہ دراز تک روتا رہا) راوی کا بیان ہے کہ جب شیطان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں دیکھا تو دوبارہ پھر رویا اور اس کے پاس اس کی ذریت جمع ہوگئی تو ابلیس نے اپنی ذریت سے کہا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شرک میں مبتلا کرنے سے ناامید ہوجاؤ لیکن ان کو ان کے دین کے معاملہ میں فتنہ بازی کرسکتے ہو ان میں نوحہ و ماتم اور شعر و شاعری داخل کرسکتے ہو۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان ابن ابی حاتم، ابوالشیخ)

فائدہ:

مذکورہ بالا تمام روایتوں سے واضح ہوتا ہے ابلیس مردود فرشتوں میں سے تھا جس کے متعلق چند دلائل روایات بھی بیان کی گئیں لیکن علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے نہیں ہے اور ان حضرات کے

دلائل بھی آگے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اور یہی حق وصحیح ہے۔ اور آیت مقدسہ "فسجدو الاابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ" یعنی تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے جو قوم جن سے تھا تو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔ اس پر بین دلیل ہے۔ (از مترجم)

ابلیس کے متعلق دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں سے نہیں ہے:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک پلک جھپکنے بھر کے لئے فرشتوں میں سے نہیں تھا ابلیس جن کا اصل ہے جس طرح انسان کی اصل حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ (ابن جریر طبری، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

ابلیس فرشتہ نہیں تھا:

علامہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس تمام جنوں کا باپ ہے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام انسانوں میں سے ہیں اور انسانوں کے باپ ہیں اور ابلیس جنوں میں سے ہے اور جنوں کا باپ ہے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ)

شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابلیس ان جنوں میں سے ہے جس کو فرشتوں نے دھکا دیا تھا تو بعض فرشتوں نے ابلیس کو گرفتار کرلیا اور آسمان پر لے گئے۔ (ابن جریر طبری، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

علامہ ابن جریر، حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرشتوں نے جنوں سے قتال کیا تو ابلیس کو گرفتار کرلیا گیا اور اس وقت وہ چھوٹا تھا پھر فرشتوں کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔ (ابن جریر طبری)

ابن جابر، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک فرمائے جنہوں نے یہ گمان کیا کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا جبکہ اللہ تعالیٰ

ارشاد فرماتا ہے۔ ''کان من الجن'' یعنی ابلیس جنوں میں سے تھا۔ (ابن المنذر)

شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہیں اللہ رب العزت نے ابلیس کو بھیجا کہ سطح زمین سے میٹھی اور شوریلی مٹی اٹھالا چنانچہ ابلیس لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسی سے پیدا فرمایا اسی وجہ سے ابلیس نے کہا تھا

''اسجد لمن خلقت طیناً'' (سورہ اسراء)

''کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا، جبکہ اس مٹی کو میں ہی لایا تھا۔'' (طبقات ابن سعد، طبری، ابی حاتم)

حضرت آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے

شیطان کا جنت میں دخول

جنت میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن مسعود اور چند صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا

اسكن انت وزوجك الجنة۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ:۔ ''اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔''

تو ابلیس نے ان کے پاس جنت میں جانا چاہا تو جنت کے داروغہ نے روک دیا تو ابلیس سانپ کے پاس آیا اور اس وقت اونٹ کی طرح سانپ کی بھی چار ٹانگیں تھیں اور وہ (سانپ) سب جانوروں سے زیادہ خوبصورت تھا اس سے ابلیس نے بات کی کہ سانپ ابلیس کو اپنے منہ میں داخل کرلے تاکہ وہ اس ترکیب سے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچ جائے چنانچہ سانپ نے اس کو اپنے منہ میں داخل کرلیا اور داروغہ کے پاس سے گزر کر جنت میں داخل ہوگیا اور داروغہ نہ جان سکے کہ اس کام سے اللہ تعالیٰ نے کیا ارادہ فرمایا ہے چنانچہ ابلیس سانپ کے منہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا اے آدم! کیا میں تمہیں جنت کے درخت اور ہمیشہ باقی رہنے والے ملک کا پتہ نہ بتاؤں۔
(ابن جریر، ابن ابی حاتم)

سانپ نے ابلیس کا ساتھ دیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے اپنے

آپ کو زمین کے تمام جانوروں کے سامنے پیش کیا کہ اسے کون اٹھائے گا تا کہ وہ اس جنت میں داخل ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے گفتگو کرے تو سب جانوروں نے اس بات سے انکار کر دیا حتیٰ کہ ابلیس نے سانپ سے بات کی اور اس سے کہا کہ میں تجھے انسان کی ایذا سے بچاؤں گا اگر تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو تو میرے ذمہ میں ہوگا چنانچہ سانپ نے ابلیس کو اپنے دانتوں میں اٹھا لیا (یہاں تک کہ ابلیس سانپ کے منہ میں داخل ہو گیا) پھر ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے سانپ کے منہ سے گفتگو کی یہ سانپ کپڑے پہن کر چار ٹانگوں پر چلتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کا ساتھ دینے کی وجہ سے اسے کپڑا اور ٹانگوں سے عاری (ننگا) کر دیا اور اسے پیٹ کے بل چلنے والا کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لہٰذا سانپ کو جہاں کہیں تم پاؤ اسے مار ڈالو اور اللہ کے دشمن کا اس سے بدلہ چکاؤ۔ (تفسیر عبدالرزاق، ابن جریر)

سانپ کی اصلیت:

حضرت ربیع فرماتے ہیں مجھ سے ایک محدث نے بیان کیا کہ شیطان جنت میں چار ٹانگوں والے جانور کی شکل میں داخل ہوا گویا کہ یہ اونٹ معلوم ہوتا تھا اللہ کی اس پر لعنت ہوئی تو اس کی ٹانگیں گر گئیں اور سانپ بن گیا۔

(ابن جریر طبری)

حضرت ربیع کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابو لعالیہ نے بیان کیا کہ کچھ اونٹ ابتدائے آفرینش میں جن تھے۔

میں تمہارا خیر خواہ ہوں:

حضرت ابی غنم سعید بن احمد بن حمید بن حضرمی سے روایت ہے کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کو جنت میں ٹھہرایا تو حضرت آدم علیہ السلام جنت کی سیر کو نکل گئے ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کی غیر موجودگی کو

غنیمت جانا اور وہاں پہنچ گیا جہاں حضرت حواء موجود تھیں تو اس نے ایسی بانسری بجائی کہ اس جیسی لذت وشہوت اور گیت سننے والوں نے سنی ہی نہیں حتی کہ حضرت حواء کا جوڑ جوڑ حرکت کرنے لگا پھر شیطان نے بانسری نکال دی پھر بانسری کو پلٹ کر دوسری طرف سے دوبارہ بجایا تو رونے اور کسی چیز کے چلانے کی ایسی آواز آئی کہ اس جیسی آواز سننے والوں نے کبھی سنی نہیں گویا ہنگامہ محشر برپا کردیا حضرت حواء نے اس سے فرمایا تو یہ کیا چیز لایا ہے؟ شیطان نے کہا میں نے جنت میں تم دونوں کا مرتبہ ومقام اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری عزت وکرامت کو یاد کیا تو میں تمہارے مرتبہ ومقام سے بہت خوش ہوا اور اس بات کو یاد کر کے کہ تم کو یہاں سے نکال دیا جائے گا تو میں تمہارے حق میں رویا اور غمگین ہوا۔ کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ جب تم دونوں اس درخت سے کھاؤ گے تو مر جاؤ گے اور اس جنت سے نکال دیئے جاؤ گے؟ اے حواء! میری طرف دیکھو جب میں اس درخت سے کھا کر مر جاؤں یا میری شکل صورت کچھ بگڑ جائے تو تم دونوں اس درخت سے مت کھانا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا کہ تم جنت میں ہمیشہ نہ رہنے لگو میں تمہارے لئے قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ (ابن المنذر)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے:

حضرت حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا اس لئے مکروہ فرمایا گیا ہے کہ ابلیس اسی حالت میں زمین پر اتارا گیا۔ شیطان کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔ (ترمذی شریف، ابن ابی شیبہ)

شیطان زمین پر کہاں اتارا گیا؟

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابلیس بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر ''دست میسان'' میں اتارا گیا۔ (ابن ابی حاتم فی التفسیر)

شیطان کے ہاتھ کی نحوست:

حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ گندم تھا تو اس پر ابلیس نے اپنا (منحوس) ہاتھ رکھا دیا چنانچہ اس بد بخت کا ہاتھ جس چیز پر پڑا اس کا نفع ضائع ہو گیا۔

(ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمۃ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت حواء علیہا السلام نے جب بچہ جنا تو ابلیس نے آپ کے گرد چکر لگایا کیوں کہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبدالحارث رکھ دیں تو یہ فوت نہ ہوگا چنانچہ انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا تو وہ زندہ رہا حضرت حواء نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے کہنے سے کیا تھا۔

(احمد، ترمذی، حاکم، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ)

فائدہ:

جب حضرت آدم علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ابلیس نے بچہ کا نام عبدالحارث رکھوایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ہمارا کھلا دشمن ہے چنانچہ اس کا نام بدل دیا گیا۔

(از مترجم)

ابلیس کا انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس آنا

حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ایک بوڑھے کو دیکھ کر پہچان نہ سکے تو پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا، کس لئے داخل ہوا؟ اس نے کہا میں اس لئے داخل ہوا تا کہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو خراب کروں اور ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور بدن آپ کے ساتھ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! یہاں سے نکل جا شیطان نے کہا پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ سے میں لوگوں کو گمراہ وہلاک کرتا ہوں میں ان میں سے تین آپ کو بتادوں گا لیکن دو نہیں بتاؤں گا (لہٰذا آپ مجھے کشتی سے نہ نکالیں) پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ان تین کی ضرورت نہیں اس کو حکم دیں کہ وہ دو چیزیں بیان کرے ابلیس نے کہا میں انہی دو چیزوں سے لوگوں کو ہلاک وگمراہ کرتا ہوں اور وہ چیزیں یہ ہیں جن کو جھٹلایا نہیں جاسکتا (۱) حسد:۔ اسی کی وجہ سے میں ملعون ہوا اور شیطان مردود ہوا (۲) حرص:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے پوری جنت حلال فرمادی (اور حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں ہمیشہ رہنے کی خواہش تھی) اسی حرص کی وجہ سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی طرح ابلیس نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تو اس نے کہا اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور آپ سے کلام فرمایا میں بھی خدا کی مخلوق میں سے ہوں میں نے گناہ کیا ہے اور اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لہٰذا آپ اپنے پروردگار بزرگ و برتر کی بارگاہ میں میری سفارش کریں کہ وہ میری توبہ قبول فرمائے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں نے تیری حاجت پوری کردی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر تو تیری توبہ قبول کرلی جائے گی تو ابلیس تکبر اور غصہ میں آکر کہنے لگا میں نے اس کی زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو اب اس کے مرجانے کے بعد اسے سجدہ کروں۔ پھر ابلیس نے یہ بھی کہا اے موسیٰ! میرے حق میں اپنے رب کے حضور آپ کی سفارش کرنے کی وجہ سے آپ کا مجھ پر کچھ حق ہے لہٰذا آپ تین مواقع پر مجھے یاد کرلیا کریں ہلاکت کی تین ہی جگہیں ہیں۔

(۱) غصہ کے وقت مجھے یاد کریں اس لئے کہ اس وقت میرا چہرا آپ کے چہرے میں ہوگا اور میری آنکھیں آپ کی آنکھوں میں لگی ہوں گی اور میں اس وقت آپ کے خون میں دوڑ رہا ہوں گا۔

(۲) دو لشکروں (اسلام و کفر) کے درمیان جنگ کے وقت بھی مجھے یاد کریں کہ اس وقت بھی میں ہی انسانوں کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کی اولاد بیوی بچے یاد دلاتا ہوں تاکہ وہ پیٹھ دیکھا کر بھاگ جائے۔

(۳) نامحرم عورت کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی آپ گریز کریں کیوں کہ میں اس کا آپ کے پاس اور آپ کا اس کے پاس قاصد بنا ہوتا ہوں۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت نوح علیہ السلام اور شیطان:

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے ابلیس کو کشتی کے پچھلے حصہ میں دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا ابلیس! تو تباہ ہو جا تیری وجہ سے زمین والے غرق ہوئے تو نے ہی ان کو تباہ کیا ہے ابلیس نے کہا پھر میں کیا کروں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تو توبہ کر لے اس نے کہا پھر آپ اپنے پروردگار عزوجل سے پوچھیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صورت یہی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے حضرت نوح علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہو گئی ہے اس نے پوچھا وہ کیا ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر لے اس نے کہا میں نے اس کو زندگی میں سجدہ نہیں کیا تو کیا اب اس کے مرجانے کے بعد اسے سجدہ کروں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

کشتی نوح میں شیطان کیسے داخل ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کشتی نوح میں سب سے پہلے چیونٹی داخل ہوئی اور سب سے آخر میں گدھا داخل ہوا اور ابلیس گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا۔

میں (امام سیوطی) کہتا ہوں ابن جریر اور ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں جانوروں میں سب سے پہلے چیونٹی کو سوار کیا اور سب سے آخر میں گدھے کو جب گدھا داخل ہوا تو گدھے نے اپنا اگلا حصہ کشتی میں داخل کیا تو ابلیس اس کی دم سے لٹک گیا جس کی وجہ سے گدھا اپنے پاؤں اٹھا نہ سکا تو حضرت نوح علیہ السلام اس سے فرمانے لگے تیری خرابی ہو داخل ہو جا تو اس نے پاؤں اٹھائے مگر اٹھا نہ سکا

یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا خرابی ہو پورے طور پر داخل ہو جا اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہو گئے جب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کلمہ فرمایا تو شیطان نے گدھے کا راستہ صاف کر دیا اور گدھا اندر داخل ہو گیا اور شیطان بھی اس کے ساتھ ہی داخل ہو گیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے پوچھا اے اللہ کے دشمن! تجھے کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کیا آپ نے (گدھے سے) نہیں کہا تھا کہ داخل ہو جا اگرچہ تیرے ساتھ شیطان بھی ہو؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا چل میرے پاس سے نکل جا ابلیس نے کہا آپ کو اپنے ساتھ مجھے سوار کرنا لازمی ہے (کیوں کہ مجھے قیامت تک مہلت مل چکی ہے اور اللہ اس طوفانی عذاب سے اس کشتی کے ذریعے بچائے گا) چنانچہ یہ کشتی کی چھت پر سوار ہو گیا۔

شیطان گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گدھے کو کشتی میں سوار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت نوح علیہ السلام نے گدھے کے دونوں کان پکڑے تو ابلیس نے اس کی دم پکڑ لی حضرت نوح علیہ السلام اس کو اپنی طرف کھینچنے لگے اور ابلیس ملعون اسے اپنی طرف کھینچنے لگا تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے شیطان! داخل ہو جا گدھا داخل ہو گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا جب کشتی روانہ ہوئی تو ابلیس اس کی دم میں بیٹھ کر گانے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے فرمایا تیری خرابی ہو تجھے کس نے اجازت دی؟ ابلیس نے کہا آپ نے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا میں نے کب اجازت دی؟ ابلیس نے کہا آپ نے گدھے سے کہا اے شیطان! داخل ہو جا چنانچہ میں آپ کی اجازت سے داخل ہو گیا۔ (ابو الشیخ فی التفسیر)

کشتی نوح کے بانس پر بیٹھ کر شیطان نے نجات پائی:

حضرت عطاء اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابلیس کشتی میں سوار ہونے کے لئے آیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے دفع فرمادیا ابلیس نے کہا اے نوح! مجھے تو مہلت دی گئی ہے اور تمہارا مجھ پر کوئی بس نہیں چل سکتا (آپ مجھے بیٹھنے سے منع نہیں کر سکتے) تو حضرت نوح علیہ السلام نے جان لیا کہ وہ اس بات میں سچا ہے اس لئے حضرت نوح علیہ السلام نے ابلیس کو بیٹھنے کی اجازت دے دی کہ کشتی کے بانس پر بیٹھ جا۔ (ابن عساکر فی التاریخ)

حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے لئے شیطان کا جھگڑا:

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے ساتھ کشتی میں ہر مخلوق کا جوڑا لے لیں اور ایک فرشتہ بھی اپنے ساتھ لے لیں چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے ہر مخلوق سے ایک ایک جوڑا اٹھالیا لیکن انگور باقی رہ گئے تو ابلیس ملعون نے آکر کہا یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرشتہ کی طرف دیکھا (کہ تمہاری کیا رائے ہے؟) فرشتہ نے کہا ابلیس آپ کا شریک وحصہ دار ہے آپ اس سے عمدہ شراکت کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا دوتہائی میرے ہوں گے اور ایک تہائی اس کا ہوگا فرشتہ نے پھر کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے بھی شراکت کا معاملہ کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا آدھ میرا اور آدھہ اس کا ہوگا تو ابلیس نے کہا (نہیں بلکہ) یہ تو سب میرے ہی ہیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرشتے کی طرف دیکھا تو فرشتے نے کہا یہ آپ کا شریک ہے آپ اس سے اچھی شراکت کریں تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا بہت اچھا میرا ایک تہائی ۱/۳ اور اس کا دوتہائی ۲/۳ فرشتے نے کہا آپ نے بہت اچھا کیا آپ محسن ہیں آپ اس کو انگور کی شکل میں کھائیں

گے اور یہ کشمش بنا کر اور جوس بنا کر تین دن تک پیئے گا۔

(ابن ابی حاتم فی التفسیر)

ابن المنذر نے بھی شیخ التابعین حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کی اور آخر میں اتنا اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ اس کو پکائیں گے جس سے دو تہائی خباثت اتر جائے گی اور یہی شیطان کا حصہ ہوگا اور اس کا ایک تہائی جو بچے گا وہ آپ (انسان) پئیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان لعین نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کی لکڑی کے متعلق جھگڑا کیا اور کہا کہ یہ میری ہے اور حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میری ہے تو ان دونوں نے صلح اس پر کرلی کہ اس کا ایک تہائی حضرت نوح علیہ السلام کی ہوگی اور دو تہائی شیطان کی ہوگی۔

(نسائی کتاب الاشربہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شیطان

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں رکاوٹ:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا اخواب دیکھا (انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی وحی کی گئی) تو شیطان نے کہا اگر میں نے ان کو اس موقع پر فتنہ میں نہ ڈالا تو پھر کبھی بھی ان کو فتنہ میں نہیں ڈال سکوں گا چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادے کو ذبح کرنے کے لئے لے کر نکلے تو شیطان حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور پوچھا کہ ابراہیم تمہارے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو اپنے

کسی کام سے لے کر جا رہے ہیں شیطان نے کہا وہ اپنے کسی کام سے نہیں لے گئے بلکہ وہ اسے ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ اپنے صاحبزادے کو کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کا حکم مانا تو یہ انہوں نے بہت ہی اچھا کیا ہے (جب شیطان کی یہاں دال نہ گلی) تو شیطان وہاں سے (نامراد) نکلا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچ کر کہا تمہارے والد تمہیں کہاں لے جا رہے ہیں؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اپنے کسی کام سے لے جا رہے ہیں شیطان نے کہا (نہیں بلکہ) وہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا وہ مجھے ذبح کیوں کریں گے؟ شیطان نے کہا ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کا حکم دیا ہے پھر تو وہ اسے ضرور کریں چنانچہ شیطان انہیں چھوڑ کر بھاگا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گیا اور پوچھا آپ اپنے صاحبزادے کو کہاں لے جا رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ایک کام سے لے جا رہا ہوں شیطان نے کہا آپ اسے کسی کام سے نہیں لے جا رہے ہیں بلکہ آپ اسے ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں اسے کس لئے ذبح کروں گا؟ شیطان نے کہا آپ کا گمان ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے تو میں ضرور کروں گا چنانچہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ دیا اور شیطان اپنی پیروی کرانے سے مایوس ہو گیا۔ (عبدالرزاق، ابن جریر، حاکم، بیہقی شعب الایمان)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت

ابراہیم علیہ السلام کو اپنے صاحبزادے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے بیٹے! چھری لے آؤ شیطان نے کہا یہی وہ وقت ہے کہ میں آل ابراہیم سے اپنی حاجت کو پہنچ سکتا ہوں۔ چنانچہ شیطان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان کے کسی دوست کی شکل میں ملاقات کی اور کہا اے ابراہیم! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کسی کام سے جارہا ہوں شیطان نے کہا اللہ کی قسم آپ نے جو خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے آپ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے جارہے ہیں جبکہ خواب کا حال یہ ہے کہ کبھی غلط ہوتا ہے اور کبھی صحیح ودرست بھی ہوتا ہے اور آپ نے جو خواب دیکھا ہے اس میں کچھ فائدہ نہیں کہ آپ اسماعیل کو ذبح کریں جب شیطان مردود نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذرا برابر نہیں پھسلا سکا تو اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا اے اسماعیل! کہاں جارہے ہیں؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کام سے جارہا ہوں شیطان نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو تمہیں ذبح کرنے لے جارہے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا ان کو میرے ذبح کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ پھر فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ شیطان نے کہا وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے ذبح کریں گے تو میں صبر کروں گا اللہ تعالیٰ اس کے لائق ہے (کہ میں اس کے لئے قربان کیا جاؤں) جب شیطان نے دیکھا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھی ذرہ برابر ٹس سے مس نہ کرسکا تو شیطان حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور پوچھا کہ اسماعیل کہاں جارہے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کے کسی کام کے لئے جارہے ہیں شیطان نے کہا (نہیں بلکہ) وہ تو ان کو ذبح کرنے کے لئے جارہے ہیں حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ شیطان نے کہا وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ذبح کریں گے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام اللہ ہی کے (بندے) ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے لائق ہے جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا پر بھی اس کا کچھ بس نہیں چل سکا (تو مقام منیٰ میں) جمرہ (عقبہ) کے پاس آیا اور غصہ سے اتنا پھولا کہ پوری وادی بند کردی اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ بھی (حضرت جبریل علیہ السلام) تھا فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (شیطان کو) سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر، کہتے رہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے راستہ کشادہ ہو گیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چل کر دوسرے جمرہ (وسطیٰ) کے پاس پہنچے اس وقت بھی شیطان نے غصہ میں پھول کر ساری وادی بند کردی تو فرشتے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر، کہا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے راستہ کشادہ ہو گیا پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چل کر تیسرے جمرہ (اولیٰ) کے پاس پہنچے اس وقت بھی شیطان نے غصہ میں پھول کر ساری وادی بند کردی پھر فرشتے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں ماریئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر، کہتے اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے راستہ کشادہ ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان گاہ تک پہنچ گئے۔

(ابن جریر، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شیطان کو کنکریاں مارنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو منیٰ جاتے وقت شیطان آپ کے سامنے آ گیا اور ان سے سابقت (آگے بڑھنا چاہا) کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سبقت لے گئے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو جمرہ عقبہ لے گئے شیطان رکاوٹ بن کر آ گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور آگے چل پڑے پھر شیطان نے جمرہ وسطیٰ کے پاس آ کر رکاوٹ ڈالی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ شیطان بھاگ گیا۔

(ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی شعب الایمان)

ذبیح کون؟ لاجواب تحقیق از مترجم:

حضرت اسماعیل علیہ السلام قربان ہوئے یا حضرت اسحاق علیہ السلام ''لقط المرجان'' کے بعض نسخوں میں جو روایتیں ہیں ان سے تو یہی ثابت ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے لیکن جو نسخہ میرے پاس ہے جس کا میں ترجمہ کر رہا ہوں اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش فرمائی لیکن نسخہ میں ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کیا گیا اور انہیں حضرت سارہ کا بیٹا بتایا گیا جبکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں مختلف کتب کے حوالہ سے حضرت عمر بن خطاب ، حضرت عباس ، حضرت مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں بعض میں حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر ہے اور بعض میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح بیان کیا گیا ہے

تابعین میں حضرت کعب، سعید بن جبیر مجاہد، قاسم بن یزید، مسروق، قتادہ، عکرمہ، وہب بن منبہ، عبید بن عمیر عبدالرحمٰن بن یزید، قاسم بن حنبل اور ابن شہاب زہری وغیرہم بھی حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح مانتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے علامہ سہیلی فرماتے ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح ہونے میں شک ہی نہیں ہوسکتا لیکن علماء کا ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے اس کے قائل حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت سعید بن المسیب امام شعبی محمد بن کعب قرظی ہیں حضرت عمر بن العزیز اور عمرو بن العلاء سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ذکر میں ایک مقام پر فرمایا ُالیق باسما عیل لان اول ولد له الخ اس بحث کے آخر میں فرمایا:

والتوقف عندی خیر من هذا القول والذی امیل انا الیه انه اسما عیل علیہ السلام بناء علی ان ظاهر الایه تقتضیه وانه المروی عن کثیر من ائمه اهل البیت ولم اتیقن صحه حدیث مرفوع یقتضی خلاف ذلك وحال اهل الکتاب لا یخفی علی ذوی الالباب

حاصل کلام یہ ہے کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہتر ومناسب یہی ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لئے لے گئے تھے اس لئے کہ آیت کا ظاہر بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور فرماتے ہیں میرا خود اسی طرف میلان ہے۔ (روح المعانی، ج ۲۳)

دیگر دلائل:

حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں جمہور علماء کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی قربانی ہوئی ذبیح اللہ یہی ہیں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کعبہ

معظمہ کی تعمیر انہوں نے ہی کی، آب زمزم انہیں کے قدم مبارک کے نیچے سے جاری ہوا، مکہ معظمہ انہیں کے سبب آباد ہوا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے نبی سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کی نسل پاک سے پیدا ہوئے، یہ تمام یادگاریں حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی سے متعلق ہیں کہ مسلمان روزانہ پانچ وقت انہیں کے تعمیر کئے ہوئے کعبہ معظمہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں انہیں کی قربانی کے سبب ہر سال دنیا کے لاکھوں مسلمان بے شمار جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمان ہر سال مکہ شریف حاضر ہو کر ان کے بنائے ہوئے کعبہ معظمہ کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کرتے اور اس کا طواف کرتے ہیں صفا و مروہ کے درمیان ان کے لئے پانی کی تلاش میں انہی کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے سعی کرنے کی وجہ سے تمام حجاج کرام سعی کرتی ہیں اور سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لئے اہل اسلام جوق در جوق دنیا کے گوشے گوشے سے پہنچتے ہیں۔ اور قربانی کس کی ہوئی بیشک یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں یا حضرت اسحٰق علیہ السلام لیکن دلائل کی قوت اس پر دال ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں یہ مسئلہ اہل کتاب اور اہل اسلام کے درمیان بھی مختلف فیہ ہے یہود و نصاریٰ اور کچھ اہل اسلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ نہیں تسلیم کرتے بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں لیکن جمہور اہل اسلام کے نزدیک قربانی کا عظیم واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی سے متعلق ہے نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے جس کی تفصیل قرآن کریم میں اللہ ب العزت جل مجدہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

ترجمہ:۔ "اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے! میں

نے خواب میں دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی حوصلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی حوصلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں (لائق) میں۔

(سورۃ الصفت، آیت ۹۹ تا ۱۱۲۔ ترجمہ کنز الایمان)

ان آیات بینات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جو دعا سے پیدا ہوئے وہی ذبح اللہ ہیں مگر ان کا نام مذکور نہیں البتہ واقعہ کی تفصیل کے بعد حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت ہے اس لئے کچھ اہل اسلام بھی حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دیتے ہیں لیکن جمہور اہل اسلام جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ مانتے ہیں ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''انا ابن الذبیحین ''یعنی میں دو ذبیح کا بیٹا ہوں

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی اور ایک اعرابی نے حضور کو ''یا ابن الذبیحین'' کہہ کر پکارا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا''اخرجہ الحاکم'' جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ''ابن الذبیحین''. کی وجہ دریافت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ ایک ذبیح تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ہمارے آبائی کرام میں سے ہیں اور دوسرے ذبیح ہمارے والد ماجد حضرت عبداللہ ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب نذر پوری کرنے کے لئے انہیں ذبح کرنے چلے تو سو اونٹ کے فدیہ سے ان کی جان بچی اس طرح میں ''ابن الذبیحین'' ہوں۔ (تفسیر کبیر)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام

(۲) حضرت اصمعی نے حضرت ابو عمرو بن العلا سے دریافت کیا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں یا حضرت اسحٰق علیہ السلام تو انہوں نے فرمایا اے اصمعی! تمہاری عقل کہاں ہے؟ حضرت اسحٰق علیہ السلام مکہ میں کب تھے وہ تو ملک شام میں تھے مکہ مکرمہ میں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی تھے انہوں نے اپنے باپ کے ساتھ کعبہ معظمہ کی تعمیر فرمائی اور قربان گاہ بھی مکہ مکرمہ ہی میں ہے۔ (تفسیر کبیر، معالم التنزیل) ثابت ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اسمعیل وادریس وذالکفل کل من الصبرین (سورہ الانبیاء)

ترجمہ:۔ ''اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل وہ سب صبر والے تھے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کو صابر فرمایا کہ انہوں نے ذبح پر صبر کیا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کو کہیں صابر نہ فرمایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

واذکر فی الکتب اسمعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا○ (سورہ مریم)

ترجمہ:۔ ''اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور

رسول تھا غیب کی خبریں بتایا۔"

یعنی وہ وعدہ کے سچے ہیں کہ انہوں نے ذبح پر صبر کرنے کا جواپنے باپ سے وعدہ کیا تھا اس کو پورا فرمایا اس لئے تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام۔

(۴) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فبشر ناھا باسحق ومن ورآء اسحق یعقوب○ (سورہ ھود)

ترجمہ:۔"تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی۔"

اس آیت کریمہ میں حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت کے ساتھ ان سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بھی خبر دی گئی ہے تو اگر حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بارے میں ذبح کا حکم مان لیا جائے تو یہ دو حال سے خالی نہیں یا تو ذبح کا حکم حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہوا یا بعد میں اگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ذبح کا حکم مانا جائے تو صحیح نہیں اس لئے کہ جب ان کی ولادت کی خبر پہلے دی جا چکی ہے تو بیٹے کی پیدائش سے پہلے باپ کو ذبح کا حکم دینا وعدہ الٰہی کے خلاف ہوگا جو باطل ہے اور اگر حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے باپ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے لئے ذبح کا حکم مانا جائے تو یہ بھی باطل ہے اس لئے کہ آیت کریمہ۔

فلما بلغ معه السعي قال یبنی انی اری فی المنام انی اذبحك○ (سورہ الصفت)

ترجمہ:۔"پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔"

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ذبح کا واقعہ بیٹے کی کم عمری

میں ہوا لہٰذا حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دینا صحیح نہیں۔

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کی۔

رب هب لي من الصلحين (سورہ الصفت)

ترجمہ:۔ ''اے میرے پروردگار مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔''

اس سے معلوم ہوا کہ دعا کے وقت کوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے کہ طلب حاصل محال ہے اگر دعا کے وقت کوئی اولاد ہوتی تو یوں فرماتے کہ پروردگار مجھے دوسری اولاد عطا فرما لہٰذا معلوم ہوا کہ دعا پہلے بیٹے کے لئے تھی اور سب مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام سے پہلے پیدا ہوئے۔ (تفسیر کبیر)

اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دونوں صاحبزادوں کی پیدائش پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر پہلے کیا اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کا ذکر بعد میں چنانچہ سورہ ابراہیم میں ہے۔

الحمد لله الذي وهب لي على الكبر اسمعيل واسحق ○

(سورہ ابراہیم)

تفسیر جلالین میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اس وقت پیدا ہوئے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی اور جب آپ کی عمر ۱۱۲ سال ہوئی تو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب ۱۱۷ برس کی ہوئی تو حضرت ابراہم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی گئی۔

اور تفسیر کبیر میں ہے بعض لوگوں کے نزدیک حضرت اسماعیل علیہ السلام ۹۹ سال اور حضرت اسحٰق علیہ السلام ۱۱۲ سال کی عمر میں پیدا ہوئے اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۶۴ برس ہوئی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے

اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی پیدائش ۹۰ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام ایک سوسترہ سال کی عمر کے بعد ہی پیدا ہوئے ہیں۔

الحاصل ان اقوال میں اگرچہ سال کے تعین میں اختلاف ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پہلے پیدا ہوئے یعنی ان کی ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے ہوئی بلکہ اسی وجہ سے ان کا نام اسمٰعیل رکھا گیا جیسا کہ تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اولاد کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے "اسمع یاایل، یعنی اے اللہ تعالیٰ! سن لے اس لئے کہ 'ایل، سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی اور صاحبزادے پیدا ہوئے تو ان کا نام وہی دعا کا جملہ 'اسمع یاایل، رکھا گیا جو کثرت استعمال سے اسمٰعیل ہوگیا اور تورات شریف میں ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام دعوت ابراہیم ہیں یعنی حضرت ابراہیم کی دعا سے پیدا ہوئے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اسماعیل رکھا کیونکہ عبرانی زبان میں اسمٰعیل دو لفظوں سے مل کر بنا ہے اسمع اور ایل اسمع کے معنی سننا اور ایل کی معنی اللہ۔

(تکوین اصحاح، ۱۵۔۱۷۔۱۸)

ان دلائل سے آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہوگیا کہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ۔

رب هب لى من الصلحين فبشر نه بغلم حليم ○

حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کے متعلق ہے پھر اس کے فوراً بعد ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

فلما بلغ معه السعى ○

سے واقعہ ذبح کا بیان اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ ذبیح اللہ حضرت

اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب سے پہلی اولاد ہیں اور قربانی کے وقت تک بھی اکلوتے ہی رہے اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق آپ حضرت اسحٰق علیہ السلام سے تیرہ سال بڑے تھے اور دوسری روایتوں کے لحاظ سے اٹھارہ (۱۸) یا چھبیس (۲۶) سال بڑے تھے تورات میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کی قربانی کا حکم ہوا تھا اس کے بارے میں تصریح تھی کہ وہ اکلوتا ہو اور محبوب ہو۔ (تکوین اصحاص، ص ۲۲ آیت ۱۲)

(۶) حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بشارت سورہ حجر میں 'غلم علیم' کے ساتھ ارشاد ہے 'انا نبشرك بغلم علیم' یعنی ہم آپ کو علم والے بچے کی بشارت دیتے ہیں اور سورہ ذاریات میں ہے فرشتوں نے ان کی ولادت کی بشارت ''غلم علیم'' کے ساتھ دی ارشاد ہے۔

وبشروه بغلم حلیم (سورہ الذریت) یعنی فرشتوں نے انہیں علم والے بچے کی بشارت دی مگر جس بچے کی قربانی ہوئی اس کی بشارت 'غلم علیم' کے ساتھ ارشاد ہے ''فبشرنه بغلم حلیم'' (سورہ الصفت) یعنی ہم نے اس کو متحمل مزاج بچے کی بشارت دی ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام صفت علم سے متصف (تعریف کئے گئے) ہوئے اور دوسرے صاحبزادے جن کی قربانی ہوئی وہ صفت حلم سے متصف (تعریف کیے گئے) ہوئے لہٰذا حضرت اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ قرار دینا صحیح نہیں۔

(۷) سورہ الصافات کی آیات میں واقعہ ذبح سے پہلے فرمایا۔

فبشرنه بغلم حلیم ○

پھر اس کے بعد فرمایا

وبشرنه باسحق نبیا من الصلحین (سورہ صفت)

یعنی دوسری آیت کا پہلی آیت پر عطف (پھیرا) ہے اور معطوف (پھیرا

ہوا) ومعطوف علیہ (جس پر پھیرا گیا ہو) میں مغائرت ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ ذبح کا واقعہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے سوایعنی دوسرے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے متعلق ہے۔

(۸) جو مینڈھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ فدیہ میں ذبح کیا گیا تھا اس کی سینگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے قبضہ میں تھی جو کعبہ مقدسہ میں لٹکائی ہوئی تھی۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یزیدی حملہ سے جل گئی اس کے بارے میں اخبار کثیرہ ہیں۔ (تفسیر کبیر)

حضرت شعبی نے فرمایا کہ مینڈھے کی سینگ ہم نے کعبہ مقدسہ میں لٹکی ہوئی دیکھی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابتدائے اسلام میں مینڈھے کا سر اپنی دونوں سینگوں کے ساتھ کعبہ مقدسہ میں لٹکا ہوا تھا جو سوکھا ہوا تھا۔

(تفسیر خازن ومعالم التنزیل)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں اور حضرت اسحٰق علیہ السلام ذبیح اللہ ہوتے تو مینڈھے کے سینگ ملک شام میں ان کی اولاد بنی اسرائیل کے قبضہ میں ہوتی۔

(۹) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل اور ان کی ملت کے متبعین میں قربانی کی متعدد یادگاریں آج تک پائی جارہی ہیں تو رات میں ہے کہ جو بچہ اللہ تعالیٰ کی نذر کردیا جاتا اس کے سر کے بال چھوڑ دیئے جاتے پھر معبد (عبادت خانہ) کے پاس مونڈے جاتے تھے۔ (قضاۃ اصحاح،۱۳۔۱۴) تو مسلمان حج وعمرہ کا احرام باندھتے ہی بال کے مونڈنے، کترنے اور اکھاڑنے سے رک جاتا ہے پھر حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد ہی مونڈاتا یا کترواتا ہے۔

اور توراۃ ہی میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

قربانی کا حکم دینا چاہا تو پکارا اے ابراہیم! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا میں حاضر ہوں (تکوین اصحاح ۲۲، آیت ۱) تو مسلمان حج یا عمرہ کا احرام باندھتے ہی پکارتا رہتا ہے "لبیك لبیك" یعنی میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ اور صاحبزادے کے بدلے جانور ذبح ہوا تو حج قران وتمتع کرنے والوں پر اور چند شرطوں کے ساتھ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر ہر سال قربانی واجب کی گئی۔ حدیث شریف میں ہے "سنة أبیکم ابراهیم" یعنی قربانی تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

قربانی کی یہ تمام یادگاریں مسلمانوں میں ہی پائی جاتی ہیں نہ کہ بنی اسرائیل میں اگر حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی ہوئی ہوتی تو اس کی یادگاریں بنی اسرائیل میں ضرور پائی جاتیں معلوم ہوا کہ ذبیح اللہ حضرت اسحٰق علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور ذبح کا واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کے ساتھ پیش آیا اور بنی اسرائیل صرف بغض وعناد میں ان کے ذبیح ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۰) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذبح کے واقعہ میں ارشاد فرمایا: "فلما أسلما" یعنی جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن جھکائی "اسلما" کا مقصدر "الاسلام" (اسلما اسلام سے بنا ہے) جس کے معنی فرمانبردار ہونا، کسی کی بات ماننا کے ہیں تو ذبح کا حکم دونوں کے مان لینے کو اللہ رب العزت نے "اسلما" سے تعبیر فرمایا یعنی ان دونوں کو مسلم قرار دیا پھر اس عظیم کارنامہ کے صلہ میں ان کے وارثین وتبعین کا نام مسلمان رکھا اور یہی اعزازی نام نسلاً بعد نسل چلا آ رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: هو سمكم المسلمين من قبل وفي هٰذا۔ (سورۂ حج)

تفسیر جلالین میں ہے "أي قبل هذا الكتاب وفي هذا القرآن" لہٰذا اس آیت کریمہ کا مطلب وخلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کتاب سے پہلے اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا لہٰذا قربانی کے اعزاز میں ملا ہوا

خطاب ''مسلمان'' جن کے وارثین و متبعین کا ہوا وہی ذبیح اللہ ہیں اور وہ ذبیح اللہ نہیں ہیں جن کے وارثین و متبعین اپنے آپ کو بنی اسرائیل اور یہود و نصاریٰ وغیرہ دوسرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

ان دلائل قاہرہ و باہرہ سے یہ مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح وعیاں ہو گیا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔ (تحقیق لاجواب ختم ہوئی از مترجم)

شیطان زمین میں دھنس گیا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

یعنی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر جمرۂ عقبہ کے پاس گئے تو شیطان سامنے آیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کو جمرۂ وسطیٰ کے پاس لے آئے پھر یہاں بھی شیطان آیا پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کو ایک اور جمرہ (جمرۂ اولیٰ) کے پاس لائے پھر شیطان آیا پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو کنکریاں مارتے ہو اور ملت ابراہیم کی اتباع کرتے ہو)۔ (مسند احمد)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے شیطان:

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کہیں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ابلیس ملعون آیا اور اس نے رنگ برنگا لباس یا ٹوپی پہن رکھی تھی (برنس کے معنی وہ لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی اور اس لباس کو بھی کہتے ہیں جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ

کام کرتا ہے) جب ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی اور آپ کے پاس آ کر کہا "السلام علیك یاموسی" حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا ابلیس۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے زندہ نہ چھوڑے تم یہاں کیوں آئے ہو؟ ابلیس نے کہا اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کی بڑی قدرو منزلت ہونے کی وجہ سے میں آپ کو سلام کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کیا چیز تھی جو میں نے تجھ پر دیکھی تھی؟ ابلیس نے کہا اسی کے ذریعہ میں انسانوں کے دل اچک لیتا ہوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا انسان کا وہ کونسا کام ہے جب وہ کرتا ہے تو انسان پر اغلاب ہو جاتا ہے؟ ابلیس نے کہا وہ جب خود پسندی میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے علم کو بہت اچھا سمجھنے لگتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ میں آپ کو تین چیزوں سے ڈراتا ہوں۔

(۱) وہ عورت جو آپ کے لئے حلال نہیں اس (غیر محرم عورت) سے خلوت نہ کریں کیوں کہ جب کوئی شخص نامحرم عورت سے خلوت کرتا ہے تو میں اس وقت موجود ہوتا ہوں اور اس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں۔

(۲) جب آپ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کریں تو آپ اس کو پورا کیا کریں اس لئے کہ جب کوئی شخص اللہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کو ایفائے عہد سے پھیر دیتا ہوں۔

(۳) اور جب کوئی صدقہ نکالیں تو اسے خرچ کر دیا کریں اس لئے کہ جب کوئی شخص صدقہ نکالے اور خرچ نہ کرے (مستحق کو ادا نہ کرے) تو میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اسے خرچ کرنے سے پھیر دیتا ہوں۔ پھر ابلیس منہ پھیر کر تین مرتبہ اسے خرابی ہو؟ اسے خرابی

ہو کہتا ہوا چلا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ وہ کیا چیز ہے جس سے انسان کو بچنا چاہیے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور شیطان کی مکاری:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ ابلیس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت آیا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب عزوجل سے مناجات فرمارہے تھے فرشتے نے ابلیس سے کہا تجھے خرابی وتباہی ہو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا چاہتا ہے وہ بھی اس حالت میں جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کررہے ہیں؟ ابلیس نے کہا میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو میں نے ان کے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے چاہا تھا جب وہ جنت میں تھے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت ذوالکفل علیہ السلام اور شیطان:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبیوں میں سے کسی ایک نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو غصہ نہ ہونے کی ذمہ داری اور میرے ساتھ میرے درجہ کو پہنچ جائے اور میرے بعد میری قوم میں میرا جانشین بن جائے؟ اس جماعت میں سے ایک نوجوان نے عرض کیا میں ضمانت دیتا ہوں اس نبی علیہ السلام نے پھر یہ سوال دوبارہ پوچھا تو اسی نوجوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں اس نبی علیہ السلام نے پھر تیسری بار وہی سوال پوچھا اس مرتبہ بھی اسی نوجوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں چنانچہ جب ان نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو وہی نوجوان ان کی جگہ پر فائز ہوئے (خلیفہ ہوئے) تو ان کے پاس ابلیس آیا اور ان کو غصہ دلانے کے لئے اور ان سے مدد حاصل کرنے کے لئے کہا تو ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ جاتا ہوں۔ پھر واپس آکر اس نے اس نوجوان کو خبر دی کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا ابلیس پھر آیا اور نوجوان کے

پاس کھڑا ہو گیا تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا (اور غصہ نہیں کیا) اور شیطان ان کے پاس چپکے سے کھسک گیا اسی واقعہ کی وجہ سے آپ کا نام ذوالکفل رکھا گیا کیونکہ آپ نے غصہ ظاہر نہ کیا۔

(ابن ابی الدنیا ذم الغضب، ابن جریر، ابن امنذر، ابن ابی حاتم)

حضرت ایوب علیہ السلام اور شیطان:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھا اور عرض کیا اے پروردگار! مجھے حضرت ایوب علیہ السلام پر مسلط کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے ان کے مال اور اولاد پر مسلط کر دیا لیکن تجھے ان کے جسم پر مسلط ہونے کی اجازت نہیں۔ پس ابلیس آسمان سے نیچے اترا اور اپنے لشکر کو جمع کیا اور اپنی فوج سے کہا مجھے حضرت ایوب علیہ السلام پر مسلط کیا گیا ہے اب تم مجھے اپنا تسلط دکھاؤ تو وہ ساری فوج پہلے تو آگ ہوگئی پھر وہ مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک پانی پانی ہوگئی پھر ابلیس نے انہی میں سے ایک گروہ کو حضرت ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف بھیجا اور ایک گروہ کو ان اونٹوں کی طرف اور ایک گروہ کو ان کی گائیوں کی طرف اور ایک گروہ کو ان کی بکریوں کی طرف۔ اور کہا حضرت ایوب (علیہ السلام) تم سے صبر ہی کے ذریعہ محفوظ رہ سکتے ہیں چنانچہ شیطانوں نے حضرت ایوب علیہ السلام پر یکے بعد دیگرے مصیبت پر مصیبت ڈھائی پس کھیتی والا شیطان آپ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ایوب (علیہ السلام) کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کی کھیتی پر آگ بھیج دی جس نے اس کو جلا کر راکھ کر دیا پھر آپ کے پاس اونٹوں والا شیطان آیا اور کہا اے ایوب! کیا آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کے اونٹوں پر دشمن بھیج دیئے جو لے کر بھاگ گئے پھر گایوں اور بکریوں والا شیطان آیا اور کہا اے ایوب! آپ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا جس نے آپ کی بکریوں پر دشمن بھیج دیا جو ان کو لے

بھاگ گئے اور اب حضرت ایوب علیہ السلام اپنی اولاد کیلئے اکیلے رہ گئے پھر ابلیس نے آپ کی اولاد کو سب سے بڑے مکان میں جمع کیا ابھی وہ کھانے پینے میں مشغول تھے کہ اچانک ایک ایسی ہوا چلائی جس نے گھر کے ستون اکھیڑ دیئے اور مکان کو ان کے اوپر گرا دیا پھر شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا اس کے کانوں میں بالیاں تھیں اس نے کہا اے ایوب! (علیہ السلام) آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا اس نے آپ کے بیٹوں کو بڑے مکان میں جمع کیا اور وہ کھانے پینے میں مشغول ہوئے تو اچانک ایک ایسی ہوا چلائی جس نے مکان کے ستون تک اکھاڑ دیئے اور اس کو ان کے اوپر گرا دیا اگر آپ ان کو کھانے پینے اور خون میں لت پت دیکھتے تو آپ کا کیا حال ہوتا؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے؟ ابلیس نے کہا اس وقت میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا پھر تم کیسے بچ گئے؟ ابلیس نے کہا بس بچ گیا حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا تو شیطان ہے پھر حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا آج میں ایسی حالت وکیفیت میں ہوں جس دن میری والدہ نے مجھے جنا تھا پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنا سر منڈوایا پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے تو ابلیس (اپنی نامرادی وناکامی اور حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر پر) اتنا رویا کہ اس کے رونے کی آواز آسمان اور زمین والوں نے سنی پھر شیطان آسمان کی طرف چڑھا (اس زمانہ میں شیطان کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی) اور کہا اے میرے رب! وہ تو مجھ سے بچ نکلے لہٰذا تو مجھے اس پر مسلط ہونے کی اجازت دے دے اس لئے کہ میں ان پر تیری اجازت کے بغیر غالب نہیں آ سکتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا میں نے ان کے جسم پر بھی تجھے مسلط ہونے کی اجازت دے دی ہے لیکن ان کے دل پر میں نے تجھے تسلط نہیں دیا چنانچہ شیطان پھر اترا اور آپ کے قدموں کے نیچے ایک پھونک ماری تو آپ کے پیروں سے لے کر سر تک زخم ہی زخم ہوگیا سارا بدن

پھوڑا پھوڑا ہو گیا (اور آپ زمین پر گر گئے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ ظاہر ہو گیا آپ کی زوجہ آپ کی خدمت کرتی تھی ایک دفعہ انہوں نے عرض کیا اے ایوب علیہ السلام! اللہ کی قسم مجھے خدمت اور فاقہ سے بڑی دشواریاں ہو رہی ہیں میں نے اپنا سب سامان بیچ کر خرچ کر دیا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو ہم ستر سال تک نعمتوں میں سرفراز رہے اب صبر کرو تاکہ ہم دکھ میں بھی ستر سال گزار لیں چنانچہ آپ نے اس دکھ اور مصیبت کے امتحان میں بھی ستر سال گزار دیئے)۔

(امام احمد کتاب الزھد، ابن ابی حاتم فی التفسیر)

حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف سے شیطان خوش ہوتا:

حضرت طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ابلیس لعین نے کہا مجھے (حضرت) ایوب (علیہ السلام) سے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے میں خوش ہوتا سوائے اس کے کہ جب میں ان کے درد سے کراہنے کو سنتا تو میں جان لیتا کہ میں نے ان کو بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔

(عبداللہ بن احمد کتاب زوائد الزھد، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی اور شیطان کی مکاری:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے پوچھا یہ مصیبت آپ لوگوں کو کیسے پہنچی؟ حضرت ایوب علیہ السلام کی اہلیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ابلیس نے کہا تم میرے پیچھے آؤ وہ اس کے پیچھے گئی تو ابلیس نے ان کو وہ سب چیزیں ایک وادی میں اکٹھا دکھائیں اور کہا تم مجھے صرف سجدہ ہی کر دو تو میں یہ سب چیزیں تمہیں واپس کر دوں گا انہوں نے فرمایا میرے شوہر بھی ہیں میں ان سے ان کی اجازت لے لوں تب سجدہ کروں گی چنانچہ انہوں نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بتایا تو حضرت

ایوب علیہ السلام نے فرمایا ابھی تک وہ گھڑی نہیں آئی کہ تو جان لے کہ وہ شیطان ہے اگر میں شفایاب ہوا تو تجھے اس کے بدلہ میں سو درّے ماروں گا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام احمد "الزہد" میں اور عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ابلیس ملعون راستہ میں بیٹھا صندوق کھول کر لوگوں کا علاج کرنے لگا (ایک دن اس سے) حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے کہا اے اللہ کے بندے! یہاں پر ایک آدمی ایسی ایسی بیماری میں مبتلاء ہے تو کیا تم اس کا بھی علاج کرو گے؟ ابلیس نے کہا ضرور کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر میں نے اس کو اچھا کر دیا تو تم صرف اتنا کہہ دینا کہ تو نے اس کو شفا دے دی اس کے علاوہ میں تم سے کوئی اور اجرت نہیں لوں گا تو وہ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے ذکر کیا تو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا تم پر افسوس ہے وہ تو شیطان ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں تمہیں سو درّے ماروں گا (کہ شیطان کے بہکاوے میں کیوں آئی)۔

حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا دینے والے شیطان کا نام:

نوف بکالی کہتے ہیں جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی اس کا نام مسوط اور ایک نسخہ میں سیوط ہے۔ (ابن ابی حاتم)

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اور شیطان:

حضرت وہیب بن الورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں خبر پہنچی کہ ابلیس ملعون حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور کہا کہ میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کر سکتا بلکہ تو مجھے انسانوں کے متعلق کچھ خبر دے؟ ابلیس نے کہا ہمارے نزدیک

انسانوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) انسانوں کی پہلی قسم تو یہ ہے کہ وہ ہم پر سب سے زیادہ گراں ہیں ہم ان کو گناہ میں مبتلا کر کے خوش ہوتے ہیں پھر وہ وقت نکال کر استغفار اور توبہ کر لیتے ہیں تو وہ ہماری تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں پھر ہم دوبارہ انہیں گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں تو وہ پھر مبتلا ہو جاتے ہیں اس طرح ہم ان سے کبھی مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنا مقصد بھی حاصل نہیں کر پاتے ہم اس قسم کے انسانوں کے گمراہ کرنے کی فکر میں لگتے رہتے ہیں۔

(۲) انسانوں کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں اس گیند (فٹ بال) کی طرح ہے جو تمہارے بچوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ہم جیسے چاہتے ہیں ان کا شکار کر لیتے ہم ان کے دلوں کیلئے کافی ہوتے ہیں۔

(۳) انسانوں کی تیسری قسم وہ ہے جو آپ جیسے حضرات کی طرح معصوم ہوتے ہیں ہم ان میں سے کسی پر ذرہ برابر بھی قابو نہیں پا سکتے۔ اس کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے کبھی مجھ پر بھی قدرت پائی؟ ابلیس نے کہا ایک مرتبہ کے سوا کبھی قدرت نہیں پائی اور وہ اس طرح کہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو میں آپ کی اشتہاء (بھوک) بڑھاتا رہا اور آپ نے اپنی خواہش سے زیادہ کھا لیا اس کے نتیجہ میں آپ اس رات سو گئے اور جس طرح آپ نماز کیلئے قیام کیا کرتے تھے اس رات قیام نہ کر سکے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا اب تو مجھ پر لازم ہو گیا کہ میں اب کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا ابلیس نے کہا اب آپ کے بعد کسی نبی کو میں کبھی نصیحت نہیں کروں گا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

خواہشات شیطان کا پھندا ہے:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں اطلاع پہنچی کہ ابلیس، حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے سامنے ظاہر ہوا آپ نے اس پر ہر چیز کا بوجھ لدا ہوا دیکھ کر پوچھا اے ابلیس! یہ بوجھ کیسا ہے جو میں تیرے اوپر دیکھ رہا ہوں؟ ابلیس نے جواب دیا یہ وہ خواہشات ہیں جن کے ذریعہ میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اس میں میرے لئے بھی کوئی ہے؟ (ان میں سے کسی چیز کی خواہش کر سکتا ہوں۔) ابلیس نے کہا نہیں پھر پوچھا کبھی تو نے میرا بھی شکار کیا ہے؟ ابلیس نے کہا جب کبھی آپ سیر ہو کر کھا لیتے ہیں تو ہم آپ کی نماز اور ذکر الٰہی سے روک دیتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کبھی شکار کیا؟ ابلیس نے جواب دیا اس کے سوا کبھی کچھ نہیں کیا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی قسم اب کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا ابلیس نے کہا اللہ کی قسم اب میں بھی کبھی کسی مسلمان کو کوئی نصیحت نہیں کروں گا۔

(امام احمد کتاب الزھد، بیہقی شعب الایمان)

شیطان بخیل کا دوست ہے اور فاسق سخی کا دشمن:

حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شیطان سے اس کی اصل صورت میں ملاقات ہوئی تو فرمایا اے ابلیس! تو مجھے بتا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ تجھے کون پسند ہے اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے سب سے زیادہ پسند وہ مسلمان ہے جو بخیل ہو اور لوگوں میں سب سے ناپسند وہ فاسق (گنہگار) ہے جو سخاوت کرتا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کیسے؟ ابلیس نے کہا اس لئے کہ بخیل کا تو مجھے بخل ہی کافی ہے اور فاسق سخی سے میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سخاوت کو دیکھ کر اسے نہ قبول فرمالے اس کے بعد شیطان یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو یہ راز کبھی نہ بتاتا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شیطان

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو تھپڑ مارا:

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کی ذات تو وہ ہے کہ آپ ربوبیت کے بہت بڑے مرتبہ پر فائز ہیں اس لئے کہ آپ نے بچپن میں جھولے میں کلام فرمایا جبکہ آپ سے پہلے کسی نے جھولے میں کلام نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ربوبیت وخدائی اور عظمت وبزرگی تو اللہ ہی کیلئے ہے جس نے مجھے بولنے کی طاقت وقوت بخشی پھر وہی مجھے موت بھی دے گا اور وہی مجھے زندہ فرمائے گا ابلیس نے کہا نہیں نہیں بلکہ آپ ہی تو ہیں جو اپنے ربوبیت وخدائی کے بڑے درجہ پر فائز ہیں کیونکہ آپ مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ ربوبیت وخدائی اور عظمت وبزرگی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو مجھے بھی موت دے گا اور اسے بھی جسے میں نے اللہ کے حکم سے زندہ کیا پھر وہ مجھے بھی زندہ کرے گا ابلیس نے کہا اللہ کی قسم آسمان کے بھی تم ہی معبود ہو اور زمین کے بھی تم ہی خدا ہو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو اپنے پر سے ایک تھپڑ مارا کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے قریب جا گرا پھر ایک دوسرا تھپڑ رسید کیا تو عین حامیہ (گرم چشمہ) کے پاس جا گرا پھر ایک تیسرا تھپڑ مارا تو اسے ساتویں سمندر کی تہہ میں داخل کر دیا اور سمندر میں ایسا دھنسایا کہ اس کے کیچڑ کا مزہ چکھا دیا پھر وہ سمندر سے یہ کہتے ہوئے نکلا کسی نے کسی سے ایسی چیز نہیں پائی ہوگی جو میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پائی (یعنی ایسی ذلت وخواری کسی نے کسی سے نہ پائی ہوگی جیسی میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے پائی)۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہلاک کرنے کی سازش:

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیطان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا اے مریم کے بیٹے اگر آپ سچے (نبی) ہیں تو اپنے آپ کو اس بلند پہاڑ سے نیچے گرا دیں (اور موت بھی نہ واقع ہو) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تجھے خرابی وتباہی ہو کیا اللہ تعالیٰ نے انسان سے نہیں فرمایا کہ اے آدم کی اولاد! تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر میرا امتحان نہ لے اس لئے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

بندے اللہ کا امتحان نہیں لے سکتے:

حضرت ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے تو آپ کے پاس ابلیس نے آ کر کہا آپ کہتے ہیں کہ تمام چیزیں قضاء و تقدیر الٰہی سے ہوتی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں (بے شک ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے) ابلیس نے کہا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرایئے اور کہیے کہ اے اللہ! تو نے میرے لئے یہی مقدر فرمایا ہے (اور تو اپنی قدرت کا نمونہ دکھا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے ملعون! اللہ تعالیٰ تو بندوں کا امتحان لیتا ہے لیکن بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لیں۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا سے بے رغبتی:

حضرت سعید بن عبدالعزیز دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے شیطان کو دیکھ کر فرمایا یہ دنیا کا بڑا کسان ہے اسی دنیا کی وجہ سے انسان جنت سے نکلا اور اسی کے متعلق جواب دہ ہوگا میں اس کی کسی چیز میں حصہ دار نہیں بنوں گا اور کوئی پتھر اپنے سر کے نیچے (بطور تکیہ) نہیں رکھوں گا اور اس

میں رہ کر کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ میں اس سے واپس چلا جاؤں گا۔
(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کے مکروفریب:

حضرت ابن حلبس یونس بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

"بے شک شیطان دنیا کے ساتھ ساتھ ہے اور مال کے ساتھ اس کا فریب ہے اورخواہش و محبت کے وقت اس کا خوبی دکھلانا ہے اور خواہشات نفس کے وقت غلبہ حاصل کرنا ہے"۔ (ابن ابی الدنیا کتاب مکائد الشیطان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پتھر کے تکیہ پر شیطان کا اعتراض کرنا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابن عساکر نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ ابلیس ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پتھر کا تکیہ لگائے ہوئے تھے اور نیند کا مزہ حاصل کر چکے (بیدار ہوچکے) تھے ابلیس نے آپ سے کہا اے عیسیٰ! کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ آپ کو دنیا کی کوئی چیز نہیں چاہیے جبکہ یہ پتھر دنیا کے سازوسامان سے تعلق رکھتا ہے (آپ نے اسے تکیہ کیوں بنا رکھا ہے)۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور پتھر اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا (اے ابلیس!) یہ پتھر دنیا سمیت تیرا ہے۔ (ابن عساکر تاریخ دمشق)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہاڑ کو روٹی بنانے کو خواہش:

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اگر آپ ایسے مرتبہ پر فائز ہیں تو آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس پہاڑ کو روٹی بنا دے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

ابلیس سے فرمایا کیا سب لوگ روٹی کے سہارے جیتے ہیں؟ ابلیس نے کہا اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ کہتے ہیں (مردوں زندہ کر دیتے ہیں) تو اس مکان سے چھلانگ لگا دیں اس لئے کہ آپ کو فرشتے بچالیں گے زمین پر نہیں گرنے دیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے نفس کا تجربہ نہ کروں اس لئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا رب مجھے سلامت رکھے گا یا نہیں۔ (امام احمد کتاب الزھد)

فائدہ:

اس کا مطلب یہ نہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو غیب کا علم نہیں ہوتا بلکہ کبھی عاجزی وانکساری کے طور پر ایسا ہوتا ہے یا وہ یادالٰہی میں اتنا محو ہوتے ہیں یا اللہ عزوجل کے مشاہدہ میں مستغرق ہوتے ہیں تو اس وقت دنیا کی طرف توجہ نہیں ہوتی اسی کو ذہول کہتے ہیں جو منافی علم نہیں ہے اور یہ شان نبوت کے خلاف بھی ہے اللہ کے علم اور انبیاء کے علم میں نیز اللہ تعالیٰ کا علم ازلی، ابدی، سرمدی، ذاتی اور غیر متناہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ذہول، بھول، چوک، نسیان وغیرہا سے پاک ہے اور انبیاء کا علم عطائی ہوتا ہے تفسیر جمل ص ۲۰۵ ص ۲۴۷ ج ۲ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین معجزات کا ذکر ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے بچوں کو مکتب میں پڑھاتے وقت ان کے والدین جو کھاتے اور جو چھپا کر رکھتے وہ سب بتا دیتے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم غیب پر بین ثبوت ودلیل ہے وغیر ذالک۔ (از مترجم)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان لعین سے مقابلہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ دعا پڑھتے سنا "اعوذ باللہ منك" میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر آپ نے فرمایا "العنك بلعنة الله" (میں تجھ پر اللہ لعنت

بھیجتا ہوں) یہ الفاظ حضور نبی کریم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے پھر حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا گویا کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو نماز میں کہتے سنا جو اس سے پہلے کبھی آپ نے نہیں کہا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا دشمن آگ کا شعلہ لے کر آیا تا کہ وہ اسے میرے چہرے پر ڈالے اس لئے میں نے تین بار کہا''أعوذ باللہ منك'' میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا پھر میں نے تین بار''ألعنك بلعنة اللہ'' (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) کہا لیکن اس کے باوجود وہ میرے سامنے سے نہ ہٹا پھر میں نے اسے پکڑنا چاہا اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ شیطان صبح تک بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم کتاب المساجد، نسائی کتاب السہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج رات شیطان میرے سامنے آیا اور مجھے تنگ کرنے لگا تا کہ میری نماز خراب کر دے لیکن اللہ نے مجھے اس پر طاقت بخشی میں نے اسے پچھاڑ دیا اور میں نے اسے (مسجد کے) ایک ستون میں باندھنا چاہا کہ تم سب صبح اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی۔

رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی (سورہ ص)

ترجمہ:۔''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔'' تو میں نے اسے ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

(بخاری کتاب الصلوۃ مسلم کتاب المسجد)

فائدہ از مترجم:

مندرجہ بالا حدیث میں جو قرآنی دعا مذکور ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام

نے فرمائی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ ایسا ملک آپ کے لئے معجزہ ہو اور قسم کے شیاطین آپ کے لئے مسخر کردیئے گئے تھے جن کو آپ ادب دیتے اور فتنہ وفساد سے روکنے کے لئے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑوا کر قید کردیتے تھے شیاطین آپ کے حکم سے حسب مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتے اور آپ کے لئے سمندر سے موتی نکالتے دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے آپ ہی نے موتی نکلوائے مذکورہ بالا آیت کا بھی یہی مفہوم ہے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضہ میں ہر قسم کے شیاطین وجنات تھے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو گرفتار فرمایا تاکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ خصوصیت باقی رہے۔ (از مترجم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آ گیا تو آپ نے اس کو پکڑ کر نیچے دبوچ دیا اور اس کا گلا دبا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں یہاں تک کہ (گلا دبانے کی وجہ سے) میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا یہاں تک کہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔ (نسائی کتاب السہو)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر صبح کی نماز (فجر) ادا فرما رہے تھے اور تلاوت فرمائی تو آپ پر قرأت (تلاوت) میں اشتباہ (شبہ) ہو گیا جب اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ مجھے اور ابلیس کو دیکھتے تو میں اسے اپنے ہاتھ سے نیچے گرا دیتا اور اس وقت تک اس کا گلا دبائے رکھتا یہاں تک کہ میں اس کے لعاب کی ٹھنڈک اپنے انگوٹھے اور اس سے متصل (شہادت کی) انگلی میں پالیتا اور اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون میں بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے۔ (مسند احمد)

عبد بن حمید اور ابن مردویہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان میرے پاس سے گزرا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اس کا گلا دبا دیا یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ میں محسوس کی شیطان نے کہا آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی، آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی (تو میں نے چھوڑ دیا) اور اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون میں بندھا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اسے دیکھتے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں عبد بن حمید حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج میری رات کی نماز میں ایک شیطان میرے سامنے آیا گویا کہ وہ ایسا (شگوفہ) ہے تو میں نے اسے پکڑ کر صبح تک قید کرنا چاہا لیکن مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔

ابن مردویہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ دروازے کے پیچھے شیطان موجود ہے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اس کا گلا دبا دیا اور اتنی دیر دبائے رکھا کہ اس کی زبان کی ٹھنڈک میں نے اپنے ہاتھ میں محسوس کی اگر میرے عبد صالح (حضرت سلیمان علیہ السلام) نے دعا نہ کی ہوتی تو بقیع میں صبح تک بندھا ہوتا اور لوگ اسے دیکھتے۔

فائدہ:

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا یہ واقعہ کئی بار پیش آیا۔
(از مترجم)

شیطان کا چار بار رونا:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس چار مرتبہ رویا۔

(۱) پہلی بار اس وقت رویا جب اسے ملعون قرار دیا گیا۔

(۲) دوسری بار اس وقت رویا جب اسے آسمان سے اتارا گیا۔

(۳) تیسری بار اس وقت رویا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔

(۴) چوتھی بار اس وقت رویا جب سورہ فاتحہ نازل کی گئی۔

(ابو الشیخ کتاب العظمۃ، ابو نعیم حلیۃ الاولیاء)

ابن الضریس، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ''الحمد للہ رب العلمین'' یعنی سورہ فاتحہ نازل ہوئی تو ابلیس پر بہت بڑی بلاء ٹوٹ پڑی اور بہت زیادہ رویا اور اس نے بہت زیادہ کمزوری محسوس کی۔

شیطان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تو صبح کو سارے بت اوندھے پڑے تھے تو تمام شیطانوں نے ابلیس کے پاس آ کر خبر دی تو ابلیس نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی نبی مبعوث ہوا ہے لہٰذا تم اسے تلاش کرو شیطانوں نے کہا ہم نے تلاش کرلیا ہمیں نہیں ملا، ابلیس نے کہا اچھا میں خود تلاش کرتا ہوں چنانچہ وہ خود تلاش کرنے نکلا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں پالیا تو ابلیس وہاں سے نکل کر شیطانوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے اس نبی کو پالیا ہے اس کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی (بطور محافظ) ہیں۔ (ابو نعیم دلائل النبوۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن دبانے کا ناپاک ارادہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سجدہ

میں تھے کہ اسی حالت میں ابلیس آ گیا اور اس نے حضور نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک کو روندنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے ایک ایسی پھونک ماری کہ اس کے قدم نہ ٹک سکے یہاں تک کہ وہ اردن میں جا گرا۔

(ابن ابی الدنیا، طبرانی اوسط، ابو الشیخ کتاب العظمۃ، ابو نعیم دلائل النبوۃ)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ابلیس کو اٹھا پھینکا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ ابو نعیم ''دلائل النبوۃ'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ شیاطین نزول وحی کے وقت وحی کو سنا کرتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے اس بات کی شکایت کی تو ابلیس نے کہا یقیناً کوئی بہت بڑا امر ظاہر ہوا ہے پھر وہ مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل ابو قبیس پر چڑھا تو اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں کہنے لگا میں ابھی جاتا ہوں اور ان کی گردن مروڑ دیتا ہوں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ گئے اور اس کو ایک ایسا دھکا مارا کہ بہت دور پھینک دیا۔

آگ لے کر رسول اللہ ﷺ کا پیچھا کرنے والا شیطان:

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک سرکش جن کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لئے حضور نبی کریم ﷺ کو تلاش کر رہا تھا جب بھی رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوتے وہ نظر آتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں کہ آپ اسے پڑھ لیں تو اس کا شعلہ بجھ جائے اور اس کے گوشت کا ٹکڑا گر جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں ضرور بتاؤ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ یہ دعا پڑھیں!

اعوذ بوجه الله الكريم وبكلمات الله التامات اللاتي لا يجاوزهن

بر ولا فاجر من شرما ینزل من السمآء ومن شر ما یعرج فیھاومن شر ماذرافی الارض وشر ما یخرج منھا ومن فتن اللیل والنھار ومن طوارق اللیل والنھار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن۔

ترجمہ:۔ ''اللہ کریم کی اور اس کے ان کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک اور کوئی بد تجاوز وسبقت نہیں کرسکتا اس شر سے جو شر آسمان سے اترتے یا آسمان میں چڑھتے ہیں اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور زمین سے نکلنے والے شر سے اور رات ودن کے فتنوں کے شر سے اور رات ودن کے چوروں کے شر سے مگر بھلائی لانے والے کی بھلائی سے اے بڑے مہربان (اللہ)۔
(موطاامام مالک)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف شیطان کا کفار مکہ کو بھڑکانا:

ابن اسحاق، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب ہم نے لیلتہ العقبہ (منیٰ کی ایک گھاٹی جہاں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو شیطان نے عقبہ کی چوٹی سے بلند آواز سے ایسی چیخ ماری کہ میں نے ایسی چیخ کبھی نہیں سنی وہ کہہ رہا تھا اے اونٹیوں (شہر مکہ) والو! کیا تمہارے یہاں مذمم (مذمم کے معنی مذموم کے ہوتے ہیں کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے بجائے بگاڑ کر مذمم کہتے تھے) اور اس کے ساتھ بے دین ہیں جو تمہارے ساتھ جنگ کے لئے جمع ہوگئے ہیں۔ (تم لوگ اس کو قابو نہیں کرسکتے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ازب العقبہ (شیطان کا نام) جو ازیب العقبہ کا بیٹا ہے اس کی آواز ہے پھر شیطان کو مخاطب کرکے فرمایا اے العقبہ! اے اللہ کے دشمن! میری بات غور سے سن میں بھی تم سے ضرور نمٹوں گا۔
(دلائل النبوۃ بیہقی ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش میں شیطان، شیخ نجدی کی شکل میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے تمام قبیلوں کے سردار ''دارالندوۃ'' میں جمع ہوئے اور ابلیس لعین بھی بوڑھے بزرگ کی شکل میں ان کے پاس پہنچ گیا جب سرداران قریش نے اس کو دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟ ابلیس نے کہا میں نجد کے علاقہ کا ایک بوڑھا آدمی ہوں جس مقصد کے لئے تم لوگ جمع ہوئے ہو وہی سن کر میں نے بھی تمہارے پاس حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور تم مجھ سے یقیناً بڑی اہم رائے اور نصیحت ہی حاصل کرو گے سرداران قریش نے کہا بہت اچھا تم بھی اس مجلس میں شریک ہو جاؤ چنانچہ شیطان بھی ان کے ساتھ (دارالندوۃ میں) داخل ہوگیا پھر سب نے کہا تم اس شخص (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق خوب غور کرلو اللہ کی قسم وہ عنقریب اپنے معاملہ کے ذریعہ تمہارے کاموں پر غالب آجائے گا تو ایک سردار نے کہا اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو مضبوط باندھ دو اور خوب تکلیف دیتے رہو یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوجائے جس طرح اس سے پہلے شعراء ہلاک ہوگئے مثلاً زبیر و نابغہ وغیرہما اس لئے کہ وہ بھی انہیں کی طرح ہے تو اللہ کے دشمن نجدی شیخ (ابلیس) نے کہا اللہ کی قسم یہ کوئی رائے نہیں اللہ کی قسم اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر قید خانہ سے نکل کر اس کے صحابہ تک پہنچ جائے گی تو وہ بہت جلد تم پر حملہ کر کے اسے تمہارے ہاتھوں سے چھڑالیں گے پھر وہ لوگ تمہیں تمہارے مقصد میں روک دیں گے تو میں اس کی ضمانت اور رائے نہیں دیتا کہ وہ تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دیں لہٰذا اس رائے کے علاوہ کوئی اور رائے سوچو چنانچہ ایک سردار نے کہا اس (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے علاقہ سے نکال کر اس سے چین و سکون حاصل کرلو اس لئے کہ جب یہ یہاں سے نکل جائے گا تو پھر وہ جو کچھ بھی کرے اور جہاں رہے اس سے تمہیں ہرگز کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب اس کی تکلیف تم سے دور ہوجائے گی تو تم اس سے راحت و آرام پاجاؤ گے اور اس کی

شرارت دوسروں کے سامنے ہوگی۔تو شیخ نجدی (ابلیس لعین) پھر بولا اللہ کی قسم تمہاری یہ رائے بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی کیا تم نے اس (محمد ﷺ) کے کلام کی تلاوت وشرینی اور اس کی زبان کی فصاحت نہیں دیکھی؟ اور کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی بات سننے والوں کے دلوں پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟ خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو یہ دوسرے علاقوں کے لوگوں میں اپنی دعوت شروع کردے گا اور وہ عرب اس کی دعوت اسلام پر لبیک کہیں گے اور اس کے گرویدہ ہو جائیں گے اور پھر وہ ان کو لے کر تم پر چڑھ آئے گا اور تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دے گا اور تمہارے سرداروں کو قتل کردے گا (ابلیس کی اس بات کو سن کر) سب سرداروں نے کہا اللہ کی قسم اس شیخ نجدی نے درست کہا لہٰذا اس کے سوا کوئی اور طریقہ سوچو تو ابوجہل (ملعون) نے کہا اللہ کی قسم میں بھی تمہیں ایک ایسی رائے دیتا ہوں جو میری سمجھ میں آرہی ہے تم اس پر غور کرلو اس سے بہتر کوئی رائے نہیں ہوسکتی ہے سرداران قریش نے پوچھا وہ کیا ہے؟ ابوجہل نے کہا ہم ہر قبیلہ سے ایک ایک درمیانہ قسم کے نوجوان لیتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تیز ترین تلواریں دے دیتے ہیں یہ سب اس (حضور ﷺ) کو ایک ہی آدمی کے وار کی طرح تلوار مار کر ختم کردیں جب تم اسے قتل کردو گے تو اس کا خون تمام قبیلوں میں پھیل جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ بنو ہاشم کا یہ قبیلہ تمام قریشیوں سے جنگ کا ارادہ کرنے پر قادر نہ ہوگا اور اگر انہوں نے ہم سے جنگ کا ارادہ بھی کیا تو تم لوگ دیت (خون بہا، جرمانہ) کے ضامن بن جانا اور ہم اس کی ایذا سے محفوظ ہوجائیں شیخ نجدی ملعون نے کہا اللہ کی قسم یہی تو رائے ہے اور جو بات اس نوجوان نے کہی اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں ہوسکتی (میری بھی یہی رائے ہے) پھر اسی رائے پر متفق ہوکر منتشر ہوگئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج آپ اپنی اس آرام گاہ میں آرام

نہ فرمائیں جہاں آپ آرام فرماتے ہیں اور حضور ﷺ کو کفار کے مکر و فریب سے آگاہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت ہجرت کا حکم بھی فرما دیا۔

(ابن اسحاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم دلائل، بیہقی دلائل النبوۃ)

شیطان غزوہ بدر میں سراقہ کی شکل میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابلیس شیطانوں کی فوج میں شامل ہو کر جنگ بدر میں آیا اور اس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا یہ شیاطین قبیلہ مدلج کے آدمیوں کی شکل میں تھے اور شیطان (ابلیس) سراقہ بن مالک بن جعشم کی شکل میں تھا شیطان نے کہا آج ان مسلمانوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب نہیں آئے گا اور میں تمہارا مددگار و ذمہ دار ہوں اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف متوجہ ہوئے جب شیطان نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک (حارث بن ہشام) کے ہاتھ میں تھا شیطان نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور پیٹھ دیکھا کر بھاگا اور اس کی شیطانی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو اس آدمی (حارث) نے پکارا اے سراقہ! تو تو ہمارا ضامن و مددگار بنا تھا؟ (تو بھاگ کیوں رہا ہے۔) شیطان نے کہا مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا اور یہ کیفیت اس وقت ہوئی جب اس نے فرشتوں کو دیکھ لیا۔

انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب (سورہ انفال)

ترجمہ:۔ ''میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

(ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی)

غزوہ بدر میں ابلیس کی بدحواسی:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں طبرانی اور ابونعیم حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں جب ابلیس نے جنگ بدر میں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل کر رہے ہیں تو خوف کے مارے قتل ہونے سے جان

چھڑا کر بھاگنے لگا تو حارث بن ہشام (ابوجہل) اس کو سراقہ بن مالک سمجھ کر چمٹنے لگا لیکن ابلیس نے ابوجہل کے سینہ میں ایسا (گھونسا) مکا مارا کہ اس کو نیچے گرادیا اور وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا یہاں تک کہ اس نے اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا (چھلانگ ماردی) اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگنے لگا "اللھم انی أسئلك نظرتك ایای "یعنی اے اللہ! میں تجھ سے خاص کر اپنے لئے تیری دی ہوئی مہلت مانگتا ہوں۔

عبدالرزاق، حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کفار نے بیان کیا کہ وہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد سراقہ بن مالک کے پاس گئے (اور اس کا ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کا الزام لگایا) تو اس نے اس سے انکار کردیا کہ میں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی ہے۔

فائدہ:

اس واقعہ کا بیان سورہ انفال کی آیت نمبر ۴۸ اور اس کی تفسیر میں مذکور ہے اور تفسیر "خزائن العرفان" میں ہے کہ جب کفار شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کردیا کہ ہماری شکست کا سب سے بڑا سبب سراقہ ہوا یہ خبر جب سراقہ کو پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا یہ لوگ کیا کہتے ہیں نہ مجھے ان کے آنے کی خبر ہے نہ جانے کی تو قریش نے کہا فلاں فلاں دن تو ہمارے پاس آیا تھا سراقہ نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ (از مترجم)

غزوہ احد میں شیطان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا جھوٹا اعلان کرنا:

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کمزور پڑ گئے تو ایک ندا دینے والے نے ندا دی کہ سنو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردیا گیا ہے لہٰذا تم اپنے پرانے دین کی طرف لوٹ جاؤ (نعوذ باللہ من ذالك) اور

''طبقات ابن سعد'' کے الفاظ یہ ہیں (نادی ابلیس) یہ ندا ابلیس نے دی تھی۔

(ابن جریر طبری)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورہ والنجم تلاوت فرمائی جب اس مقام پر پہنچے۔

افرایتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری (سورہ والنجم)

تو شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر القاء کر دیا

تلك العزانیق العلی وان شفاعتھن ترتجی

''یعنی وہ مقرب بت ہیں اور بے شک ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔''

تو مشرکین اس بات سے خوش ہوئے اور کہا اس سے پہلے انہوں نے ہمارے بتوں کی تعریف نہیں کی یہ آیت تلاوت فرما کر سجدہ فرمایا تو مشرکوں نے بھی سجدہ کیا پھر اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا جو آپ نے پڑھا وہ سنائیے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ آپ کا کلام نہیں ہے یہ شیطان کا کلام ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مقدسہ نازل فرمائی۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ واللہ علیم حکیم۔ (سورہ حج)

ترجمہ:۔''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب ہی پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو پکی کر دیتا ہے۔ (ابن جریر، ابن المنذر، ابن مردویہ، بزار، طبرانی)

فائدہ از مترجم:

اس موقعہ پر مشرکین نے یا تو اپنے بت لات وعزی کا ذکر سن کر سجدہ کیا یا حضور ﷺ سے ذکر الٰہی سن کر ایسا مرعوب ہوئے کہ سجدہ میں گر گئے اور اشعۃ اللمعات وغیرہ میں یہ روایت بھی ملتی ہے کہ اسی موقعہ پر شیطان نے حضور ﷺ کی طرح آواز بنا کر مشرکین کے بتوں کی تعریف کی یا خود حضور ﷺ کی زبان مبارک پر بلا قصد ان بتوں کا نام آ گیا تو مشرکین نے سمجھا کہ حضور ﷺ ہمارے دین میں آ گئے تو اس شکرانہ میں انہوں نے سجدہ کیا بہر حال اس سے واضح ہوا کہ مسلمانوں نے سجدہ تلاوت کیا اور مشرکین نے غلط فہمی میں سجدہ شکر کیا آپ کی زبان اقدس پر بتوں کی تعریف کی روایت باطل محض ہے اور شیطان کا اپنی آواز کو حضور ﷺ کی آواز کی طرح آواز بنا کر بتوں کی تعریف کرنے کو بھی صاحب لمعات محقق علی الاطلاق عبد الحق محدث دہلوی ور صاحب مرقات ملا علی قاری علیہما الرحمہ نے باطل فرمایا ہے اور اسے مورخین کی اختراع وایجاد قرار دیا نیز اس واقعہ کو محدثین کرام نے نہیں ذکر کیا بلکہ علمائے کرام نے ''القی الشیطن فی امنیتہ'' کی تفسیر میں شیطان کا آواز بنانے کا واقعہ ذکر کیا جس کا باطل وغلط اور مہمل ہونا آفتاب نیم روزے بھی زیادہ واضح ہے اولاً اس قصہ اور اس کی تفصیلات میں سخت اختلاف وانتشار ہے بتوں کی تعریف میں جو الفاظ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں وہ تقریباً ہر روایت دوسری سے مختلف ہے پھر اس پر جو حاشیے بڑھائے گئے اور اس کی توجیہیں ذکر کی گئیں ہیں وہ بھی ایک دوسرے سے متعارض ومتناقض ہیں مثلاً۔

(۱) (معاذ اللہ) دوران واعظ یہ الفاظ شیطان نے آپ پر القا کر دیئے تھے اور آپ نے سمجھا یہ بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے ہیں۔

(۲) آپ کو اونگھ آ گئی تھی اور اس حالت میں یہ الفاظ نکل گئے۔

(۳) آپ نے یہ الفاظ قصداً استفہام انکاری کے طور پر کہے تھے۔

(۴) شیطان نے یہ الفاظ کفار کو آپ کے لہجہ میں سنا دیا اور سمجھا گیا کہ یہ الفاظ آپ ﷺ نے ادا کئے ہیں۔

(۵) اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ الفاظ کہنے والا مشرکین میں سے کوئی شخص تھا۔

(۶) حضور ﷺ کی تمنا تھی کہ قرآن کریم میں ایسی کوئی بات نازل ہو جائے کہ جس سے اسلام کے خلاف کفار کی نفرت ختم ہو جائے تو یہ الفاظ (معاذ اللہ) اسی خواہش کے زیر اثر سہواً آپ کی زبان سے ادا ہو گئے

ہم نے اوپر مذکورہ واقعہ کے متعلق چھ روایتیں نقل کیں کی سب ایک دوسرے کے متعارض ہیں جو اس واقعہ کے لغو و باطل ہونے پر بین ثبوت ہیں۔

حضور ﷺ کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ اپنی خواہش کے مطابق قرآن کریم میں کچھ ملا دیں یا یہ خواہش فرمائیں کہ وحی الٰہی میں کوئی ایسی بات نازل ہو جائے جس سے کفار راضی و خوش ہو جائیں کیونکہ خود رب تبارک وتعالیٰ آپ کی صفائی بیان فرما رہا ہے۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحٰی۔ (سورۃ نجم)

"اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر جو انہیں وحی کی جاتی ہے"۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضور ﷺ وہی بیان فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے امام اہلسنت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو سہو ہو جائے اور آپ کی زبان مبارک سے

تلاوت وحی کے وقت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف الفاظ جاری ہو جائیں یا وحی ایسے غیر محفوظ اور متشبہ طریقے سے آئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام امین کے ساتھ شیطان بھی آپ پر کوئی لفظ القاء کر جائے یا آپ کو وحی کے وقت اونگھ آ جائے یہ سب کے سب صرف مذکورہ آیت ہی نہیں بلکہ بیسیوں آیتوں کے خلاف ہیں اور یہ سب باتیں آیات قرآنیہ کی کھلی مخالفت کر رہی ہیں لہٰذا واقعہ مذکورہ کے باطل ولغو ہونے میں کوئی شبہ بھی نہ رہا اور جب یہ قصہ ہی باطل ہے تو اس میں توجیہات کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اسی وجہ سے محققین علماء ومفسرین نے اس قصہ کے باطل ہونے پر بے شمار دلائل عقلیہ ونقلیہ قائم فرما کر اس کی تردید فرمائی چنانچہ امام رازی قاضی ابوبکر اور علامہ آلوسی جیسے بلند پایہ مفسرین نے بھی اس پر مفصل بحث کر کے اس واقعہ کی تردید فرمائی۔

علامہ ابن کثیر نے فرمایا یہ قصہ جتنی سندوں سے مروی ہے سب مرسل ومنقطع ہیں مجھے یہ قصہ کسی صحیح متصل سند سے نہیں ملا۔

علامہ بیہقی نے فرمایا از روئے نقل یہ قصہ ثابت ہی نہیں۔

ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ واقعہ زنادقہ (ملحدوں، بددینوں) کا گڑھا ہوا ہے۔

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ قصہ کسی صحیح متصل بے عیب سند کے ساتھ ثقہ راویوں سے منقول نہیں۔

علامہ بیضاوی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ قصہ محققین کے نزدیک مردود ہے۔
(تفسیر مظہری سورۂ حج)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے القاء کی روایت باطل محض ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ خیال کرنا کہ شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لہجہ میں یہ الفاظ پڑھ دیئے تھے یہ بھی باطل ہے کیونکہ جب شیطان کو یہ طاقت

نہیں دی گئی کہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی صورت اختیار کر کے کسی کو دکھائے کہ سرکار کائنات ﷺ کا ارشاد ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا جب خواب کی حالت میں یہ ناممکن ہے جبکہ آدمی نیند کی حالت میں مکلّف نہیں رہتا تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شیطان کسی کو عالم بیداری میں نبی کریم ﷺ کی آواز کے مثل آواز میں کچھ سنا دے۔

علامہ عینی فرماتے ہیں "ھذا من المحال الذی لایقبلہ" یعنی قلب مؤمن میں یہ بات محال ہے جسے کسی مؤمن کا دل قبول نہیں کر سکتا۔

(عینی، ص۵۱۰، ج۳)

غرض اس واقعہ کی نقل میں ضعف اور روایات میں اضطراب سندوں میں انقطاع (درمیان سند سے کچھ راوی حذف ہیں) اور الفاظ واقعہ میں شدید اختلاف ہے پھر ان سب سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ یہ واقعہ قرآن کریم کی آیات واضحہ کے خلاف ہے اب رہا یہ سوال کہ جب مشرکین نے بتوں کی تعریف میں کوئی الفاظ نہ سنے تو پھر وہ سجدے میں کیوں گر گئے؟ تو اس کا جواب صحاح کی حدیث میں ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جس نے سجدہ نہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ کافر ہی رہا اور کفر ہی پر مارا گیا۔

(بخاری)

معلوم ہوا کہ کفار کا یہ سجدہ ان کیلئے باعث برکت ہوا اور جس نے سجدہ نہیں کیا تو عذاب میں مبتلاء ہوا اور کفر ہی کی حالت میں قتل کیا گیا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کفار کا یہ سجدہ بتوں کی تعظیم کیلئے نہ تھا بلکہ حضور ﷺ کی اتباع میں تھا پھر اس موقع پر کفار کا سجدے میں گر جانا کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ قرآن کریم کا انداز بیان اور اس کی تاثیر اور وحی کی عظمت وہیبت پھر رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اس کا ادا ہونا یہ سب امور ایسے تھے کہ مجمع پر ایک وجد کی کیفیت

طاری ہوگئی ہوگی جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو مشرکین کے بچے، عورتیں قرآن سن کر متاثر ہو جاتے تھے تو یہی کیفیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے اور سجدہ فرمانے میں طاری ہو جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ (از مترجم)

نزول وحی اور شیطان سے حفاظت کیلئے فرشتوں کا پہرا:

عبد بن حمید اور ابن جریر اللہ تعالیٰ کے فرمان

الا من ارتضٰی من رسولٍ فانہ یسلك من بین یدیہ ومن خلفہٖ رصدًا۔ (پ۲۹، سورۂ جن)

ترجمہ:۔ ''اللہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے''۔

کی تفسیر میں حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جب فرشتہ وحی کے ساتھ بھیجا جاتا تو اس فرشتہ کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت بھی ہوتی جو ان کے آگے پیچھے پہرا دیتی کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں ان کو اشتباہ دے سکتا ہے۔

شیطان کی دین میں شک ڈالنے کی کوشش:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک انتہائی بدصورت آدمی آیا جس کے کپڑے بھی بہت ہی گندے تھے اور حد درجہ بدبودار تھا اور اتنا اجڈ (گنوار) تھا کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے پھلانگتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور سوال کیا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پھر پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، کہا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے، اس نے پھر پوچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ

تعالیٰ کی ذات (اس سے) پاک ہے اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا پھر آپ نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر جھکالیا تو وہ شخص اٹھ کر چلا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا اس آدمی کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا لیکن وہ تو ہوا ہو چکا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ابلیس تمہارے پاس تمہارے دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرنے آیا تھا۔

(بیہقی دلائل النبوۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! چھوڑو کوئی اور بات کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تم کسی راستہ پر چلتے ہو تو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(بخاری فضائل اصحاب النبی'' مسلم فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ان الشیطان لیخاف منك یا عمر!'' اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے۔

(ترمذی کتاب المناقب، نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جن وانس کے شیطانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ (حضرت) عمر کے خوف سے بھاگتے ہیں''۔ (ابن عساکر)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما لقی الشیطان عمر منذ أسلم الا خرلو جهه یعنی عمر کے مسلمان ہونے کے بعد جب بھی شیطان حضرت عمر سے ملا تو منہ کے بل گر گیا ہے۔ (ابن عساکر)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شیطان سے لڑائی:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنوں اور انسانوں سے قتال کیا ہے پوچھا گیا (جن سے) کس طرح جنگ کی تھی؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم ایک منزل پر اترے اور میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لینے کیلئے اٹھایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمار! سنو تمہارے سامنے پانی کے پاس کوئی شخص آئے گا جو تمہیں پانی لینے سے روک دے گا چنانچہ جب میں کنوئیں کے سرے پر پہنچا تو ایک کالا شخص نظر آیا گویا کہ وہ گھوڑا تھا اس نے کہا اللہ کی قسم آپ اس کنوئیں سے ایک ڈول بھی پانی کا نہیں لے سکتے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اس نے مجھے پکڑ لیا (ہم آپس میں گتھم گتھا ہو گئے) میں نے اسے چت کر دیا پھر میں نے ایک پتھر اٹھایا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ دیئے پھر اپنا مشکیزہ بھرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پانی پر تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

(ابن سعد، مسند اسحاق بن راہویہ، ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنوں اور انسانوں سے قتال کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ انہوں نے جن سے کس طرح جنگ کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اور ہمارے لئے پینے کا پانی لاؤ چنانچہ وہ چل پڑے اور شیطان ایک کالے آدمی کی صورت میں سامنے آیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور پانی

کے درمیان حائل ہو گیا چنانچہ وہ دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو چت کر دیا شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان رکاوٹ نہ بنوں گا چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن شیطان نے پھر انکار کر دیا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے پھر اسے چت کر دیا تو شیطان نے پھر اسی طرح منت سماجت کی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر شیطان کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عمار اور پانی کے درمیان کالے غلام کی شکل میں حائل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے عمار کو اس پر غلبہ عطا فرما دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے پوچھا اے ابوالیقظان! تم تو (شیطان پر) غالب آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) ایسا ایسا ارشاد فرمایا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا سنو! اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اس کو قتل کر دیتا البتہ میں نے اس کی ناک کو دانت سے کاٹ کر زخمی کر دیا اگرچہ اس سے سخت بدبو آ رہی تھی۔

(ابو الشیخ کتاب العظمۃ، ابونعیم دلائل النبوۃ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شیطان سے محفوظ تھے:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو ابلیس نے اپنے شیاطین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس بھیجا لیکن وہ اپنے نامے خالی لے کر آئے تو ابلیس نے اپنے چیلوں سے پوچھا کیا ہوا تم لوگوں نے ان میں سے کسی کو گمراہ نہ کیا یعنی کسی کو ٹس سے مس نہ کر سکے؟ شیاطین نے جواب دیا ایسی کسی قوم سے آج تک ہمارا سابقہ (واسطہ) نہیں پڑا تو ابلیس نے کہا کچھ عرصہ انہیں مہلت دے دو عنقریب جب ان کے سامنے دنیا فتح ہو گی اس وقت تم اپنی حاجت (گمراہ کرنے) میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

فائدہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام اور صالحین امت کے بعد بہت سے لوگوں کو شیطان نے دین اسلام سے گمراہ کر دیا کچھ لوگ کافر ومرتد ہو گئے جو آج بھی کئی بدمذہبوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں بلکہ اب ان لوگوں نے خود شیاطین کی جگہ سنبھالی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے ہٹا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا باغی بنا رہے ہیں۔(از مترجم)

شیطان کا تخت اور چیلوں کی ڈیوٹی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اس پر بیٹھ کر اپنی فوجوں کو لوگوں میں فتنہ ڈالنے کیلئے بھیجتا ہے شیطان کے اس گروہ میں قدر ومنزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو انتہا درجہ کا (بڑا) فتنہ پردارز (فتنہ برپا کرنے والا) ہو ان میں سے ایک شیطان آ کر اپنے سردار سے کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا فتنہ پھیلایا سردار (ابلیس) کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر ان میں سے ایک دوسرا شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کا اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑا جب تک میں نے اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ابلیس اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں تو نے بہت ہی اچھا کام کیا (اعمش فرماتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان اسے گلے سے لگا لیتا ہے۔

(مسند احمد، مسلم کتاب المنافقین)

شیطان کے تخت کے گرسانپ ہی سانپ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد

سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں پانی پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ سمندر پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں جس کے اردگرد سانپ ہی سانپ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: ''ذاك عرش ابليس'' یعنی یہ ابلیس کا تخت ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ از مترجم:

لفظ صیاد کے متعلق کئی لغتیں ہیں اکمل کہتے ہیں ابن الصائد ہے جس کا نام عبداللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ابن صائد ہے جو مدینہ کے یہود میں سے ایک یہودی کا بیٹا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے اور دغا بازیاں دکھاتا تھا جس کی کنیت ابن صیاد اور نام عبداللہ تھا جوان ہو کر مسلمان ہو گیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین اقوال ہیں:

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہو گیا تھا۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

(۳) ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال مشہور ہی تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں ہی مرا اور وہیں دفن ہوا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا حرہ کے دن غائب ہو گیا۔

ابن صیاد کا دعویٰ تھا کہ وہ آگے پیچھے اندھیرے اجالے سب میں یکساں دیکھتا ہے مگر اسے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا مطلق علم نہ ہوا حضور ﷺ نے اس کے اس دعوے کو جھوٹا کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور یہ بات حدیث میں مذکور ہے لہٰذا اس کا یہ دعویٰ بالکل باطل و مردود ہے مزید تفصیل حدیث میں مذکور ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں رسول

فائدہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام اور صالحین امت کے بعد بہت سے لوگوں کو شیطان نے دین اسلام سے گمراہ کر دیا کچھ لوگ کافر و مرتد ہو گئے جو آج بھی کئی بدمذہبوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں بلکہ اب ان لوگوں نے خود شیاطین کی جگہ سنبھالی ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے ہٹا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا باغی بنا رہے ہیں۔(از مترجم)

شیطان کا تخت اور چیلوں کی ڈیوٹی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''ابلیس سمندر پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اس پر بیٹھ کر اپنی فوجوں کو لوگوں میں فتنہ ڈالنے کیلئے بھیجتا ہے شیطان کے اس گروہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شیطان ہوتا ہے جو انتہا درجہ کا (بڑا) فتنہ پردارز (فتنہ برپا کرنے والا) ہو ان میں سے ایک شیطان آ کر اپنے سردار سے کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا فتنہ پھیلایا سردار (ابلیس) کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا پھر ان میں سے ایک دوسرا شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کا اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑا جب تک میں نے اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ابلیس اس کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے ہاں تو نے بہت ہی اچھا کام کیا (اعمش فرماتے ہیں مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان اسے گلے سے لگا لیتا ہے۔

(مسند احمد، مسلم کتاب المنافقین)

شیطان کے تخت کے گرد سانپ ہی سانپ:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد

سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں پانی پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ سمندر پر ایک تخت دیکھ رہا ہوں جس کے اردگرد سانپ ہی سانپ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: "ذاك عرش ابليس" یعنی یہ ابلیس کا تخت ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ از مترجم:

لفظ صیاد کے متعلق کئی لغتیں ہیں اکمل کہتے ہیں ابن الصائد ہے جس کا نام عبدلااللہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ابن صائد ہے جو مدینہ کے یہود میں سے ایک یہودی کا بیٹا تھا جو بچپن میں بڑے شعبدے اور دغا بازیاں دکھاتا تھا جس کی کنیت ابن صیاد اور نام عبداللہ تھا جوان ہوکر مسلمان ہوگیا عبادات اسلامی ادا کرتا تھا اس کے متعلق علماء کے تین اقوال ہیں:

(۱) پہلا قول یہ ہے کہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ مسلمان ہوگیا تھا۔

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال تو تھا مگر وہ مشہور دجال نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بہت سے دجال ہوں گے یہ بھی انہیں دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

(۳) - تیسرا قول یہ ہے کہ وہ دجال مشہور ہی تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں ہی مرا اور وہیں دفن ہوا مگر یہ صحیح نہیں بلکہ وہ جنگ حرہ تک دیکھا جاتا رہا حرہ کے دن غائب ہوگیا۔

ابن صیاد کا دعویٰ تھا کہ وہ آگے پیچھے اندھیرے اجالے سب میں یکساں دیکھتا ہے مگر اسے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا مطلق علم نہ ہوا حضور ﷺ نے اس کے اس دعوے کو جھوٹا کرنے کیلئے اس کے پیچھے سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور یہ بات حدیث میں مذکور ہے لہٰذا اس کا یہ دعویٰ بالکل باطل ومردود ہے مزید تفصیل حدیث میں مذکور ہے چنانچہ بخاری ومسلم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو یہودی قبیلہ بنومغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور اس دن ابن صیاد قریب البلوغ تھا تو ابن صیاد کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے حضور ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ خواندہ (بے علم) لوگوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ اس بات کی وحی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اس کو پکڑ لیا اور خوب زور سے دبوچا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا پھر ابن صیاد سے فرمایا کہ تو امور غیب سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبریں کبھی جھوٹی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ وخلط ملط کر دیا گیا ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ اپنے دل میں سوچ رکھی تھی "یوم تاتی السماء بدخان مبین" ابن صیاد نے کہا وہ دخ (مروج) ہے حضور ﷺ نے فرمایا نامراد! دفع ہو تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے جس کی میں نے خبر دی ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ ایک باغ میں تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا تو رسول اللہ ﷺ کھجوروں کی شاخوں میں چھپ کر ابن صیاد سے اس کی باتیں سننا چاہتے تھے اس سے پہلے کہ وہ حضور ﷺ کو دیکھے اور آزادی کے ساتھ باتیں

کرے ابن صیاد اپنے بستر پر چادر لپٹا پڑا تھا اور اس کی چادر میں ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا اے صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ دیکھو محمد (ﷺ) کھڑے ہیں تو ابن صیاد خاموش ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہو جاتا (کہ وہ اپنا حال خود بیان کر رہا تھا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کی جس کے وہ لائق و مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ میں دجال سے ڈرتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنے قوم کو دجال سے نہ ڈرایا اور سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں دجال کے بارے میں وہ بات بیان کرتا ہوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم سے نہیں بیان کی تم خبردار ہو جاؤ کہ دجال کا نا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم از مترجم)

ابلیس ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے:

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابلیس نے پانی پر اپنا تخت بچھا رکھا ہے اور ہر آدمی کے ساتھ ایک سال کی مدت کے لئے شیطان مقرر کر دیتا ہے اگر وہ دونوں اس آدمی کو فتنہ میں مبتلاء کر دیں تو ٹھیک ورنہ دونوں کے ہاتھ پاؤں اور ریڑھ کی ہڈی کاٹ دیتا ہے پھر اس شخص کے پاس دوسرے شیاطین بھیج دیتا ہے۔ علامہ ذھبی نے اس روایت کو غریب اور منکر کہا ہے۔ (سنید فی التفسیر)

حضرت سلیمان علیہ السلام اور شیطان:

شجاع بن ابی نصر کی سند سے شامیوں کے شرفاء میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک عفریت (سرکش)

جن سے فرمایا تجھے خرابی وتباہی ہو، ابلیس کہاں ہے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے
نبی! کیا آپ کو اس کے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا حکم تو
نہیں ملا لیکن وہ ابھی ہے کہاں، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ تشریف
لے چلیں (میں آپ کو اس کے پاس لے چلتا ہوں) چنانچہ وہ عفریت آپ کے
آگے آگے دوڑ رہا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے ساتھ تھے یہاں تک کہ
حضرت سلیمان علیہ السلام اچانک سمندر پر پہنچ گئے اور ابلیس پانی کی سطح پر بیٹھا ہوا تھا
جب ابلیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگا پھر کھڑا
ہوا اور آپ سے ملاقات کی اور کہا اے اللہ کے نبی! کیا آپ کو میرے متعلق کوئی
حکم ملا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں میں تمہارے پاس صرف اس لئے
آیا ہوں کہ تم سے یہ پوچھوں کہ تمہارا سب سے زیادہ پسندیدہ کام کیا ہے اور وہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ برا ہے؟ ابلیس نے کہا اللہ کی قسم اگر آپ
میرے پاس چل کر نہ آئے ہوتے تو کبھی بھی آپ کو وہ کام نہ بتاتا اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سب سے برا کام یہ ہے کہ مرد کا مرد سے منہ کالا کرے اور عورت عورت سے۔
(طرطوس کتاب تحریم الفواحش)

شیطان اپنے چیلوں سے حساب لیتا ہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس
اپنی شیطانی فوج زمین میں پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے جو مسلمان کو گمراہ کرکے آئے
گا میں اس کو تاج پہناؤں گا (جب شیطان کا یہ لشکر اپنے اپنے فتنے پھیلا کر شام
کے وقت واپس آئے) تو ان سے ایک شیطان اپنا کارنامہ سناتے ہوئے کہتا ہے
میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو
ابلیس کہتا ہے عنقریب وہ دوبارہ شادی کرلے گا (لہٰذا تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا)
ایک شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے

والدین کی نافرمانی کی تو شیطان اس کے جواب میں کہتا ہے عنقریب وہ ان کے ساتھ نیکی واچھا سلوک بھی کرے گا (تم نے بھی کوئی بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی تو شیطان کہتا ہے تو نے اچھا کام کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے فلاں آدمی کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا تو شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کام کیا پھر ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا تو شیطان کہتا ہے ہاں تو نے ہی تو کام کیا ہے (یعنی تو نے سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے)۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

عورت چھپانے کی چیز ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
''عورت چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے''۔ (ترمذی کتاب الرضاع)

عورت شیطان کا آدھا لشکر ہے:

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ شیطان نے عورت کو مخاطب کر کے کہا تو میرا آدھا لشکر ہے تو ہی میرا وہ تیر ہے جس سے میں مارتا ہوں تو ٹھیک نشانہ لگتا ہے خطاء نہیں کرتا اور تو ہی میرے بھید کی جگہ ہے اور تو ہی میری مشکل اور حاجت قاصد ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

دنیا کی محبت اور شیطان کے جال:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے اور عورتیں پھندے ہیں اور فرمایا شیطان کے نفس میں عورتوں سے زیادہ مضبوط اور کوئی جال نہیں ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی مبعوث نہیں فرمایا مگر شیطان عورتوں کے ذریعہ ان کو ہلاک کرنے سے مایوس نہیں ہوا۔ یعنی ہلاک کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انبیائے کرام علیہم السلام عورتوں کے ذریعہ شیطانی فتنوں سے محفوظ ہے۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے:

ابو بکر محمد بن احمد بن شیبہ "کتاب القلائد" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مرد کا شیطان تین جگہ پر رہتا ہے۔

(۱) اس کی آنکھوں میں۔

(۲) اس کے دل میں۔

(۳) اور اس کے آلہ تناسل میں۔

اور عورت کا شیطان بھی تین مقام پر رہتا ہے۔

(۱) اس کی آنکھوں میں۔

(۲) اس کے دل میں۔

(۳) اس کی سرین میں۔

شیطان کا علم، گھر، کتاب، کھانا اور پھندا:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ابلیس کو آسمان سے بھگا دیا گیا تو اس نے کہا اے رب! تو نے مجھ ملعون کر دیا ہے تو میرا علم کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جادو، ابلیس نے کہا میرا پڑھنا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شعر وشاعری، ابلیس نے پھر پوچھا میری کتاب کون سی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کے جسموں پر گودنے کے نشانات، ابلیس نے پوچھا میرا کھانا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مردار اور تمام وہ جانور جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو، ابلیس نے

پوچھا میرا امکان کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا غسل خانہ، ابلیس نے پوچھا میری نشست گاہ کہاں ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بازار، ابلیس نے پھر پوچھا میرا موذن کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیقی، ابلیس نے کہا میرا جال و پھندا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتیں۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کا سرمہ اور چٹنی:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

شیطان کا سرمہ بھی ہے اور چٹنی بھی ہے، جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو اللہ کا ذکر کرنے سے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور جب اس کی چٹنی چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان برائی میں تیز ہو جاتی ہے یعنی بری باتیں بکنے لگتی ہے۔
(ابن ابی الدنیا، ابن عدی، طبرانی، بیہقی دلائل النبوۃ)

شیطان کا سرمہ، چٹنی اور نسوار:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں: ابن عدی اور امام بیہقی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شیطان کے لئے سرمہ، چٹنی اور نسوار بھی ہیں اس کی چٹنی تو جھوٹ بولنا ہے اور اس کی نسوار غصہ کرنا ہے اور اس کا سرمہ نیند کرنا ہے۔

شیطان کو کیا کیا ملا؟

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابلیس کو آسمان سے زمین پر اتار دیا گیا تو ابلیس نے کہا اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا اور تو نے مجھے مردود قرار دیدیا ہے لہٰذا تو میرے لئے مجلس بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا گھر) غسل خانہ، ابلیس نے کہا میرے لئے کھانا

مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا کھانا) وہ چیز ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، ابلیس نے کہا میرے لئے پینا مقرر فرمادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تمہارا پینا) ہر نشہ آور چیز ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے موذن مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مزامیر وموسیقی ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے پڑھنا متعین کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیرا پڑھنا) شعروشاعری (شعرونظم اور گیت کہنا) ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے کتاب مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیری کتاب) گودنا (بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل بھرنا) ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے حدیث (کلام) معین کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تیری گفتگو) جھوٹ بولنا ہے، ابلیس نے کہا میرا رسول وقاصد بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہانت (فال بتانا) تیرا قاصد ہے، ابلیس نے کہا میرے لئے جال وپھندے مقرر کردے اللہ تعالیٰ نے فرمایا عورتیں تیرا پھندا ہیں۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابن مردویہ)

شیطان انسان کو قابو میں کیسے کرتا ہے:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں سیاحوں میں سے ایک عبادت گزار شخص کو شیطان نے گمراہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کا کچھ بگاڑ نہ سکا آخر کار شیطان نے اس کو کہا کیا تم مجھ سے اس کام کے متعلق سوال نہیں کرتے جس کے ذریعہ میں انسانوں کو گمراہ کرتا ہوں اس عابد نے کہا کیوں نہیں بتاؤ (تاکہ میں بھی ان کاموں سے بچتا رہوں) تم مجھے اس چیز سے آگاہ کرو جو تمہارے نفس میں لوگوں کو گمراہ کرنے کی سب سے مضبوط چیز ہے ابلیس نے کہا حرص، غصہ اور نشہ، کیوں کہ آدمی جب حریص (لالچی) ہوتا ہے تو ہم اس کی نظر میں اس کے مال کو کم کردیتے ہیں اور اسے لوگوں کے مالوں میں رغبت دلاتے ہیں اور جب انسان غصہ ور ہوتا ہے تو ہم اسے اپنے درمیان بچوں کے گیند گھومانے کی طرح گھماتے ہیں پس اگر اس کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی دعا سے

مردوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے اور جب وہ نشہ میں ہوتا ہے تو ہم اسے ہر قسم کی شہوت کی طرف کھینچتے ہیں جس طرح بکری کو کان پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت عبید اللہ بن وھب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک نبی نے ابلیس سے فرمایا تو ابلیس ان کے سامنے ظاہر ہوا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو انسانوں پر کس چیز سے غالب آتا ہے؟ ابلیس نے کہا میں اس کو غصہ اور شہوت کے وقت قابو کر لیتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

شیطان انسان کے کتنا پیچھے پڑا رہتا ہے:

حضرت ابو خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ شیطان کہتا ہے:۔ انسان بھلا مجھ پر کیسے غالب آ سکتا ہے اور جب وہ خوش ہوتا ہے تو میں آتا ہوں اور اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہوں اور جب وہ غصہ کرتا ہے تو میں اڑ کر اس کے دماغ پر سوار ہو جاتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:

غصہ نفس کے اس جوش کو کہتے ہیں جب دوسرے یا اسے دفع کرنے پر ابھارے غصہ برا و حرام ہے اور اچھا بھی اگر اللہ کی رضا کے لئے ہو تو اچھا ہے مثلاً مجاہد فی سبیل اللہ کو کفار پر یا کسی عالم ناصح کو فساق و فجار پر یا ماں باپ کو نافرمان اولاد پر غصہ کرنا اچھا ہے لیکن وہ غصہ جو نفسانیت پر کسی کو آتا ہے وہ بُرا ہے غصہ ایسی بری چیز ہے کہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے غصہ شیطان مردود کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اسی لئے آگ کی طرح بھڑکتا ہے اس لئے فقہاء نے غصہ کے وقت وضوء کرنے کو مستحب کہا ہے تا کہ آگ پانی سے بجھ جائے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اس سے بھی نہ

جائے تو لیٹ جائے لہٰذا انسان کو کبھی غصہ نہیں کرنا چاہئے اور نہ شیطان کی مرضی پر چلنا چاہئے۔ (از مترجم)

اللہ کا ذکر کرنے والوں پر شیطان کا آخری حربہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ شیطان ذکر کی مجلس والوں کو فتنہ کرنے کے لئے چکر دیتا ہے جب ان میں تفریق کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اس مجلس میں جاتا ہے جو لوگ دنیا کا ذکر کررہے ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے یہاں تک کہ وہ آپس میں لڑنا شروع کردیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرنے والے ان کے درمیان میں آکر لڑنے سے روکتے ہیں اس طرح شیطان ذکر کرنے والوں کو منتشر کردیتا ہے۔

(امام احمد کتاب الزھد)

عورت کو حیض کی زیادتی شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے:

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بہت سخت اور بہت زیادہ استحاضہ میں مبتلا رہتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بیماری شیطان کے اثرات میں سے ایک اثر ہے (یعنی تیری رحم کی رگ میں شیطان نے انگلی ماری جس سے یہ بیماری ہوگئی)۔

(مسند احمد، ابوداود کتاب الطہارت، ترمذی کتاب الطہارت)

مؤلف (قاضی بدرالدین شبلی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فرمان اس حدیث صحیح کے منافی نہیں ہے جس میں فرمایا گیا ''ان ذلک عرق'' یعنی استحاضہ کا خون رگ کا خون ہے۔ اس لئے کہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے جب شیطان اس رگ کو حرکت دیتا ہے تو اس سے خون جاری ہوجاتا ہے اور شیطان کا اس خاص رگ میں تصرف ہے اور ایک ایسا خاص تصرف ہے جو بدن کی دوسری رگوں میں نہیں ہے اسی وجہ سے جادوگر لوگ عورت

کے اس رگ کے خون کو عورتوں سے۔ بہت سے سفلی عملوں میں استعمال کرتے ہیں اور شیطان کی اس حرکت سے جادوگر فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی جماعت سے پیچھے ہٹنے والا شیطان کے پھندے میں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم میں سے جو شخص جنت کا عیش چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹا رہے اس لئے کہ ایک (اکیلے) آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو سے بہت دور رہتا ہے۔ (مسند احمد، ترمذی کتاب الفتن)

ابن صاعد، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید اور حمایت ونصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو جماعت کی مخالفت کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ کی تائید وحمایت جماعت والوں پر ہے جو کوئی جماعت سے الگ ہونے والا جدا ہوتا ہے تو شیاطین اس کو اس طرح اچک لیتے ہیں جس طرح سے بھیڑیا بکری کو ریوڑ سے اچک لیتا ہے۔ (دار قطنی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ایک لکیر کھینچی پھر فرمایا یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے تو تم اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گا۔ (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو الگ اور دور کنارے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے لہٰذا تم گمراہی سے بچو اور بڑی جماعت کو اور مسجد کو لازم

پکڑو۔ (مسند احمد)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (ترمذی کتاب العلم، ابن ماجہ)

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک واقعہ:

علی بن عاصم کی سند سے ایک بصری سے نقل ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک عالم اور ایک عابد آپس میں اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتے تھے تو شیطان نے ابلیس سے کہا ہم بہت کوشش کے باوجود ان کو جدا کرنے پر قابو نہ ہو سکے تو ابلیس نے کہا ان کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں پھر ابلیس عبادت گزار (غیر عالم دین) کے راستہ میں بیٹھ گیا جب عابد شیطان کے سامنے آیا یہاں تک کہ عابد ابلیس اس کے سامنے بوڑھے عمر رسیدہ کی صورت میں کھڑا ہو گیا اپنے ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ظاہر کئے ہوئے تھا چنانچہ ابلیس نے عابد سے پوچھا میرے دل میں ایک سوال ابھر رہا ہے تو میں نے سوچا کہ اس کے متعلق آپ سے پوچھ لوں۔ عابد نے کہا پوچھو اگر میرے علم میں ہوگا تو اس کا جواب دے دوں گا شیطان نے کہا کیا اللہ عزوجل اس کی طاقت رکھتا ہے کہ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور پانی کو ایک انڈے میں بغیر انڈے کو بڑا کئے سما دے اور بغیر ان مخلوقات کو چھوٹا کئے؟ عابد نے حیران ہو کر پوچھا بغیر انڈے کو بڑھائے اور بغیر ان چیزوں کے کم کئے۔ عابد سوچ میں پڑ گیا تو ابلیس نے عابد سے کہا اب آپ چلے جائیں پھر شیطان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک میں ڈال کر ہلاک کر دیا پھر ابلیس عالم کے راستہ میں بیٹھا جب عالم شیطان کے سامنے ہوا یہاں تک کہ ابلیس قریب پہنچا تو ابلیس (احتراماً) کھڑا ہو گیا اور پوچھا اے حضرت! میرے دل میں ایک سوال کھٹک رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کو آپ

سے پوچھ لوں عالم نے فرمایا پوچھو اگر مجھے معلوم ہوگا تو تمہیں بتادوں گا ابلیس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ تمام آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور پانی کو ایک انڈے میں بغیر انڈے کو بڑا کئے اور بغیر مخلوقات کو چھوٹا کئے سمادے؟ عالم نے ابلیس کو جواب دیا بالکل اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا ہے تو شیطان نے انکار کے لہجہ میں رد کردیا اور کہا انڈے کو بڑھائے بغیر اور ان مخلوقات کو چھوٹا کئے بغیر کیسے سمادے گا؟ عالم نے ابلیس کو جھڑک کر کہا بالکل کرسکتا ہے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی "انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون" (سورہ یسٰین)

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ کا کام تو یہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چاہیے اس سے فرمائے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے"۔

تو ابلیس نے اپنے شیاطین ساتھیوں سے کہا میں تمہیں یہی جواب سنوانے کے لئے یہاں لایا تھا۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

فائدہ:

اس واقعہ سے عالم اور عابد کا فرق واضح ہوتا ہے کہ عابد تو شیطان کے جال میں آسانی سے پھنس سکتا ہے لیکن عالم شیطان کے جال میں آسانی سے نہیں پھنستا اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے مکروفریب اور اس کی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے آمین۔ (از مترجم)

شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟

حضرت صفوان کی سند سے ایک شیخ سے روایت ہے کہ مومن جب وفات پاتا ہے تو شیطان اس مومن پر اس کے گھر کے بعض افراد سے بھی زیادہ روتا ہے جب کہ شیطان اس کو دنیا میں گمراہ کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا ہو۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بوقت وصال شیطان کا گمراہ کرنا:

حضرت صالح بن امام بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو موت کے وقت بار بار یہی کہتے سنا، ابھی نہیں بعد میں ابھی نہیں بعد میں، تو میں نے عرض کیا اے ابا جان! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا شیطان میرے سرہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اے احمد! مجھے فلاں سوال کا جواب دو، فلاں مسئلہ بتاؤ اور میں کہہ رہا ہوں ابھی نہیں بعد میں ابھی نہیں بعد میں۔

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کا اللہ کی حمد کرنا:

عبداللہ بن امام احمد ''زوائد الزھد'' میں حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ سے راویت فرماتے ہیں کہ جب مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔

سبحان الذی نجی ھذا العبد من الشیطان الرجیم یا ویحہ کیف نجا○

ترجمہ: پاک وہ ذات جس نے اس بندہ کو شیطان مردود سے نجات عطا فرمائی واہ کیا خوب کامیاب ہوا۔

موت کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابو نعیم ''حلیہ'' میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مرنے والوں کے پاس جاؤ اور انہیں ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو اس لئے کے بہت سے بردبار اور دانشور مرد اور عورتیں اس موت کے میدان میں حیران اور ششدر (پریشان) ہو جاتے ہیں

اور اس وقت موت کے میدان میں شیطان انسان کے سب سے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔

ملک الموت نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں:

ابن ابی حاتم، حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ملک الموت (حضرت جبرئیل علیہ السلام) نمازوں کی اوقات میں لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں پھر جب وہ آدمی کو اس کی موت کے وقت دیکھتے ہیں تو اگر وہ نماز کی پابندی کرتا تھا تو اس کے قریب ہوجاتے ہیں اور اس سے شیطان کو دفع کرکے "لا الہ الا اللہ" کی تلقین کرتے ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

شیطان قبر میں بھی فتنہ ڈالتا ہے:

حکیم ترمذی، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب (قبر میں) میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان اس کے پاس اپنی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں (اگر میت کافر ہو تو اس کو رب کہہ دیتا ہے ورنہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے)۔

حکیم ترمذی فرماتے ہیں اس بات کی تائید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ نے میت کے دفن کرنے کے وقت فرمایا تھا "اللھم اجرہ من الشیطان" یعنی اے اللہ! اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ لہٰذا اگر شیطان وہاں ایسی خباثت نہیں کرتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا نہ فرماتے۔ (نوادر الاصول)

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کیے:

امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کہ قیاس سب سے پہلے ابلیس نے کیا تھا۔ (ابن ابی شیبہ، ابو عروبہ الاوائل)

ابن جریر، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

ابن ابی شیبہ، حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عشاء کا نام عتمہ کس نے رکھا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیطان نے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔نوحہ وماتم سب سے پہلے شیطان نے کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ گانا سب سے پہلے ابلیس نے گایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے جب ابلیس کو پیدا کیا تو سب سے پہلے ابلیس نے ہی خراٹا لیا۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

خلاصہ کلام:

پانچ کام ایسے ہیں جن کو سب سے پہلے ابلیس نے انجام دیئے وہ یہ ہیں۔(۱) قیاس (۲) عشاء کا نام عتمہ رکھنا (۳) نوحہ وماتم کرنا (۴) گانا گانا (۵) خراٹا مار کر سونا۔

بازار شیطان کا مرکز ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے نہ بنو اور نہ اس سے آخر میں نکلنے والے کیونکہ یہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے یہیں پر اس نے لوگوں کو گمراہ کرنے کا اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان نے یہیں انڈے دیئے اور یہیں بچے دیئے۔ (طبرانی)

شیطان کی اولاد:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں اور ہر ایک کو اس نے علیحدہ علیحدہ کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں (۱) ثبر (۲) اعور (۳) مسوط (۴) داسم (۵) زلنبور۔

(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

ثبر:

ثبر مصیبتوں کا مالک ہے جو بے صبری کرنے اور گریبان پھاڑنے اور منہ پر طمانچہ مارنے پیٹنے اور خلاف اسلام جہالت کی باتیں کہنے کا حکم دیتا ہے۔

اعور:

اعور زنا کاری کا مالک ہے جو زنا کا حکم دیتا ہے اور اس کو خوبصورت دکھاتا ہے۔

مسوط:

مسوط جھوٹ کا مالک ہے جو آدمی کو جھوٹ القا کرتا ہے تو وہ دوسرے شخص کو خبر دیتا ہے پھر وہ شخص اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں شکل سے پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا اسی نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

داسم:

داسم آدمی کے ساتھ اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور اس کے گھر والوں کے عیب بتا کر ان کے اوپر غصہ دلاتا ہے۔

زلینور:

بازاروں کا نگران ہے جس نے اپنی گمراہیوں کا جھنڈا بازار میں گاڑ رکھا ہے۔

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی انسان ایسا نہیں پیدا کیا گیا جسے پیدائش کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہوا (پیدائش کے وقت ہر بچہ کو شیطان ٹچ کرتا ہے) وہ بچہ کے چھونے ہی کی وجہ سے چیختا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان نے نہیں چھوا اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو۔

وانی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطان الرجیم۔

(سورہ آل عمران)

اور میں (حضرت مریم کی والدہ) اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری (اللہ تعالیٰ) پناہ میں دیتی ہوں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل بنی آدم حضرت عیسیٰ بن مریم کے سوا ہر انسان کے پہلو (کوکھ) میں جب وہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اپنی انگلی چبھوتا ہے ان کو بھی چبھونے گیا تو پردہ میں چبھو دیا (ان کو نہ چبھو سکا)۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ کا پیدائش کے وقت چیخنا اور چلانا بچہ کی کوکھ میں شیطان کے انگلی مارنے کی وجہ سے ہے۔ (مسلم)

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مسلم'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس خصوصیت میں

تمام انبیاء علیہم السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک ہیں (شیطان انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو بھی پیدائش کے وقت اپنی انگلی نہیں چھو سکا)۔

شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح سے گردش کرتا ہے جس طرح خون جاری وساری ہے (لیکن صاحب مشکوٰۃ نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔مترجم) (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان سے کیسے نجات پا سکتے ہیں جب کہ وہ ہم میں خون کی طرح جاری وساری ہے۔(ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

شیطان کی خباثت:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان انسان کے آلہ تناسل (ذکر، عضو تناسل) کے سوراخ میں داخل ہو جاتا ہے اور پاخانہ کے راستہ میں انڈے دیتا ہے اس کی وجہ سے انسان سمجھتا ہے کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی مسلمان جب تک ریح خارج ہونے کے آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے یا تری نہ دیکھے تو نماز ہرگز نہ توڑے۔

(عبدالرزاق المصنف، ابن ابی شیبہ، ابن ابی داؤد کتاب الوسوسہ)

بچوں کو شیاطین سے بچانے کا طریقہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آ جائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین (فتنہ ڈالنے کے لئے) منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی (۲/۵ حصہ) رات گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ شریف پڑھ

کر اپنے دروازے بند کرلو اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ شریف کہہ کر اپنے برتنوں کو بھی ڈھانک دو اور ان کو ڈھانک نہ سکو تو اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

کبوتر شیطان کے شر سے بچوں کو بچاتا ہے:

حرب الکرمانی اپنے "مسائل" میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کٹے ہوئے پروں والے کبوتر گھروں میں رکھا کرو کہ یہ شیطان کو تمہارے بچوں کی بجائے اپنے ساتھ مشغول رکھیں گے۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں شیرازی "الالقاب" میں اور خطیب "تاریخ خطیب" میں اور دیلمی "مسند الفردوس" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پر کٹے کبوتر گھروں میں رکھو کہ یہ تمہارے بچوں کی بجائے جنوں کو کھیل میں مشغول کیے رہتے ہیں۔

خالی بستر پر شیطان سوتا ہے:

حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں بچھے ہوئے بستر پر کوئی نہ سویا ہو تو اس پر شیطان سو جاتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بستر چند قسم کے ہوتے ہیں ان میں سے ایک بستر تو آدمی کا ہوتا ہے، ایک اس کی بیوی کا ہوتا ہے، تیسرا مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کا ہوتا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم دوپہر میں قیلولہ کرو اس لئے کہ شیطان دوپہر کو قیلولہ نہیں کرتا (قیلولہ دوپہر میں کچھ دیر سونے کو کہتے ہیں)۔

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں اس حدیث کو امام طبرانی نے "اوسط" میں اور امام ابونعیم نے "الطب" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہیں الفاظ میں مرفوعاً (جس حدیث کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ہے) روایت کیا ہے۔

شیطان کی گرہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی میں تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت بڑی ہے سو جا پھر اگر وہ سونے والا بندہ جاگ جاتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ بندہ خوش دل اور بشاش و پاک ہو جاتا ہے ورنہ وہ صبح کو سست و کاہل اور ناپاک طبیعت اٹھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

شیطان کا انسان کے کان میں پیشاب کرنا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا وہ صبح تک سوتا رہتا ہے نماز کے لئے بھی نہیں اٹھتا تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ ایسا شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

بُرے خواب سے بچنے کا طریقہ:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

فرماتے سنا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص بُرا و ناپسندیدہ خواب دیکھے تو جب بیدار ہو اپنے بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور اس خواب کے شر اور اس کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اس لئے کہ وہ خواب اسے ہرگز نقصان و ضرر نہ پہنچائے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

خواب کی تین اقسام:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواب تین قسم کے ہیں۔

(۱) ان میں سے ایک شیطانی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ انسان کو ڈراتا ہے۔

(۲) دوسرے ان میں سے وہ ہوتے ہیں جو آدمی کے جاگتے میں خیالات ہوتے ہیں وہ رات کو سامنے آجاتے ہیں۔

(۳) تیسرا وہ خواب ہے جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے (اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جو مسلمان کی خیر خواہی کے طور پر اسے دیکھایا جاتا ہے)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ از مترجم:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (تابعی ماہر تعبیر رؤیا) نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) نفسانی خیالات (۲) دوسرا شیطان کی دھمکی (۳) تیسرا اللہ تعالیٰ کی بشارت۔ لہٰذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے بلکہ نیند سے اٹھ کر حتی المقدر نماز پڑھے۔ علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں طوق دیکھنا ناپسند فرماتے تھے اور (پاؤں میں) بیڑیاں دیکھنا پسند فرماتے تھے کہا جاتا ہے کہ قید

(پاؤں میں بیڑیاں) دیکھنا دین میں ثابت قدمی ہے۔ (از مترجم)

شیطان، رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آ سکتا:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا) اس لئے کہ شیطان میری صورت اپنا کر نہیں دکھا سکتا۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری، مسلم از مترجم)

شیطان، رسول اللہ ﷺ اور کعبہ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان نہ تو میری صورت اختیار کرسکتا ہے نہ کعبہ شریف کی۔ (طبرانی صغیر)

شیطان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی شکل نہیں اختیار کرسکتا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا واقعی اس نے انہی کو دیکھا کیونکہ شیطان ان کی شکل بھی اختیار نہیں کرسکتا۔

(خطیب فی التاریخ)

بعد نماز فجر وعصر نماز نہ پڑھنے کی وجہ:

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں پھر جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینگ پھر سورج کے ساتھ لگ جاتا ہے سورج ڈھل جاتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے پھر جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے تو پھر سورج کے قریب ہو جاتا ہے اور جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(موطا امام مالک، احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی السنن)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور دو سینگوں کے درمیان غروب بھی ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

قرطبی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ سورج اس وقت تک کبھی طلوع نہ ہوگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کے پاس نہ آئے پھر اسے طلوع ہونے کا حکم دیتا ہے تو شیطان سورج کے پاس آ کر اسے طلوع ہونے میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے مگر سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کا نچلا حصہ جلا دیتا ہے اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اس وقت بھی شیطان کا نچلا حصہ اس وقت بھی جلا دیا جاتا ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہی سے طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب بھی ہوتا ہے۔

شیطان کے بیٹھنے کی جگہ:

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ شیطان کے بیٹھک (بیٹھنے کی جگہ) ہے۔ (احمد)

ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اس طرح بیٹھنا کہ اس کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ حصہ سائے میں ہو شیطان کی جگہ بیٹھنا ہے (ایسی جگہ بیٹھنا کہ اس کا کچھ حصہ سائے میں ہو شیطان کی جگہ شیطان کی بیٹھک ہے)۔

ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

اور ابن ابی شیبہ اور ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت سعیّد بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں شیطان کی بیٹھک سایہ اور دھوپ کے درمیان ہے۔

ابو بکر خلال ''کتاب الادب'' میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کی بیٹھک ہے۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان نیند کرتا ہے۔ (مترجم)

ظالم جج شیطان کی گرفت میں:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب تک قاضی اور فیصلہ کرنے والا جج ظلم نہ کرے اس وقت تک اللہ

تعالیٰ (کی مدد) اس کے ساتھ ہوتی ہے اور جب وہ ظلم وزیادتی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہٹ جاتی ہے اور شیطان اس کو قابو کر لیتا ہے۔ (ترمذی)

شیطان اذان سن کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب تثویب (تکبیر) کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہی تو پھر واپس آ جاتا ہے تا کہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالے اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو (اس کو وہ چیزیں یاد دلاتا ہے) جو اس کو یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے:

حرب الکرمانی اپنے ''مسائل'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے کیونکہ شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

انسان کے سجدہ پر شیطان روتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب انسان آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اس پر سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہٹ کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا اور اس کو جنت مل گئی اور مجھے بھی سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور مجھے دوزخ ملی۔ (مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ)

حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو نے ملعون پر لعنت کی اور جب تو اس سے پناہ مانگتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے فرمانبرداری کی اور شیطان کا حکم دیا گیا تو اس نے نافرمانی کی اسی وجہ سے انسان کے لئے جنت ہوگئی اور شیطان کے لئے دوزخ۔

(ابن ابی الدنیا)

شیطان کو گالیاں نہ دو:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں مخلص، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تم شیطان کو گالیاں نہ دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

نماز میں شیطان کی شرارتیں:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان نماز میں تمہارے اردگرد گھومتا ہے تاکہ تمہاری نماز باطل کردے جب باطل کرنے سے مایوس ہوجاتا ہے تو نمازی کی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ نمازی یہ سمجھے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز نہ توڑے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے۔

(عبدالرزاق المصنف)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس نماز کی حالت میں بھی آجاتا ہے اور نمازی کی دبر میں پھونکنے لگتا ہے اور اس کے ذکر کے سوراخ کو تر کردیتا ہے پھر (نمازی سے) کہتا ہے تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن سنو! تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز ہرگز نہ توڑے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے یا تری نہ پائے۔

(عبدالرزاق المصنف)

نماز میں اونگھنا شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ کے وقت اونگھنا اللہ کی طرف سے امان (رحمت و مدد) ہوتا ہے اور نماز میں اونگھنا شیطان (کی شرارت) سے ہوتا ہے۔ (طبرانی)

نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نماز میں جمائی اور چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ، طبرانی)

فائدہ از مترجم:

حدیث شریف میں ہے کہ بات کے وقت چھینک آنا شاہد عدل ہے جیسا کہ طبرانی اور حکیم کی روایت میں ہے کہ جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آ جائے تو وہ حق ہے اور دعا کے وقت چھینک آ جانا سچا گواہ ہے لیکن نماز میں چھینک آئے تو اسے حتی المقدر دفع کرے۔ اور جماہی نماز میں آنا بہت بُرا ہے اور شیطان کی طرف سے ہے جس کی کئی حدیثوں میں مذمت آئی ہے اس کے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں فوراً خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو اسی وقت رک جائے گی۔ (از مترجم)

کیا چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں امام ترمذی حضرت دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کے دوران چھینک، اونگھ اور جمائی اور ماہواری قے اور نکسیر (ناک سے خون گرنا) کا ہونا شیطان کی طرف ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں جمائی اور

وعظ و نصیحت کے وقت شدت سے چھینک اور اونگھ آنا شیطان کی طرف سے ہے۔
(ابن ابی شیبہ)

شیطان کا پیشاب:

حضرت عبدالرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اس کی اطلاع دی گئی کہ شیطان کا قارورہ (پیشاب) بھی ہوتا ہے شیطان قوم کو نماز میں سنگھاتا ہے تا کہ وہ جمائی لیں۔ (اور نماز کا خشوع خضوع باطل ہوجائے)۔ (ابن ابی شیبہ)

عبدالرزاق ''المصنف'' میں روایت کرتے ہیں کہ شیطان کا ایک قارورہ ہے اس میں کچھ چھڑکنے کی چیز ہے جب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو شیطان ان کو سنگھاتا ہے اور وہ جمائیاں لینے لگتے ہیں لہٰذا جس شخص میں یہ بات پائی جائے تو اس شخص کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہونٹ اور نتھے بند رکھے۔

جلد بازی شیطانی کام ہے:

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اطمینان اور غور و فکر کے بعد کام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی)

مرغ اور گدھے کی آواز سن کر کیا کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیوں کہ وہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیوں کہ وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

نمازی حضرات کے لئے مسجد میں شیطان کا جال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

تم میں سے جب کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر پہلے اس کے ساتھ انس ومحبت کرتا ہے جس طرح آدمی اپنے جانور کے ساتھ انس ومحبت کرتا ہے اور جب اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی گردن میں پھندا ڈال دیتا ہے یا اسے لگام ڈال دیتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اس کی شرارت کا مشاہدہ کرتے ہو اور پھندے والے کو تم اس طرح دیکھتے ہو کہ وہ جھکا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور لگام والے کو اس طرح دیکھتے ہو کہ اس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

شیطان کا نماز کی صف میں گھسنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور مل کر کھڑے ہو (دو آدمیوں کے درمیان فرجہ خلا نہ ہو) اور اسی طرح دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ رکھو اور اپنی گردنیں برابر رکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں صفوں کے درمیان خلا میں شیطان کو بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھ رہا ہوں۔ (مسند احمد)

مسجد سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں تو وہ دوڑ کے اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر لہٰذا تم میں سے جب کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھ لے

اللھم انی اعوذ بك من ابلیس وجنوده ○

یعنی اے اللہ! میں ابلیس اور اس کی فوج سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس لئے کہ جب یہ دعا پڑھ لے گا تو ابلیس کی فوج اس کو کچھ نقصان

نہیں پہنچا سکتی۔ (ابن السنی عمل الیوم واللیل)

شیطان سے حضرت ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا واقعہ:

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ آپس میں گفتگو کررہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن غسیل الملائکہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی مسجد سے باہر شیطان سے ملاقات ہوگئی تو شیطان نے کہا اے حنظلہ! مجھے پہچانتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں تجھے پہچانتا ہوں شیطان نے کہا بتاؤ میں کون ہوں؟ حضرت عبداللہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو شیطان ہے، شیطان نے پوچھا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں مسجد سے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے باہر نکلا تو جب میں نے تجھے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بجائے میری نظر تجھے دیکھنے میں مشغول ہوگئی اس سے میں جان گیا کہ شیطان ہی ہے شیطان نے کہا اے حنظلہ کے بیٹے! تم نے بالکل درست کہا میں ایک بات تمہیں سکھاتا ہوں اسے تم میری طرف سے یاد کرلو حضرت عبداللہ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے شیطان نے کہا دیکھ لیں اگر بہتر ہو تو قبول فرمائیں اگر غلط ہو تو ٹھکرا دیں اے ابن حنظلہ! اپنی پسند کی چیز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے مت مانگنا اور اس کا خاص خیال رکھنا کہ غصہ کے وقت آپ کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا، ابن عساکر)

قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ:

حضرت ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلیمان اور دوسرے حضرات سے سنا ہے کہ ابلیس ملعون قارون کے سامنے اسے گمراہ کرنے کے لئے ظاہر ہوا جب کہ قارون چالیس سال تک پہاڑ میں رہ کر عبادت کرچکا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم سے عبادت کرنے میں فوقیت رکھتا تھا ابلیس نے اس کو گمراہ کرنے کے لئے بہت سے شیاطین بھیجے لیکن کوئی بھی اس کو گمراہ نہ کرسکا تو ابلیس

خود اس کے سامنے آیا اور اس کے ساتھ ہی پہاڑ میں عبادت ایسی دکھانے لگا کہ اس کی عبادت جیسی عبادت کرنے سے عاجز ہو جاتا (قارون کی ہمت جواب دے جاتی) چنانچہ قارون نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تو ابلیس نے کہا اے قارون! بس تو اسی پر راضی وقناعت کر کے بیٹھ گیا ہے تو بنی اسرائیل کے جنازوں میں بھی نہیں جاتا اور ان کے ساتھ جماعت میں بھی شریک نہیں ہوتا اس طرح ابلیس نے قارون کو پہاڑ سے چکر دیکر گرجا گھر میں داخل کردیا اور بنی اسرائیل ابلیس اور قارون کے پاس کھانا لانے لگے تو ابلیس نے کہا اے قارون! ہم اسی پر راضی ہو گئے اور بنی اسرائیل پر بوجھ بن گئے ہیں تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ ابلیس نے کہا ہم ایک دن محنت کریں اور ہفتہ کے باقی دن عبادت میں گزاریں قارون نے کہا بالکل درست ہے چند دن کے بعد پھر ابلیس نے کہا ہم تو اسی پر خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں نہ ہم صدقہ کرتے ہیں اور نہ خیرات، تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ابلیس نے کہا ہم کو ایک دن تجارت کرنا چاہیئے اور ایک دن عبادت جب اس نے یہ کام شروع کردیا تو ابلیس اس سے علیحدہ ہو گیا اور اسے چھوڑ دیا اور قارون کے سامنے دنیا کے خزانے جمع ہو گئے (اسی طرح وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آ گیا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔) (ابن ابی الدنیا)

آدمی کو قتل کرنا شیطان نے سکھایا:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں ابن جریر حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جس بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا حالانکہ وہ قتل کرنا نہیں جانتا تھا کہ اس کو کیسے قتل کرے تو ابلیس اس کے سامنے ایک پرندے کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے ایک پرندے کو پکڑا اور اس کا سر دو

پتھروں کے درمیان رکھ کر توڑ دیا اس طرح ابلیس نے اس کو قتل کرنا سکھا دیا۔

قتل ہابیل پر حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان میں مکالمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا۔

تغيرت البلاد ومن عليها　　فوجه لأرض مغبر قبيح

ترجمہ: تمام شہر اور ان کے باشندے متغیر و پریشان ہو گئے اور زمین کی سطح غبار آلودو بدصورت ہو گئی۔

تغير كل ذي لون وطعم　　وقل بشاشة الوجه المليح

ترجمہ: ہر رنگ دار مزہ دار چیز بدل گئی اور حسین وجمیل چہرہ کی تر و تازگی ماند پڑ گئی۔

قتل قابيل هابيلا أخاه　　فواحزنا مضى الوجه المليح

ترجمہ: قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا ہائے افسوس اس نے ہمیں پریشان وغمگین کر دیا آہ خوبصورت چہرے رخصت ہو گئے۔

ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے جواب میں کہا۔

تنح عن البلاد وساكنيها　　فبي في الخلد ضاق بك الفسيح

ترجمہ: تو شہروں سے اور اس کے باشندوں سے الگ ہو گیا میری وجہ سے تجھ پر اتنی وسیع وعریض جنت تنگ ہو گئی۔

وكنت بها وزوجك في رخاء　　وقبلك من أذى الدنيا مريح

جبکہ جنت میں تو اور تیری بیوی خوش وخرم تھے اور تمہارے دل دنیا کی تکالیف سے محفوظ تھے۔

مهما انفكت مكايدتي ومكري　　الى أن فاتك الثمر الربيح

ترجمہ: میں نے بھی اپنے مکر اور چالبازیاں ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ تم

سے تروتازہ کھجور بھی چھین گئی۔ (خطیب، ابن عساکر فی التاریخ)

شیطان نے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو کیسے قتل کرایا:

اسحاق بن بشر ''المبتدا'' میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابو یحییٰ! مجھے اپنے قتل کے متعلق بتائیے کہ آپ کا قتل کیسے ہوا تھا اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول! صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھے اور سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین چہرے والے تھے اور وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (سیدا وحصورا)(سورہ آل عمران) اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کر بیٹھی یہ عورت زنا کار تھی اس نے یحییٰ کی طرف پیغام بھیجا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بچایا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام رک گئے اور اس کے پاس جانے سے منع کر دیا تو اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کے پاس جمع ہوتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا تو نہ اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ جھوٹ بولتا تھا چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لئے گھر سے نکلا تو اس کی ملکہ نے بھی کھڑے ہو کر اسے رخصت کیا تو بادشاہ حیران ہو گیا کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا جب وہ اس کو رخصت کر چکی تو بادشاہ نے کہا مجھ سے مانگو آج جو مانگو گی دوں گا ملکہ نے کہا حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا خون مانگتی ہوں بادشاہ نے کہا اس کے سوا کچھ اور مانگو ملکہ نے کہا مجھے وہی چاہئے بادشاہ نے کہا اچھا اس کا خون تجھے بخشا پھر اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس کچھ جنگجو بہادر بھیجے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اس وقت نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ ان کو ایک تشتری میں ذبح

کردیا گیا اوران کا سر اور خون ملکہ کو بھیج دیا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس وقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟

حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے اپنی نماز نہیں توڑی جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک اس کے پاس بھیجا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا تو وہ بہت خوش ہوئی لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اوراس کی جاہ وجلال سمیت زمین میں دھنسا دیا جب صبح ہوئی بنی اسرائیل نے کہا زکریا کا معبود حضرت زکریا علیہ السلام کی وجہ سے غضب ناک ہوگیا ہے آؤ ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آ کر حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی قتل کردیں چنانچہ وہ مجھے قتل کرنے کی غرض سے میری تلاش میں نکل پڑے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں اس سے بھاگ نکلا اور ابلیس ان کے آگے آگے تھا وہ ان کی میری طرف رہنمائی کررہا تھا جب میں ان سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کرسکتا تو میرے لئے درخت پیش کیا گیا تو درخت نے کہا میری طرف آ جائیں اور وہ میرے لئے پھٹ گیا تو اس میں داخل ہوگیا ابلیس بھی وہاں پہنچ گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ پکڑ لیا اور اسی دوران درخت مجھے اپنے اندر چھپا کر مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر رہ گیا جب بنی اسرائیل پہنچے تو ابلیس نے کہا تم نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہوگیا ہے بنو اسرائیل نے کہا ہم اس درخت کو جلا دیتے ہیں ابلیس نے کہا بلکہ تم اس کو آرہ سے دو ٹکڑے کردو چنانچہ مجھے درخت سمیت آرہ کے ساتھ دو ٹکڑے کردیا گیا۔ (ابن عساکر)

جمائی شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرمایا ہے تم میں سے جو کوئی

چھینک مارے اور اس پر "الحمد لله" کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جب سنے تو یوں کہے "یرحمك الله" اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں سے جو کوئی جمائی کے وقت منہ کھول کر کہتا ہے "ہا" تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔
(بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

جمائی لینے والے کے پیٹ میں شیطان ہنستا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی جمائی لیتے وقت کہتا ہے آہ آہ تو شیطان اس کے اندر ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ جمائی لیتے چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کے وقت آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔
(ترمذی بسند حسن)

جمائی کے وقت شیطان پیٹ میں گھس جاتا ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیوں کہ شیطان جمائی کے ساتھ اند گھس جاتا ہے۔
(مسند احمد، بخاری، مسلم)

چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید قسم کی چھینک اور سخت قسم کی جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔
(ابن السنی عمل الیوم واللیل)

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے:

حضرت یزید بن مرثد، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا کوئی چھینک تو ان دونوں میں آواز بلند نہ کرے کیوں کہ شیطان ان دونوں میں آواز بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

(ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان)

شیطان کو سرخ رنگ پسند ہے:

میں (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) اور بوعدی، ابن قانع، ابن السکن، ابن مندہ اور ابونعیم ''المعرفہ'' میں اور امام بیہقی ''شعب الایمان'' میں حضرت رافع یزید ثقفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سرخی کو پسند کرتا ہے تم اپنے کو سرخی سے بچاؤ اور ہر قسم کے تکبر پیدا کرنے والے لباس سے بھی بچاؤ۔

لٹکا ہوا کپڑا شیطان پہن لیتا ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے لباس (پہننے کے کپڑے) لپیٹ کر رکھا کرو تو ان کی طاقت باقی وقائم رہے گی اس لئے کہ شیطان جب کوئی کپڑا لپیٹا ہوا پاتا ہے تو اس کو نہیں پہنتا لیکن جب وہ کھلا ہوا (لٹکا ہوا) پاتا ہے تو شیطان اس کو پہن لیتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

بغیر شملہ کا عمامہ شیطان کی پگڑی ہے:

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص اپنے سر پر عمامہ اپنی ٹھوڑی کے نیچے نہیں کرتا ہے (عمامہ کا شملہ ایک بالشت کا ہو) تو وہ شیطان کی پگڑی ہے۔ (بیہقی)

ایک سانس میں پانی پینا شیطان کا طریقہ ہے:

حضرت ابو بکر محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سانس میں غٹ غٹ پینے سے منع فرمایا (ایک سانس میں پینا) شیطان کا پینا ہے۔ (بیہقی)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سانس میں پانی مت پیو کیونکہ یہ شیطان کے پینے کا طریقہ ہے۔ (بیہقی)

شیطان کھلے برتن میں تھوک دیتا ہے:

حضرت ابو جعفر محمد بن عبدالرحمان بن یزید وہ حضرت زادان رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جب برتن رات بھر کھلا رہتا ہے اس پر کوئی چیز نہ رکھی ہو تو شیطان اس میں تھوک دیتا ہے۔ حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی سے ذکر کی تو انہوں نے اتنے اضافے کے ساتھ فرمایا کہ یا اس میں سے پی لیتا ہے۔ (عبدالرزاق المصنف، ابن ابی شیبہ)

تلی شیطان کا لقمہ ہے:

ابن ابی شیبہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں تلی شیطان کا لقمہ ہے۔

گھنٹی والے جانور پر شیطان سوار ہوتا ہے:

ابن ابی شیبہ، حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسی اونٹنی پر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ھذہ مطیۃ الشیطان" یعنی یہ شیطان کی سواری ہے (جس سواری کی گردن میں گھنٹی بندھی

ہوتی ہے اس پر شیطان سوار رہتا ہے یا کم از کم اس کا اثر ہوتا ہے)۔

ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان:

حضرت علی بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے راویت ہے کہ ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

مومن کے سامنے شیطان کی بزدلی اور جراتمندی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک مومن نماز پنجگانہ کی پابندی وحفاظت کرتا ہے شیطان اس سے خوفزدہ رہتا ہے اور جب ان نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر دلیر ہو جاتا ہے اور اس کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی (گناہ) لالچ میں پڑ جاتا ہے۔ (ابو نعیم)

شیطان کو گالیاں نہ دو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا تم شیطان کو گالیاں مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ بعینہ یہی روایت پہلے بھی گزر چکی ہے۔ (دیلمی)

شیطان کے ہتھکنڈے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں شیطان کے پھندوں اور جالوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی زیادتی نعمت پر اترانا اور ناشکری کرنا ہے اور (دوسرے) اللہ تعالیٰ کی عنایات وبخشش پر فخر کرنا ہے اور (تیسرے) اللہ تعالیٰ کے بندوں پر تکبر کرنا ہے اور (چوتھے) اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا میں خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔ (ابن لال مکارم الاخلاق، ابن عساکر)

شرابی شیطان کا دوست ہے:

حضرت قتادہ بن عیاش الجرشی رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ جب تک شراب نہیں پیتا تب تک ہمیشہ اپنے دین میں ترقی کرتا رہتا ہے اور جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری دوسرے کی طرف پھیر دیتا ہے اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کا کان، آنکھ اور پاؤں بن جاتا ہے جس سے شیطان اسے ہر برائی کی طرف ہانک لے جاتا ہے اور اسے ہر قسم کی خیر و بھلائی سے پھیر دیتا ہے۔ (طبرانی کبیر)

شیطان ٹوٹے برتن سے پیتا ہے:

حضرت عمرو بن ابی سفیان سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیو کیوں کہ اس جگہ سے شیطان پیتا ہے۔ (ابونعیم)

شیطان ایک انگلی سے کھاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے دو سے ظالم و جابر کھاتے ہیں اور تین سے انبیاء کرام علیہم السلام کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے)۔ (دیلمی، ابن النجار)

شیطان کا ایک پیغمبر سے مکالمہ:

حضرت یزید بن قسط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرات انبیائے کرام کی مسجدیں ان کی سکونت کی جگہوں سے باہر ہوتی تھیں جب کوئی نبی اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے تو اپنی مسجد چلے جاتے اور جو (عبادت) اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے اسے ادا فرماتے پھر جوان پر ظاہر ہوتا اور سوال کرتے چنانچہ اسی طرح ایک نبی مسجد میں تشریف فرماتھے کہ

اچانک ابلیس آیا اور ان کے اور قبلہ کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نبی علیہ السلام نے تین مرتبہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھا ابلیس نے کہا آپ مجھے یہ بتایئے کہ آپ مجھ سے کیسے محفوظ ہو جاتے ہیں؟ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بلکہ تو مجھے بتا کہ تو انسانوں پر کیسے غالب ہو جاتا ہے، تو دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مکالمہ کرنے لگے تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ان عبادی لیس لك علیھم سلطان الا من اتبعك من الغاوین۔ (سورہ حجر)

(اے شیطان!) بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں۔

ابلیس نے جواب میں کہا میں نے بات آپ کے پیدا ہونے سے پہلے سن لی تھی تو اس نبی علیہ السلام نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے

واما ینزغنك من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ۔ (سورہ اعراف)

یعنی اور اے سننے والے! اگر شیطان تجھے وسوسہ دے تو اللہ کی پناہ مانگ۔

اللہ کی قسم میں نے جب کبھی بھی تجھے محسوس کیا ہے تجھ سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ابلیس نے کہا بالکل آپ نے سچ فرمایا اسی سے آپ مجھ سے نجات پا جاتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تو مجھے بتا کہ تو انسان پر کس چیز سے غلبہ حاصل کرتا ہے؟ ابلیس نے کہا میں انسان پر اس کے غصہ اور اس کی خواہشات کے وقت غلبہ حاصل کر لیتا ہوں۔ (ابن جریر)

شیطان عابد بن کر دھوکہ بازی کرتا ہے:

حضرت ابو عبداللہ بن باکویہ شیرازی اپنی کتاب "حکایات صوفیہ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست

تھا جو رات کو اپنے گھر میں نوافل پڑھتا تھا جب وہ نماز شروع کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تو ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتا اس کا رکوع وسجود ہمارے دوست کے رکوع وسجود سے زیادہ اچھا ہوتا اس کے اس رکوع وسجود نے اسے حیرت میں ڈال دیا چنانچہ اس نے اپنے کسی دوست سے اس بات کا تذکرہ کیا تو وہ شخص میرے پاس آیا اور اس کے متعلق مجھ سے پوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ میں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورہ بقرہ پڑھے اگر وہ اس کے باوجود اس کے ساتھ کھڑا رہتا ہے تو وہ فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو اور اگر وہ بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے چنانچہ اس نے اس نمازی سے یہی بات کہی پھر جب اس نمازی نے نماز شروع کی تو وہ شخص آ گیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب اس نے سورہ بقرہ پڑھی تو وہ شیطان گوز مارتا بھاگ گیا۔ (شیرازی حکایات الصوفیہ)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی شیطان سے ملاقات:

حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں پندرہ سال تک اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا کہ مجھے ابلیس کو دکھا دے چنانچہ جب میں ایک دن گرمیوں میں دوپہر کے وقت دونوں دروازوں کے درمیان بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہا تھا کہ اچانک رونے کی آواز بلند ہوئی (شیطان آ گیا) میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے پھر دوبارہ کہا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہوں۔ میں نے کہا پھر تم ابلیس ہی ہو اس نے کہا ہاں میں ابلیس ہی ہوں۔ تو میں چلا اور اس کے لئے دروازہ کھول دیا تو ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اس پر بالوں کی (اونی) رنگ برنگی ٹوپی اور اون کا کرتا تھا اور اس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا جس کے نیچے پھل لگا ہوا تھا پھر میں واپس آ کر دونوں دروازوں کے درمیان اپنی جگہ پر

بیٹھ گیا ابلیس نے مجھ سے کہا تم میری جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ دونوں دروازوں کے درمیان میرے بیٹھنے کی جگہ ہے چنانچہ میں وہاں سے اٹھ گیا اور وہ وہاں بیٹھ گیا میں نے اس سے کہا تو لوگوں کو کیسے گمراہ کرتا ہے؟ تو اس نے اپنی آستین سے ایک روٹی نکالی اور کہا اس کے ذریعہ۔ میں نے پوچھا تو لوگوں کے بُرے اعمال ان کے سامنے اچھا وخوبصورت کسی طرح کرتا ہے؟ تو اس نے ایک آئینہ نکالا اور کہا میں ان کے برے اعمال اس کے ذریعہ سے خوبصورت دکھاتا ہوں پھر اس نے کہا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو اور اپنی گفتگو کو مختصر کرو۔ میں نے کہا جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ ابلیس نے کہا مجھے اس پر غیرت آئی تھی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں پھر وہ میرے سامنے سے چھپ گیا اور میں نے اسے نہیں دیکھا۔ (ابن نجار فی التاریخ)

شیطان کے استاد:

عبدالغفار بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہی مجھ سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری شیطان سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا پہلے تو میں لوگوں کو شیطانی تعلیم دیتا تھا لیکن اب یہ حال ہوگیا ہے کہ میں ان لوگوں سے ملاقات کر کے ان سے شیطانی تعلیم حاصل کرتا ہوں (یعنی لوگ شیطانی کاموں میں مجھ سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں)۔ (ابن عساکر)

بسم اللہ پڑھے بغیر شیطان سفر کا ساتھی بن جاتا ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی بندہ سواری پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کے پیچھے بیٹھ جاتا ہے یعنی اس کا رفیق سفر ہو جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کچھ گاؤ جو وہ اچھی طرح نہیں گا پاتا تو اس سے کہتا ہے کوئی آرزو کرو چنانچہ وہ آرزو میں ہی لگا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے اتر جاتا ہے۔ (دیلمی)

حجاج اور مجاہدین کو راستہ بھلانے والے شیاطین:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابلیس کے کچھ سرکش شیاطین ہیں ابلیس ان سے کہتا ہے تم حاجیوں اور مجاہدوں کے پاس جاؤ اور ان کو راستہ سے بھٹکا دو۔ (طبرانی)

شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ:

ابن عدی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھانکو اور اپنے مشکیزوں کے منہ باندھو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو اس لئے کہ ایسا کرنے سے ان (شیطانوں) کو دیوار پھاندنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

ابلیس سے محفوظ رہنے کے اعمال:

عبد بن حمید، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے حجرے کے دروازے پر آئے تو وہ سلام کرے تو ہمزاد شیطان داخل نہ ہو سکے گا اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اس گھر کے رہنے والے شیاطین نکل جائیں گے اور جب تم سوار ہو تو پہلے سے بیٹھنے والے کو سلام کرو تو تمہاری سواریوں اور مالوں میں شریک نہ ہو سکے گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارا شریک ہو جائے گا اور جب تم کھانا کھاؤ تو "بسم اللہ" پڑھ لو تا کہ تم اپنے کھانے میں اسے شریک نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو وہ تمہارے کھانے میں شریک ہو جائے گا اور تم لوگ اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ نہ رکھو کہ یہ شیطان کی جگہ ہے اور اپنے گھروں میں رات کے وقت رومال نہ پھیلا رکھو کہ یہ اس کا ٹھکانہ ہے اور جانوروں کی پیٹھوں پر بچھنے والے بستر نہ بچھاؤ اور نہ اپنے گھروں کو کھلا رکھو اور نہ کھلی چھت جس پر پردے کی دیوار نہ ہو اس

پر رات بسر کرو (بغیر پردے والی چھت پر نہ سوؤ) اور جب تم کتے یا گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو اس لئے کہ گدھا نہیں چیختا اور کتا نہیں بھونکتا جب تک کہ یہ شیطان کو نہ دیکھ لیں۔

شیطان کے دوست کی حکایت:

محمد بن ادریس نے بیان کیا کہ میں نے صاحب حدیث محمد بن عصمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے بغداد میں ایک شیخ کو فرماتے سنا جو واقعہ عبداللہ بن ہلال (کوفی جادوگر) کے واقعہ میں سے ہے کہ یہ ایک دن کوفہ کی کسی گلی سے گزرا وہاں کسی آدمی کا شہد بہہ گیا تھا اور بچے جمع ہو کر شہد چاٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اللہ ابلیس کو رسوا کرے اللہ ابلیس کو رسوا کرے" میں نے کہا ایسا مت کہو بلکہ "اللہ ہماری طرف سے ابلیس کو جزائے خیر دے" کہو اس لئے کہ اس نے ہمارے ساتھ بھلائی کی کہ اس نے شہد گرایا اور ہمیں اس کا چاٹنا نصیب ہوا کہتے ہیں کہ ابلیس عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اس سے کہا تمہارا مجھ پر احسان ہے کیونکہ تو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے منع کیا ہے میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں پھر اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی پیش آئے تو اس سے پوری کر لینا میں اور میرا لشکر تمہاری تمام پسندیدہ باتیں سنیں گے اور اس میں تمہاری اطاعت کریں گے چنانچہ عبداللہ بن ہلال کو جب بھی کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ اسی وقت پوری ہو جاتی۔

(عبدالرحمٰن الھروی کتاب العجائب)

حکایت:

حجاج بن یوسف (ظالم وجابر گورنر) کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا ایک دن ایک شخص نے حجاج کے محل میں مزدوری کی تو اس نے اس لونڈی کو دیکھ لیا اور اسے پسند آ گئی اس (مزدور) اور عبداللہ بن ہلال میں

دوستی تھی چنانچہ وہ عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اسے اس بات سے باخبر کیا تو عبداللہ بن ہلال نے اس سے کہا آج گھر میں تیار رہنا میں آج رات اسے تیرے پاس لے آؤں گا چنانچہ جب رات تاریک ہوگئی تو عبداللہ بن ہلال اس کے پاس اس لونڈی کو لے آیا تو لونڈی صبح تک اس شخص کے پاس رہی پھر وہ اس لونڈی کو ایک عرصہ تک ہر رات اس شخص کے پاس پیش کرتا رہا تو اس خلاف اور جاگنے کی وجہ سے لونڈی کا رنگ پیلا پڑ گیا چنانچہ حجاج نے اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تم دن میں زیادہ سوتی ہو اور تمہارا رنگ پیلا پڑ گیا ہے؟ باندی نے کہا کہ جب لوگ سو جاتے ہیں تو میرے پاس ایک شخص آتا ہے اور مجھے ایک نوجوان کے گھر میں لے جاتا ہے اور میں صبح تک اس کے ساتھ رہتی ہوں جب صبح ہوتی ہے تو میں اپنے آپ کو محل میں پاتی ہوں حجاج نے پوچھا کیا تو محل میں کسی کو پسند کرتی ہے؟ باندی نے کہا نہیں حجاج نے خلوق خوشبو کا ایک تھال لانے کا حکم دیا (خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جو زعفران سے بنائی جاتی ہے یہ مردوں پر حرام ہے) اور باندی سے کہا جب وہ شخص تجھے لے جائے تو تو اپنا ہاتھ اس خلوق خوشبو میں رنگ لینا اور تو اس شخص کے گھر پہنچ جائے تو یہ اس کے دروازے کو لگا دینا (چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا) ادھر حجاج نے صبح ہوتے ہی محافظ بھیج دیئے محافظ نے اس شخص کا گھر پہچان لیا چنانچہ وہ اس جوان کو پکڑ کر حجاج کے پاس لے آئے تو حجاج نے اس سے کہا میں تجھے امان دیتا ہوں تم مجھے اپنے قصے سے آگاہ کرو چنانچہ اس نے سارا واقعہ سنایا تو حجاج نے عبداللہ بن ہلال کو بلایا۔ ان سے اس واقعہ کے متعلق پوچھا اور عبداللہ بن ہلال نے دھاگہ کا گولہ نکالا اور اس کا ایک کنارہ حجاج کو پکڑا دیا اور کہا تم اس کو مضبوطی سے پکڑو میں تمہیں اپنے قتل کرنے سے پہلے عجیب و غریب تماشا دکھاتا ہوں پھر عبداللہ نے گولہ فضا میں پھینکا اور خود اس دھاگہ سے لٹک گیا اور اوپر چڑھنے لگا جب وہ محل

کے اوپر والی منزل میں پہنچ گیا تو کہا اے حجاج! تو میرا کیا بگاڑ سکتا ہے اور فرار ہو گیا اور نظر نہ آیا۔

حکایت:

ایک مرتبہ اتفاق ہوا کہ حجاج بن یوسف نے اس سے پہلے بھی عبداللہ بن ہلال کو گرفتار کر کے اسے قید خانہ میں بند کر دیا عبداللہ بن ہلال نے زمین پر ایک کشتی کی شکل کا نقشہ بنایا اور قیدیوں سے کہا کہ جو بصرہ جانا چاہے وہ میرے ساتھ سوار ہو جائے کہتے ہیں چند لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا اور دوسرے چند لوگ سوار ہو گئے تو اس کے بعد قید خانہ میں ان (سوار ہونے والوں) میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔

حکایت:

اس حکایت کو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''لسان المیزان'' میں عبداللہ بن ہلال کوفی المعروف بصدیق ابلیس (ابلیس کا دوست کے نام سے مشہور ہے) کے عنوان میں بیان کیا پھر فرمایا کہ ابوعبدالرحمٰن محمد المعروف بشکر ''العجائب'' میں بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن علی بن حسن بن حمدان بن یزید معاویہ السعدی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے احمد بن عبدالملک نے بیان کیا کہتے ہیں ایک شخص عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور وہ شیطان کی خاطر عصر کی نماز چھوڑ دیتا تھا اس کے کام اور اس کی ضرورتیں اسی وقت پوری ہو جاتی تھیں چنانچہ اس کے پاس آنے والے شخص نے کہا میرا ایک دولت مند پڑوسی ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہے اور بڑا کام آتا ہے اس کی ایک خوبصورت اور بہت حسین وجمیل بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لئے سفارش لکھ دو تاکہ وہ میرے پاس کوئی شیطان بھیج دے جو اس لڑکی کو اچک

لائے اور ایک نسخہ میں نکاح کا پیغام دے آئے کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو خط لکھ دیا کہ اگر تو یہ پسند کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حامل رقعہ کو دیکھ لے اور اس کا کام کر دے پھر اس نے کہا اس جگہ کو دیکھو اور اپنے اردگرد ایک حلقہ کھینچ لو اور کہا جب کوئی آدمی نظر آئے تو اس کو یہ خط دکھا دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پھر اس کے سامنے سے ایک جماعت گزری یہاں تک کہ ایک بوڑھا تخت پر بیٹھا ہوا سامنے آیا اس تخت کو چار شیطانوں نے اٹھا رکھا تھا جب اس نے شیطان کو دور سے دیکھا تو خط اٹھا کر دکھایا تو اس نے منشیوں سے کہا اور اس سے خط لے لیا گیا جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دیا اور اسے اپنے سر پر رکھا پھر اس کو پڑھا اور ایک چیخ ماری تو جانے والے بھی اس کے پاس واپس آ گئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ بھی جمع ہو گئے ان سب نے پوچھا یہ کیا ہے؟ شیطان نے کہا یہ میرے دوست کا خط ہے وہ اس میں کہتا ہے کہ اگر تمہیں پسند ہو کہ مجھ سے اور اپنے سے بدترین شخص دیکھنا ہو تو میرے اس حامل رقعہ کو دیکھ لو اور اس کا کام کر دو لہٰذا تم سب میرے پاس گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان لے آؤ اور اس کو اس (دولت مند) شخص کے گھر روانہ کر دو تاکہ وہ اس کے لئے اس کی بیٹی کو اچک لائے ایک نسخہ کے مطابق اس کے نکاح کا پیغام دے آئے۔

شیطان نجس اللعین ہے:

ابن عماد (حنبلی) نے اپنی کتاب ''شرح ارجوزۃ الجان'' میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أعوذ بالله من الرجل النجس الخبيث المخبث الشيطان الرجيم

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک، پلید، پلید کرنے والے شیطان مردود آدمی سے۔

اس فرمان کا ظاہر یہی دلالت کرتا ہے کہ ابلیس نجس العین ہے۔

لیکن امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ "شرح السنۃ" میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے استدلال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نماز میں پکڑا اور نماز نہیں توڑی لہٰذا اگر ابلیس نجس العین ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابلیس کو نماز میں نہ پکڑتے البتہ ابلیس نجس العین اور خبیث الطبع ضرور ہے۔

ملائکہ شیخین سے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کرتے ہیں:

حافظ محب الطبری "الریاض النضرۃ فی فضائل فی مناقب العشرۃ المبشرۃ" میں امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں مسجد کے ارادے سے نکلا تو اچانک کوئی چیز میرے سامنے آ گئی جس سے میرا جسم کانپنے لگا میں نے پوچھا تو جنوں میں سے ہے یا انسانوں میں سے؟ تو اس نے جواب دیا جنوں میں سے ہوں پھر میں نے پوچھا تو مسلمان ہے یا کافر؟ اس نے کہا میں مسلمان ہوں پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تم میں کچھ گمراہ و بدعتی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا تمہارے اور میرے درمیان ایک سرکش جن حائل ہو گیا جس نے امیر المومنین خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور امیر المومنین خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے متعلق اختلاف کیا ہے تو سرکش جن نے کہا بے شک ان دونوں حضرات نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا میں (حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ) نے پوچھا ہم حکم (ثالث) کس کو مقرر کریں؟ اس سرکش جن نے کہا ابلیس کو۔ چنانچہ ہم ابلیس کے پاس آئے اور ہم نے اس سے یہ قصہ بیان کیا تو وہ ہنسنے لگا پھر کہا یہ لوگ مجھ سے محبت کرنے اور میری مدد کرنے اور مجھ سے دوستی کرنے والوں میں سے ہیں پھر اس نے کہا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ابلیس نے کہا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے ایک ہزار سال تک پہلے آسمان میں اللہ کی عبادت کی تو

وہاں میرا نام ''عابد'' رکھا گیا اور میں نے دوسرے آسمان میں بھی ایک ہزار سال اللہ کی عبادت کی تو وہاں میرا نام ''راغب'' رکھا گیا پھر میں چوتھے آسمان پر گیا تو وہاں میں نے فرشتوں کی ایک ہزار صفیں دیکھیں جو حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والوں کیلئے مغفرت طلب کر رہے تھے پھر میں پانچویں آسمان پر گیا تو وہاں فرشتوں کی ستر ہزار صفیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والوں پر لعنت بھیج رہے تھے۔

اسی طرح اس واقعہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بیان میں طبری نے بھی بیان کیا اور اس کتاب کے مصنف کا نام نہ وہاں بیان کیا نہ خطبہ میں۔

شیطان کن پر کامیاب ہوتا ہے:

حضرت عمرو بن قیس ملائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہتے ہیں ابلیس نے کہا جس کے اندر تین باتیں ہوں گی میں اس پر کامیاب ہو جاؤں گا۔

۱۔ جو اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھے۔

۲۔ جو اپنے گناہوں کو چھوٹا سمجھے۔

۳۔ جو اپنے مشورہ کو اچھا جانے۔ (سلفی طیوریات)

حکایت:

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ عمرہ سے فارغ ہو کر کسی قریشی کی سواری کی طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ مقام کدید پہنچ گئے راوی کہتے ہیں حضرت عبد بن زبیر رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ مقام کدید پہنچ گئے راوی کہتے ہیں میں نے انہیں سلام کیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے درخت کے نیچے ایک آدمی دیکھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ن لوگوں سے فرمایا کیا میں آپ لوگوں کیلئے دودھ پیش کروں؟ تو ان لوگوں نے کہا ہاں کیوں نہیں تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اس آدمی کے پاس تشریف لے گئے

(جس کو انہوں نے درخت کے نیچے دیکھا تھا) اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اللہ کی میں نے کسی کو آتے بھی نہیں دیکھا اور میں نے اس کی شکل کے سوا دوسری شکل دیکھی جب میں اس کے قریب ہوا تو وہ ایک سایہ تھا جو چلنے لگا مگر کوئی حرکت بھی نہیں تھی پھر میں نے اپنے پاؤں میں مارا اور کہا ٹھہر جا تو کوئی سایہ دار شکل ہے تو وہ کراہت سے متوجہ ہوا تو میں بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں زمین کے جنوں میں سے ایک آدمی ہوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اللہ کی اس کا یہ کہنا تھا کہ میرے سارے بال (رونگٹے) کھڑے ہو گئے پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچا تو اس کے دانت بھی نہ تھے میں (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا تو کیوں نہیں ظاہر ہوتا جبکہ تو اہل زمین سے ہے؟ پس وہ مجھ سے رسوا ہو کر چلا گیا پھر میرے (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) ساتھی میرے پاس آ گئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کا ساتھی (جنات کے بارے میں) کہاں گیا؟ میں (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم وہ جنوں میں سے ایک شخص تھا وہ چلا گیا فرماتے ہیں اس جن کو دیکھنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہا مگر زمین پر گر پڑا (یعنی اس جن کو جس نے بھی دیکھا وہ گر پڑا) تو میں نے ہر ایک کی اس کے اونٹ کے کجاوے میں بٹھانے میں مدد کی یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ حج کے لئے آیا اور انہیں کچھ بھی علم نہ تھا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

حضرت ابراہیم بن سعد زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے جب وہ ایک راستہ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے اترے اور وہاں قیام فرمایا پھر سو گئے جب اٹھے تو انہوں نے اپنے کجاوے (اونٹ کی کاٹھی جس پر دو شخص آمنے سامنے بیٹھے ہیں) میں بالشت برابر یا اس سے بڑی کوئی چیز دیکھی راوی کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن

زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے کجاوہ سے جھاڑ دیا تو وہ لمبا ہونے لگا یا وہ آدمی کی طرح چلنے لگا یہاں تک کہ وہ لکڑی پر چڑھ گیا سب کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جھاڑ دیا پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے ملاقات کی اور اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب ”أنا أزب الشجرة“ میں درخت کی لمبائی ہوں۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اپنا منہ کھول تاکہ میں تیرے دانت دیکھوں راوی کہتے ہیں اس نے منہ کھولا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کے منہ میں اپنی انگلی داخل کی اور اس کے منہ میں گھمانے لگے تو اس کے سارے دانت نچلی (دودھ) کے تھے پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی سواری میں آگئے اور اپنی سواری لے کر چل پڑے راوی کہتے ہیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ بڑھنے (لمبا ہونے) لگا یہاں تک کہ ان کی سواری کے برابر ہوگیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے غافل ہوگئے جب وہ غائب ہوگیا تو میں نے اس کو کہتے ہوں سنا اللہ کی قسم اے ابن زبیر! تجھے اللہ کی رحمت لائق ہوگئی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کون شخص ہے؟ مجھے تیری وحشت اس وقت تک نہیں لاحق ہوئی جب تک تو مجھ سے غائب نہ ہوا بے شک میں نے تیرے غائب ہونے پر کپکپی پائی یا جب تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپایا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

حضرت سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ایک چاندنی رات میں سوای پر نکلے پھر اتر کر پیشاب کرنے لگے پھر جب سواری کی طرف متوجہ تو دیکھا کہ سواری پر ایک سفید بال وسفید ریش بوڑھا شخص بیٹھا ہوا ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس پر حملہ کردیا تو وہ چھوڑ کر ہٹ گیا چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر سوار ہوگئے اور چل پڑے تو اس بوڑھے (ابلیس) نے آواز دی اللہ کی قسم اے ابن زبیر! اگر تیرے دل میں ایک بال بھی داخل ہوجاتا تو میں یقیناً تجھے پاگل کردیتا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے لعین! تیری طرف

سے میرے دل میں کچھ داخل ہو جائے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (ابن عساکر)

حکایت:

رویانی اور ابن عساکر محمد بن علی وایلی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا سے کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص خواب میں آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو صحابی رسول حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا اور ان سے عرض کر کہ آپ جہنمی ہیں تو اس نے ان سے یہ بات کہنا ناپسند کیا اس نے اس کو یہی بات تین یا چار بار کہی پھر آخر میں یہ کہا کہ اگر تو یہ کام نہیں کریگا جو میں کہتا ہوں۔ تو میں تیرے ساتھ بہت بُرا کروں گا چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات سے مطلع کیا تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تم مجھے بتاؤ اس نے تم سے کیا کہا! اس شخص نے کہا اس نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ آپ جہنمی ہیں تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر رکھی اور ایک مٹھی مٹی لی پھر اس مٹی سے اس کی گردن پر اس کی پیٹھ کے پیچھے سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بولا ہے۔ پھر دوبارہ ایک مٹھی مٹی لی اور اس کی پیٹھ کے پیچھے سے اس کی گردن پر دوبارہ مٹی بولا پھر دوبارہ ایک مٹھی مٹی لی اور اس سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بولا پھر تیسری بار ایک مٹھی مٹی لی اور اس کی پیٹھ کے پیچھے سے اس کی گردن پر پھر مٹی سے مارا اور فرمایا شیطان نے جھوٹ بالا جب وہ شخص سو گیا تو اس کے پاس وہی شخص آیا جو ہر رات اس کے خواب میں آتا تھا اس نے اس سے پوچھا کیا تم نے حضرت عقبہ سے وہ بات کہی جو میں نے تم سے کہی تھی؟ تو اس نے اس شخص سے کہا ہاں پھر اس نے اس سے پوچھا تو انہوں نے تم سے کیا کہا؟ اس نے اسے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے مطلع کیا تو خواب میں آنے والے نے کہا انہوں نے سچ فرمایا اور جو انہوں نے مٹی ماری تھی وہ میرے چہرے اور آنکھوں میں لگی۔

حکایت:

علی بن جارود سے مروی ہے کہتے ہیں ہم علم حاصل کرنے کی غرض سے نکلے تو میں اور میرا دوست ہم دونوں عرفہ کی شام کو قوم لوط کے شہر سے گزرے میں نے اپنے دوست سے کہا یا اس نے مجھ سے کہا داخل ہوجا اور اس کنواں کا چکر لگا اور ہم اپنے رب کی حمد وشکر بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو مصیبت سے نجات عطا فرمائی کہتے ہیں کہ ہم اس کنواں کے گرد غروب آفتاب تک چکر لگا رہے تھے کہ اچانک ہمیں ایک تیز رفتار پراگندہ وغبار آلود آدمی سرخ اونٹ پر سوار نظر آیا جو ہمارے پاس آکر ٹھہر گیا اور اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ اور تم کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے اسے بتایا پھر جب اس نے ہمارے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو ہم نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ غافل بنا تو ہم نے دوبارہ پوچھا تو پھر بھی وہ غافل بنا تو ہم نے اس سے کہا شاید تو ابلیس ہے اس نے جواب دیا ہاں میں ابلیس ہوں ہم نے کہا اے معلون ؟ تو کہاں سے آ گیا ابلیس نے کہا میں موقف (عرفہ میں وقوف کی جگہ) سے آرہا ہوں میں نے لوگوں کو دیکھا جو شخص پچاس سال گناہ کیے یہاں تک کہ میرا سینہ اس سے خوش ہوگیا اور آج ان پر رحمت نازل ہوئی تو میں اس پر صبر نہ کرسکا یہاں تک کہ میں نے اپنے چہرہ پر مٹی ڈال لی اور اسی حالت میں یہاں آ گیا میں یہاں ان (قوم لوط) کو دیکھتا ہوں تاکہ میرے دل کچھ سکون حاصل ہو۔